غرورِ حسن

حیرت انگیز ناول

(۶)

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم) نظارہ پرستان - خونی تلوار - گردش آفاق وغیرہ

مصنف
جارج ڈبلیو - ایم - رینالڈس

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

لال برادرس

۷ - پارسنز روڈ - نولکھا - لاہور

[illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قواعد خریداری

۱۔ اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت ۸؍ ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پی پیشگی آنی چاہیئے۔ ماہی یا ششماہی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب پہلے سے مرآۃ غزالی کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں ان سے بطور رعائت صرف ۷؍ سالانہ لیا جائیگا۔
وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا۔

۲۔ خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی اکٹھی وصول کی جائے گی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا ان پرچوں کے مجموعے) مہیا کئے جائیں گے۔

۳۔ سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے یہ اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتا تو اس کو بونا فائڈ آرڈر سمجھ کر نیا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی پی روانہ خدمت ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائے گا۔

۴۔ ہر ایک پرچہ بالعموم مہینہ کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چند پرچے رستہ میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسی کی اطلاع اسی مہینہ کے اندر اندر آجانی چاہیئے بہترین صورت یہ ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کرکے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو۔ تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے۔ اس مہینہ کے گذر جانے پر عدم رسی کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں

باقی دیکھو سرورق صہ ۳

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غرورِ حسن

اکیسویں جلد

جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس کے زبردست ناول

ایگنس یا بیوٹی اینڈ پلیژر

کا ترجمہ

تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ نظارہ پیتان۔ گردش آفاق وغیرہ

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ نولکھا۔ لاہور

باہتمام لالہ موتی رام مینیجر عام پریس واقع چیٹرجی روڈ لاہور میں چھپا اور بابو پیارے لال پبلشر نے لاہور سے شائع کیا

اشاعت اول

قیمت ۱۲

نئے وضع قابل دید ناول

انگریزی اور فرانسیسی کے ترجمے

شہید وفا (سر ایڈورڈ بگنر کا ناول) ہے ر	کلید گم شدہ ہر	ارلسٹ عہ ر
حلقہ مسموم عہ	وادی خوف ٰعا ر	شیر کے دانت (آرسین لوپن) ہے ر
دور نگا شیطان ٰعا ر	شیطان کی خالہ ٰعا ر	امیر زادی خادمہ ۸ ر
دولت عثمانیہ کے ہیرے عہ ۱۲ ار	موتیوں کا جزیرہ ٰعا ر	بم کا نسخہ ہے
بلیک شرٹ عہ ر	اسرار دربار پیرس ہے ر	قدیم لندن کے اسرار (دو حصے) ہے ہر
ابتدائے آرزو (آرسین لوپن) ۸ ر	سیب کا درخت ۱۲ ار	مجلس ہفت ملوک ٰعا ر
تین سپاہی (الگزینڈر ڈوماس) ٰعا ر	بیرسٹر جاسوس عہ ر	نیدر ہیرا ہر

منشی صادق حسین صدیقی کے تاریخی ناول

بہادر عرب (دو حصے) ٰعا ر	فاتح سندھ (دو حصے) ٰعا ر	شیر اندلس (دو حصے) ٰعا ر
مشرقی حور (دو حصے) ٰعا ر	آفتاب عالم (چار حصے) ہر	عرب کا چاند (دو حصے) ٰعا ر
فتح ایران (تین حصے) للعہ ر	آستانہ کی حور ہے ر	سعید و خلیفہ ٰعا ر
فتح انطاکیہ (دو حصے) للعہ ر	فتح یرموک عہ ر	ہلال و صلیب ہے ر
انقلاب افغانستان (دو حصے) ہے ر	شیر بغداد (تین حصے) للعہ ر	معشوقہ ہند ہے ر
بہادر حور (تین حصے) للعہ ر	آرمینیا کا چاند ٰعا ر	محبوبہ ادرشان (دو حصے) ٰعا ر

متفرق ناول اور افسانے

آتی ہوا (بنگلہ زبان سے) ۱۲ ار	افسانہ بنگال ۱۲ ار	روحانی گیان عہ
گانشوا کا تاج ہر	شہزادہ منصور النعمان ٰعا ر	مشرقی افسانے ۸ ر
انقلاب مصر ٰعا ر	الہلال ہر	شیر کابل عہ ر

لال برادرس اینڈ کو - پانڈر روڈ نو لکھا لاہور

غرورِ حسن

اکیسویں جلد

باب ۹۹ (بقیہ)

اگنیس کہتے کہتے چپ ہو گئی تو لارڈ اوزبی نے کہا "مجھے اس بات کا بے حد افسوس ہے کہ حسب وعدہ اس لڑکی سے ملنے نہ گیا تاہم میں نے اخباروں میں اس مضمون کی خبر پڑھی تھی کہ اس کے دادا مسٹر بیریگنگٹن کو آخر کار اُس قید خانہ سے رہا کر دیا گیا جس میں اُس غریب کی عمر کا بیشتر حصہ گزرا تھا پس میں خیال کرتا ہوں کہ وینفرڈ فی الحال اپنے دادا ہی کے پاس رہتی ہوگی . . ."

"کاش ایسا ہوتا!" اگنیس نے الم ناک لہجہ میں کہا "لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ وینفرڈ بیچاری بہت ناخوش ہے اُس نے اپنے دادا کی اتنی خدمت گزاری کی لیکن مسٹر بیریگنگٹن نے اُس کی قدر نہ جانی اس کے برعکس اُس نے سختی کا برتاؤ کیا . . ."

"اگنیس مجھ کو یہ سُن کر بے حد افسوس ہوا ہے" لارڈ اوزبی نے کہا "مجھ کو اس نیک بخت لڑکی وینفرڈ سے اُنس ہے اور اگر میں اُس سے ملنے کے لئے نہیں جا سکا تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ مجھے ڈر تھا شاید اُس کے مکان پر تم سے ملنے کا اتفاق ہو جائے ورنہ تم کہیں [illegible] تک اپنی بیٹی تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہ تھا حتیٰ کہ

تحقیقات کے ذریعہ سے میرے دل کا اس بارہ میں اطمینان نہ ہو جاتا کہ تم ہر طرح میری بیٹی کہلانے کے لائق ہو بلکہ سچ پوچھو تو یہی وجہ تھی کہ میں نے سرکاری طور پر اپنا حق منوانے کی بھی جلدی نہیں کی کیونکہ میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اگر دریافت حال کے بعد تمہاری نسبت میری جمع خاطر نہ ہوئی یا تمہاری سیرت و حرمت کے بارہ میں کوئی بات ایسی سننے میں آئی جو میرے لیے باعث رنج ہوئی تو اُس صورت میں میں اپنے دعوے سے یکسر دست بردار ہو جاؤں گا پھر نہ مجھے بخت و دولت کی پروا ہوگی۔ نہ ریاست کی لیکن خوشی کی بات ہے کہ تم ہر طرح میری امیدوں اور آرزوؤں کے مطابق نکلیں اور اب میں بڑی خوشی سے تم کو اپنی بیٹی تسلیم کرنے کے لیے آمادہ ہوں . . . لیکن ذکر وینیفرڈ کا تھا تم کہہ رہی تھیں کہ اُس کے دادا نے اُس غریب پر ظلم کیا ہے . . .“

” ابا جی آپ کو معلوم نہ ہوگا کس طرح اُس باخدا لڑکی نے دن رات کی محنت و جانکاہی سے اپنے دادا کی خدمت گزاری کی“ ایگنس نے جواب دیا ” لیکن افسوس جب راز ہونے کے بعد مسٹر ہیرنگٹن کو معلوم ہوا . . . بات دراصل پوشیدہ ہے اور آپ کے سوا میں اس راز کو وینیفرڈ کی اجازت کے بغیر کسی پر ظاہر بھی نہ کرتی مگر آپ سے کیا پردہ ہوگا۔ دراصل وینیفرڈ کا نام اب مس ہیرنگٹن نہیں رہا . . .“

” اوہ۔ تو کیا اُس نے شادی کر لی ہے؟“

” جی ہاں اُس نے شادی کر لی مگر دادا کی منظوری نہلی۔ بڑی مصیبت یہ ہوئی کہ جس سے اُس کا بیاہ ہوا وہ مسٹر ہیرنگٹن کے دشمن جانی کا بیٹا ہے یعنی رابرٹ ڈلہم!“

” لیکن اگر یہ بات ہو چکی تو اب اُس کو واپس لانا محال ہے“ لارڈ ڈورمبی نے کہا ” پس مسٹر ہیرنگٹن کو لازم تھا کہ پوتی کی خطا معاف کر دیتا۔“

” افسوس وہ . . . “ ایگنس نے جواب دیا ” اُس کے

قید خانہ سے رہا ہونے کے بعد جب چند روز کے عرصہ میں ونیفرڈ نے دادا سے شادی کا ذکر کیا تو اس کو بے حد طیش آیا وہ بڑی دیر تک بکتا جھکتا رہا اور بعد ازاں فرش زمین پر گر کے غش کر گیا اُس کے مُنہ سے لہو بہنے لگا اور وہ تین دن تک متواتر چپ اور بے حرکت پڑا رہا پہلے تو اندیشہ تھا کہ شاید وہ مر گیا لیکن اس کو مسٹر بیر نگٹن کی سخت جانی کہئے یا ونیفرڈ کی انتھک خدمت گزاری کا نتیجہ بہر حال اُس خدا کی نیک بندی نے دن رات ایک کرکے اپنی کوشش سے اُس کو جلا لیا۔ اور اب اس بڈھے کی کینہ توزی دیکھئے۔ ہوش میں آتے ہی اُس غریب پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ شروع کی اور ونیفرڈ سے کہہ دیا کہ اب تو خبردار میرے پاس نہ آئیو۔ اُس دن کے بعد غریب نے بے حد منت سماجت کی مگر بے سود۔ میں بھی چند مرتبہ اُس مظلوم لڑکی کی سفارش کرنے مسٹر بیر نگٹن کے پاس گئی کیونکہ رسم شادی پچھلی فروری میں میری موجودگی میں ہی ادا ہوئی تھی . . .“

”پھر کیا مسٹر بیر نگٹن پر تمہاری التجاؤں کا بھی کچھ اثر نہ ہوا؟“ لارڈ اورمسبی نے پوچھا۔

”افسوس نہیں اور اب ونیفرڈ غم سے نڈھال ہے کیونکہ وہ عنقریب بچے کی ماں بننے والی ہے . . .“

”لیکن وہ کس جگہ رہتی ہے ؟“ اورمسبی نے پوچھا۔

”کنشنگ ٹون کے ایک چھوٹے سے صاف ستھرے مکان میں“ اگنیس نے جواب دیا ”وہیں اُس کا شوہر حتی الامکان اُس کے پاس رہا کرتا ہے“۔

”کیا! وہ ہر وقت اُس کے پاس نہیں رہتا؟“ اورمسبی نے متعجبانہ پوچھا۔

”جی نہیں۔ کیونکہ سر جان ڈلہم کو راڈرک کی شادی کا حال معلوم نہیں اور گو ونیفرڈ نے منت سماجت کرکے اپنے دادا کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اس کی

شادی کا راز پوشیدہ رکھے تاہم راڈرک کو اس کا حوصلہ نہیں ہوا کہ وہ شادی کا حال اپنے باپ کے روبرو بیان کرتے۔"

"آہ میں سمجھ گیا ایک طرف سر جان ڈلہم اس شادی پر رضامند نہیں اور دوسری جانب مسٹر ہیرنگٹن اس کے خلاف ہے۔"

"ہاں یہی امر واقعہ ہے اور ان دو سرکشوں کے بیچ میں" اگینس نے فقرہ پورا کر کے کہا "ان دو غریبوں کی جان مفت عذاب سہا کرتی ہے۔"

"مگر ہاں یہ تو بتاؤ اس مقدمہ کا فیصلہ کب سنایا جائے گا جو عدالت دیوانی میں ڈلہم اور ہیرنگٹن کے درمیان چل رہا تھا؟" اورسبی نے پوچھا۔

"جی اس کا فیصلہ اب چند یوم تک سنا دیا جائے گا۔" اگینس نے جواب دیا "مسٹر راڈرک ڈلہم کو یقین ہے کہ فیصلہ اس کے والد کے خلاف ہوگا اور چونکہ سر جان بے حد کمزور اور صاحب فراش ہے اس لئے راڈرک کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ اگر کوئی بھاری صدمہ اس کے باپ کے دل کو پہنچا تو وہ مشکل ہی سے جانبر ہو سکے گا۔"

"ٹھیک ہے" اورسبی نے کہا "اگر اس کو مقدمہ میں ہار نصیب ہوئی اور اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملی کہ بیٹے نے دشمن کی بیٹی سے شادی کی ہے تو پیرونٹ کا زندہ رہنا بے شک محال ہوگا . . . آہ یہ کون اندر آ گیا؟"

اس موقعہ پر دروازہ کھلا اور مسٹر ٹمپرسے وکیل داخل ہوا۔

"مائی لارڈ میں تہ دل سے معافی کا خواستگار ہوں۔" اس نے فرشی سلام کر کے کہا "میرے خیال میں یہ پوچھنے کی حاجت نہیں کہ اگینس کو . . . جیسے اب آنریبل مس نیولن کہنا چاہئے اپنے والد ماجد سے مل کر کس قدر خوشی حاصل ہوئی ہے . . ."

"بکو مت مسٹر ٹمپرسے" لارڈ اورسبی نے جلدی سے قطع کلام کر کے کہا "کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اس ملاقات کا مدعا کیا ہے؟"

"اوہ مائی لارڈ" مسٹر ہمپرلے نے لہجۂ انکسار میں کہنا شروع کیا "بات دراصل یہ ہوئی کہ آج صبح کی ڈاک میں مجھ کو اپنی بھانجی سسلی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا تھا بسبب فرصت نہ ہونے کے میں یور لارڈشپ کی موجودگی میں اس کو نہ کھول سکا لیکن بعد ازاں مطالعہ کرنے پر معلوم ہوا کہ لفافہ میں ایک رقعہ مس ایولین کے نام کا ملفوف ہے چونکہ اتفاق سے مجھ کو شہر کے اس حصہ میں کچھ کام تھا اس لیے میں نے سوچا کہ مس ایولین کو اُس کا خط پہنچاتا چلوں اور سلام بھی عرض کر آؤں۔۔۔"

"مسٹر ہمپرلے میں اس تکلیف کا شکریہ ادا کرتی ہوں" ایگنس نے جواب دیا مگر اُس کا لہجہ سرد مہری کا انداز لیے تھا کیونکہ پچھلے ایک دو گھنٹوں کے اندر اسے اپنے والد کی زبانی جس قدر حالات معلوم ہوئے اُن کی بنا پر وہ اس شخص کی عیاریوں اور ہنگامہ پردازیوں سے پوری طرح واقف ہو چکی تھی۔

لیکن ہمپرلے نے گو اس سرد مہری کو محسوس کیا تاہم قصداً اُس کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ ظاہر نہ کیا کہ وہ اُس کے روکھے سلوک سے ناراض ہے چنانچہ اسی طریقہ پر گفتگو کرتے ہوئے اُس نے کہا "میڈم میں امید کرتا ہوں آپ سسلی کا خط پا کر ضرور خوش ہوں گی میرے نام جو خط اُس کا آیا جس میں لکھا تھا کہ اُس نے افالوی سنگ تراشی کے چند پرچھیا نمونے آپ کی خدمت میں ارسال کیے ہیں جو عنقریب آپ کو ملیں گے۔۔۔"

"اس عنایت کے لیے میں اپنی سہیلی مسز ہارڈرس کی ممنون احسان ہوں کہ اُس نے مجھ کو یاد رکھا" ایگنس نے جواب دیا۔

اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھا گئی لیکن اس دوران میں ہمپرلے وہیں ٹوپی ہاتھ میں لیے دروازہ کے پاس کھڑا رہا کیونکہ اس سے بیٹھنے کے لیے نہ کہا گیا تھا۔

۲۳۱۲

یہ حالت دیکھ کر لارڈ اورمسبی نے کہا "مسٹر ٹمپرلے میں بھی اپنی بیٹی کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن فی الحال چونکہ ہم مصروف ہیں اس لیئے امید ہے کہ آپ . . ."

"جی میں سمجھ گیا" وکیل نے جلدی سے کہا "بیشک آپ لوگوں کو کئی ایک معاملات پر گفتگو کرنی ہوگی لیکن . . . ار . . . میرا خیال تھا آپ فی الحال اس جگہ نہیں آئے . . ."

"بہر حال مجھ کو یہاں آئے دو گھنٹے ہو گئے" امیر نے اس طرح کی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا جن سے پایا جاتا تھا کہ ٹمپرلے کا اس وقت رخصت ہو جانا ہی بہتر ہے۔

لیکن وہ مرد سحرساز اب بھی پوری ڈھٹائی سے وہیں کا وہیں کھڑا تھا چنانچہ ٹوپی مروڑتے ہوئے نظریں جھکائے کہنے لگا "مائی لارڈ خدا آپ کو برکت دے میں اس خاندان کا دیرینہ خادم ہوں مس الولن کی زبانی آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ جو خدمت ہمارے لائق تھی اس کے بجا لانے میں مجھے یا مسز ٹمپرلے کو کبھی انکار نہیں ہوا اور اگر کبھی مس اگنس یا مس فلاریبل کو جائے پناہ کی ضرورت ہوتی تو ہم لوگ بڑی خوشی سے اس کا انتظام کرنے کو آمادہ تھے . . ."

"مسٹر ٹمپرلے آپ جو کچھ کرتے بہت اچھا کرتے" اورمسبی نے خشک لہجہ میں کہا۔ "لیکن خدا کا شکر ہے کہ کم از کم میری بیٹی کو اب کسی جائے پناہ کی حاجت نہیں رہی اس لئے اگر جو کچھ آپ کو کہنا تھا کہہ چکے تو مہربانی سے تشریف لے جائیے"

اس کے بعد ٹمپرلے ایسے مرد فرومایہ کو بھی مزید قیام کا کوئی عذر دکھائی نہ دیا پس وہ مودبانہ سلام کر کے رکتے رکتے رخصت ہو گیا۔

تنہا رہ جانے پر لارڈ اورمسبی نے اگنس سے کہا "میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ آدمی فقط وہ چیز بیچنے کے لیئے نہ آیا تھا جس کا بہانہ اس نے کیا ہے"

"کیا سچ مچ آپ کا یہ خیال ہے؟" مس ایولن نے بھولے پن سے پوچھا۔

"ہاں یہ میرا پختہ یقین ہے" اس کے باپ نے جواب دیا۔ کیا وہ اس خط کو بذریعہ ڈاک روانہ نہ کر سکتا تھا؟ لیکن وہ خود چل کر یہاں آیا میرے خیال میں وہ یہ معلوم کرنے کے لئے آیا ہوگا کہ اُن حالات کو جاننے کے بعد جو مجھے اس کے بارہ میں معلوم ہوتے ہیں کیا تم بھی اُس سے سرد مہری کا سلوک تو نہ کرو گی۔ آدمی بڑا چالاک اور زمانہ ساز ہے اور جس جس سے اُس کا واسطہ پڑتا ہو اُن کے متعلق جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے فائدہ کو مدنظر رکھ کر چھان بین کرنے سے دریغ نہیں کرتا اس طرح یہ معلوم کرنے کے بعد کہ مختلف آدمی اس کے بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں اور انہیں اُس کی زندگی کے واقعات کا حال کہاں تک معلوم ہے وہ اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ اُسے ان کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیئے مختصر یہ کہ اس آدمی کا ظاہر و باطن ایک نہیں وہ گندم نما جو فروش ہے۔ دغا بنے رنگے ہوئے لباس میں اُس کے ہر فعل سے نمایاں ہے۔ مگر کیوں نہ تم اس خط کو پڑھ کر دیکھ لو کیا درحقیقت اس کا مضمون اتنا ہی پر اہمیت ہے کہ اس کے لیے اُس آدمی کو خاص طور پر یہاں آنا پڑا۔"

اس پر آئرین مس ایولن نے لفافہ کی مہر توڑ کر اُسے کھولا اور مضمون پڑھنے کے بعد کہنے لگی۔

"ابا جی اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں جسے کوئی خاص اہمیت دی جا سکے۔ ایک عام دوستانہ خط ہے اور اس میں کم و بیش وہی باتیں درج ہیں جو تمہیں انہوں نے زبانی کہی تھیں۔"

"لیکن سنو تو میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں" لارڈ ادرسبی نے یکایک کہا۔ "یہ کیونکر ممکن ہوا کہ ہمارے اطلاع کرائے بغیر اندر آگیا؟ کیا اس گھر کے نوکروں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کسی ملاقاتی کو اندر لانے سے پیشتر اس کی اطلاع گھر والوں کو دینی ضروری

ہوتی ہے۔"

"اباجی میں تو خود حیران ہوں کہ مسٹر ہمبر بے بلا اطلاع کیونکر آ گیا" اگنیس نے تسلیم کیا "نوکر انجان نہیں ہیں ان کو سب دستور العمل معلوم ہے اچھا ٹھہریئے میں خود جا کر دریافت کرتی ہوں۔"

اتنا کہہ کر وہ کمرہ سے باہر گئی لیکن جلدی ہی واپس آ کر کہنے لگی "کسی کو معلوم نہیں کہ مسٹر ہمبر بے کب آیا نہ اس نے دروازہ پر دستک دی نہ گھنٹی بجائی البتہ گوما کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جب آپ آئے تھے تو اس کے بعد اسے دروازہ بند کرنا یاد نہ رہا تھا۔

"آہ تب معلوم ہوتا ہے کہ ہمبر بے چپ چاپ چوروں کی طرح اطلاع کئے بغیر اندر آ گیا" اڈر میسی نے کہا "اگر وہ کسی نوکر سے پوچھتا تو اس کو یقیناً جواب دیا جاتا کہ مس ایولین فی الحال مصروف ہیں اس لئے نہ مل سکیں گی پس اس نے یہ طریقہ اختیار کیا لیکن کچھ ہی کیوں نہ ہو اگنیس تمہیں اس آدمی کی طرف سے پوری طرح خبردار و محتاط رہنا چاہیئے۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر ان میں ادھر ادھر معاملات پر باتیں ہوتی رہیں پھر لارڈ اڈر میسی اپنی عزیز بیٹی سے بغلگیر ہو کر رخصت ہوا اور گوما سے بھی ملتا گیا بعد ازاں وہ گھر سے روانہ ہوا۔ قریب ہی جہاں گاڑیوں کا اڈا تھا اس جگہ پہنچ کر اس نے ایک گاڑی کرایہ کی اور کوچبان کو آلڈرس گیٹ سٹریٹ چلنے کا حکم دیا مسٹر سلیئر کے مکان پر پہنچ کر اس نے پوچھا "کیا مسٹر ہیرنگٹن گھر پر ہیں؟" اور اس کا جواب اثبات میں پا کر کہا "میں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔"

"صاحب مہربانی سے یہ فرمایئے آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟" نوکرانی نے پوچھا کیونکہ مسٹر ہیرنگٹن یہ جانے بغیر کسی سے نہیں ملتے۔"

اسے معلوم ہوا وہ اس خیال سے ڈرا ہے نہیں راز کہہ ڈالے ہم چپ چاپ اندر

نہ آ جائے" اور مسی نے دل ہی دل میں کہا پھر نوکرانی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا" اچھا تم اُن سے کہو مسٹر ہارگریو ملنے کے لیئے آئے ہیں "۔

خادمہ اطلاع کرانے گئی اور جلدی ہی واپس آ کر لارڈ اورمسی کو اُس کمرہ میں لے گئی جس میں مسٹر ہیر نگٹن رہا کرتا تھا ۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ لارڈ اورمسی نے اُس آدمی کو دیکھا جس کی عمر کا بیشتر حصہ وائٹ کراس سٹریٹ کے قید خانہ میں گزرا تھا مسٹر ہیرنگٹن کا چہرہ زرد بدن لاغر اور آثار علالت بدن کے ہر حصہ سے نمایاں تھے ۔ وہ اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ خم کمر ہو گیا تھا وہ طاقت بھی اُس میں نہ رہی تھی جو پیشتر ہر طرح کی آفتوں اور مصیبتوں میں اُس کا سہارا تھی فی الحال وہ اپنی اصلی عمر سے بھی دس سال بڑا یعنی قریباً اسی سال کا نظر آتا تھا لارڈ اورمسی کو دیکھ کر وہ بڑی نقاہت اور ضعف جانی سے اٹھا اور بستر مایوسی کی تلخ آواز میں کہنے لگا" آیئے مسٹر ہارگریو اندر آ جلیئے مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے تشریف رکھئے میں آپ کی عنایتوں کو بھولا نہیں ہوں نہ صرف آپ نے مجھ کو اُس مکار ۔ رنگے سیار پاجی مہرٹلے کی طرف سے متنبہ کیا بلکہ وہ دستاویز بھی مجھ کو بہم پہنچائی جو آخر کار میری رہائی کا ذریعہ ثابت ہوئی "

" لیکن یہ فرمایئے آپ کا مزاج تو اچھا ہے ؟" لارڈ اورمسی نے ایک کرسی پہ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا ۔

" مزاج!" بڈھے آدمی نے تلخ جھگڑالو آواز میں کہا " ارے صاحب میرا مزاج کیا اچھا ہو گا جس کی اتنی عمر قید خانہ میں بیتی اور جب آخر کار اس سے چھٹنا نصیب ہوا تو یہ نئی افتاد سر پہ آ پڑی . . ."

" مگر کیا باعث " لارڈ اورمسی نے قطع کلام کرتے ہوئے پوچھا " وہ پاک جان لڑکی ۔ مجسمہ ٔ محبت کی وہ زندہ تصویر مجھ کو نظر نہیں آتی جس نے آپ کی خاطر بے حساب قربانیاں کیں

اور جس کی خدمت گزاری کا حال اُن سب لوگوں کو معلوم ہے جو آپ کی بھی حراست کی

ایجنٹ سے واقف ہیں۔"

"مسٹر ہارگریو اس ذکر کو رہنے دیجئے" ہیرنگٹن نے جلدی سے کہا "میں آپ کے لئے تھوڑی سی شراب منگاتا ہوں . . ."

اورمبی نے پہلے تو انکار کیا لیکن آخر اس کو مرد ضعیف کے اصرار پر اس کی مہمان نوازی قبول کرنی پڑی۔ ہیرنگٹن نے گھنٹی بجائی اور نوکر شراب کی بوتل اور دو گلاس میز پر لا کے رکھ گیا۔

"ہاں تو ذکر مس ہیرنگٹن کا تھا" لارڈ اورمبی نے پھر ایک بار اسی مضمون کی طرف آتے ہوئے کہا مگر اپنے انداز گفتگو سے یہی ظاہر کیا کہ وہ اس کی پوتی کی شادی اور خود اس کی ناراضگی سے قطعاً آگاہ نہیں ہے۔

"آپ کو اختیار ہے جس کا ذکر جی چاہے کیجئے" مسٹر ہیرنگٹن نے سابق کی طرح کڑے لہجہ میں کہا "میں آج روبس سے ملنے گیا تھا وہ بھی یہی قصہ لے کر بیٹھ گیا پھر ڈارون نے بھی اس کا حال پوچھا تھا غرض ہر شخص جس سے ملتا ہوں یہی ذکر لے کے بیٹھ جاتا ہے کبھی کبھی تو میں خیال کرنے لگتا ہوں کہ شاید راہ چلتے میں پولیس کے سپاہی بھی مجھ کو روک کر اسی کا حال پوچھنے لگیں گے۔"

"اوہ مسٹر ہیرنگٹن میں تو اسے آپ کی خوش نصیبی خیال کرتا ہوں" اورمبی نے انجان بن کر کہا "کیونکہ اس سے پایا جاتا ہے کہ لوگ آپ کی پوتی کو کس قدر عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کتنی ہر دل عزیزی اسے حاصل ہے بہر حال جیسا میں پوچھ رہا تھا وہ خیریت سے تو ہے؟"

"غالباً ہو گی۔" بڈھے نے لاپروائی سے کہا "لیکن یہ فرمائیے یہ پورٹ شراب آپ کو پسند آئی یا نہیں؟"

"بے شک آپ کی شراب بے نظیر ہے۔" لارڈ اورمبی نے جواب دیا "مگر آپ کی

ہوتی . . ."

"یہ شراب مجھ کو مسٹر وارڈر ہبرسن نے تحفۃً بھیجی تھی" بڈھے نے جلدی سے کہا "لیجئے اپنا گلاس دوبارہ پُر کیجئے۔"

"بس مہربانی ہیں بہت ہی کم پیتا ہوں" لارڈ اورمسبی نے کہا "لیکن مس ہیرنگٹن . . کیا وہ باہر گئی ہے۔ میں کب تک اس سے مل سکوں گا؟"

بڈھا ہیرنگٹن اس سوال پر بڑے زور سے چونکا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے غصہ کے جوش کو فرو کرنے کے ناقابل ہے تقریباً ایک لمحہ گھورتی ہوئی نظروں سے لارڈ اورمسبی کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد آخر کار اس نے بھنچتی ہوئی آواز سے کہا۔ "نہیں آپ ہرگز اس سے نہ مل سکیں گے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ وہ اس جگہ نہیں ہے محض مجھ کو بنانے کی غرض سے اس کا ذکر کیے جاتے ہیں۔ دیکھئے صاف صاف کہئے کیا درحقیقت آپ کو . . . میرے کہنے کا مطلب ہے کیا آپ اس راز سے ناواقف ہیں . . ؟"

وہ کہتا کہتا رک گیا اور لارڈ اورمسبی تھوڑی دیر اس بات کا منتظر رہا کہ وہ فقرہ پورا کرے لیکن آخر کار اس کو چپ دیکھ کر اس نے کہا "مسٹر ہیرنگٹن اگر کوئی واقعہ ناخوشگوار پیش آیا ہے تو مہربانی سے اس کا حال مجھ سے بھی کہئے۔ یاد ہوگا میں نے مسٹر ٹیرے کے بارہ میں آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا تھا اس کے علاوہ آپ کی نیک سیرت پوتی گسٹوس سے مجھ کو دلی محبت ہے۔ ان حالات میں . . ."

"کاش وہ اس جگہ ہوتا!" بڈھے نے غمناک لہجہ میں کہا "آہ کتنی بدنصیبی ہے کہ عین اُس وقت جب خدا نے پھر ایک مرتبہ نعمت و حشمت کا دروازہ مجھ پر کھولا۔ جب کہ بے شمار دولت عنقریب مجھ کو ملنے والی ہے میں تمہارا منت پر مجبور ہوں۔ مسٹر ہارگریو شاید آپ کو معلوم نہ ہو لیکن میری بدقسمتی کا فیصلہ ہو گیا [illegible]

دوانگی پیشی پر ملتوی نہ ہوگا۔ پس وہ وقت قریب ہے کہ میں اپنے جائز حقوق پاکر دوبارہ
اپنے دشمنوں کو کچلنے کے قابل ہو جاؤں گا ...“

”مسٹر ہیرنگٹن“ لارڈ اورمسبی نے نرم لہجہ میں کہا ”اگر درحقیقت ایسا ہے اور
بے حساب دولت عنقریب آپ کو ملنے والی ہے تو میرے خیال میں آپ کو اس بات کا
اور بھی زیادہ خیال ہونا چاہیئے کہ جو لوگ ادبار و مصیبت میں آپ کے شریک
حال تھے وہ اس لطف و بہجت میں بھی حصہ لینے کو موجود ہوں۔“

”مسٹر ہارگریو میں سمجھا نہیں آپ کیا کہتے ہیں“ بڈھے نے تیکھی نظروں سے
دیکھتے ہوئے کہا۔

”حالانکہ میرے کہنے کا مطلب واضح اور صاف ہے“ اورمسبی نے جواب دیا
”آپ ابھی اپنے منہ سے کہہ رہے تھے کہ میں اپنی عمر کے اس مرحلہ میں تنہا رہنے پر
مجبور ہوں کنبہ موجود نہیں ہے اور وینیفرڈ بھی مجھ کو نظر نہیں آتی ...“

”مسٹر ہارگریو کس لیے آپ اصل حقیقت مجھ سے چھپاتے ہیں“ بڈھے نے قطع کلام
کرکے پوچھا ”کیا درحقیقت آپ کو سب حال معلوم نہیں؟ آہ میں سمجھ گیا آپ کا
منشاء درحقیقت اس طریقہ پر خود میری زبانی سب کچھ کہلوانے کا ہے مگر میں ان چھپی
چالوں سے اچھی طرح واقف ہوں آپ کوئی بات مجھ سے کہلوا نہ سکیں گے۔
مہربانی سے شراب پیجئے اور کوئی دوسرا مضمون شروع کیجئے!“

لارڈ اورمسبی نے کرسی کی پیٹھ پر جھک کر گہری نظروں سے بڈھے کی طرف
دیکھا اس کے بعد کہا ”مسٹر ہیرنگٹن اگر آپ ہر دفعہ اسی طرح بات ٹالنے کی کوشش
کرتے رہیں گے تو اس سے میرے شکوک کو اور ترقی ہوگی کیا باعث کہ جب میں
آپ کی پوتی وینیفرڈ کا ذکر کرتا ہوں تو آپ جھٹ کوئی اور قصہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں تعجب
ہے کہ اس طرح کی [illegible] آپ کا دروازہ کھٹکھٹا کر

یہ معلوم کرنے نہیں آتی ۔ ۔ ۔؟"

سن رسیدہ نیرنگش کا چہرہ اب غصہ اور جوش سے تمتما گیا اور بھنووں کے تن جانے سے پیشانی پر لاتعداد جھریاں پڑ گئیں۔ چیختے ہوئے بولا "صاحب یہ آپ نے کیا کہا؟ کیا آپ کے لفظوں کا یہ مطلب ہے کہ آپ مجھ پر یہ الزام عاید کرنے کی جرأت کرتے ہیں ۔ ۔ ۔"

"میرے عزیز دوست" اوربسی نے نرم لہجہ میں کہا "میں آپ پر کوئی الزام عاید نہیں کرتا تاہم اتنا کہنے پر مجبور ہوں کہ آپ کا اپنی پوتی ونیفرڈ کے ذکر سے ہچکچانا اور بات ٹالنے کی کوشش کرتے جانا بے حد عجیب ہے۔"

"بس اب مجھ کو یقین ہوا کہ آپ سب حالات سے پوری طرح واقف ہیں" بڈھے نے جواب دیا "صرف میری زبان کھلوانے کے لئے یہ عجیب طریقہ گفتگو کا آپ نے اختیار کیا ہے۔ مگر کان کھول کر سن لیجئے اگر آپ اس کی سفارش لے کر آئے ہیں تو میں صاف صاف کہتا ہوں آپ کی کسی بات کا میرے دل پر ذرا اثر نہ ہوگا۔ اوہ میرے خدا کیا ایسی بے حجابی اور نافرمانبرداری کبھی دیکھنے سننے میں آئی ہے۔ میرے دشمن جانی کے بیٹے سے شادی کرنا ۔ ۔ ۔ ! آہ آپ نے سن لیا۔ بس یہی وہ راز تھا جسے آپ میرے منہ سے سننا چاہتے تھے!"

"خیر اس سے ظاہر ہو گیا کہ آپ کی پوتی نے راڈرک ڈلہم سے شادی کی ہے" لارڈ اوربسی نے کہا "اگر درحقیقت ایسا ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ ہر طرح شریف اُن اوصاف حسنہ کا مالک ہے جن سے واقف ہونے کے بعد آپ کو اس کے برخلاف غصہ یا کدورت کو دل میں جگہ دینے کی بجائے۔ لازم ہے کہ دوزانو ہو کر اس سے عفو تقصیر کے طلب گار ہوں ۔ ۔ ۔"

"آہ میری نافہمی کا خیال مجھ کو ملزم ٹھہراتا ہے" نیرنگش نے چڑ کر کہا "میں

سے کہا شاید آپ کو یہ جتلانا منظور ہے کہ راڈرک ڈلہم نے جیوری میں شامل ہو کر مجھ کو
بری کرایا تھا یا یہ کہ وہ ونیفرڈ کے ذریعہ سے میری امداد کر رہا ہے "

"ہاں اور یہ وہ باتیں اس نے بے غرضانہ کی ہیں" اورمسبی نے جواب دیا۔
"او مسٹر ہیرنگٹن کیا کبھی آپ نے سوچا ہے کہ اس کی امداد کے بغیر آپ کا کیا حال ہوتا آپ
قید خانہ کے اندر فاقہ کشی کرتے اور آپ کی پوتی پھانسی کی سزا پاتی ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھیے
میں صاف گو آدمی ہوں کوئی بات چھپانا پسند نہیں کرتا اور اب مجھ کو بتلائیے کیا
ناسپاسی اور ناشکر گزاری کی اس سے بری مثال جس کا نمونہ آپ نے پیش کیا ہے
کبھی کسی کے دیکھنے سننے میں آئی ہے؟"

"میرے خدا۔ یہ بدزبانی! میرے گھر میں آ کر میری توہین!" مرد ضعیف نے جس کا
چہرہ غصہ سے لال پیلا ہو رہا تھا ہاتھ میں پکڑنے کی لکڑی اس طرح تھامتے ہوئے
کہا گویا وہ اپنے ملاقاتی پر وار کیا چاہتا تھا۔

"ہاں یہ تجربہ بازی کا طریقہ ٹھیک ہے کہ وہ اسی لکڑی سے مجھ پر وار کرو" اورمسبی
نے حیرت انگیز سکون قائم رکھ کر کہا "میں تیار ہوں اگر تم حوصلہ رکھتے ہو تو بلا شک وار
کرو ۔ ۔ آہ ۔ بیوقوف بڈھے کیا تم اتنا نہیں جانتے کہ میں طاقت جسمانی میں تم سے
کتنا مضبوط ہوں ۔ میں اگر چاہوں تو یہی لکڑی چھین کر وہ جلد ایسی ضرب تمہاری
کھوپڑی پر رسید کر دوں کہ تمہیں ہوش آ جائے۔ ایسا کرنے سے مجھ کو تمہارے بڑھاپے
پر بھی رحم نہ آئے گا کیونکہ آدمی کہن سال ہو کر دور اندیش اور سمجھدار بنتا ہے حالانکہ تم
نے اگر کوئی بات سیکھی ہے تو وہ جہالت اور ضد کے سوا کچھ نہیں۔ نہ تم میں روح ہے
نہ تمہارے سینہ میں دل ۔ تم سخت ہی قابل نفرت بڈھے مردار ہو! تم اس قابل نہیں
ہو کہ ونیفرڈ ایسی فرمانبردار لڑکی تم سے محبت کرے یا راڈرک ڈلہم ایسا نیک سیرت
جوان تم [illegible] کی بات کی امید رکھنے کے

میں اُن دونوں کے بارہ میں رحم کی التجا کروں! ایک ایسے مرد مجہول سے جو خود غرضی اور تکبر کی زندہ تصویر ہے۔ کیا کبھی تم نے سوچا ہے کہ جن دنوں تم قید خانہ میں بند تھے تمہاری بیوی کہاں سے روپیہ لا کر دیتی تھی؟ میں تو خیال کرتا ہوں اگر وہ اپنی عصمت بیچ کر بھی تمہارے شکم کا دوزخ پُر کرتی تو تم کبھی اس کی پرسش گوارا نہ کرتے کہ روپیہ کہاں سے آتا ہے لیکن چونکہ اس نے اپنے کنگن اور ناموس کی حفاظت کی اور وہ روپیہ جس سے تمہاری مدد کرتی رہی تمہارے دشمن کے بیٹے کا مہیا کردہ تھا اس لیے تم اُس نیک سیرت لڑکی اور فیاض منش نوجوان کی خطا۔ اگر خطا اس کو سمجھا جا سکتا ہے کسی حال میں معاف کرنا نہیں چاہتے۔ شرم کرو! مجھ کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اپنے بال محض دھوپ میں بیٹھ کر سفید کر لئے ہیں . . .!"

اس پُر جوش تقریر کے دوران میں لارڈ اوربسی کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اس کی دراز قامت کشیدہ۔ چہرہ پُر جلال اور آنکھیں حقارت کی آگ برسا رہی تھیں بدنصیب بیرنگٹن تاب مقابلہ نہ لا کر اس طرح کی پُر جوش تقریر سنتے ہوئے جس کے سننے کا وہ بہت کم عادی تھا اور جس کی اس شخص سے اس کو ہرگز امید نہ تھی ضعف جانی سے کرسی کی پشت پر جھک گیا اوربسی کی تقریر اس موسلا دھار بارش کی طرح تھی جو آدمی کو گردن جھکانے پر مجبور کر دیتی ہے تاہم وہ بڑا سرتا اور سیانا آدمی تھا وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ خود غرض آدمی سے رحم کی۔ متعصب سے انصاف کی یا کینہ توز سے درگزر اور فیاضی کی امید کرنا اتنا ہی بے سود ہے جتنا سنگ خارہ کے ٹکڑے یا لوہے کے ڈھیلے کو موم کرنے کی امید رکھنا۔ ایسے آدمی کو حقارت کی نظروں سے دیکھنا اُس کو ملامت کرنا۔ سختی سے ڈانٹنا۔ مرعوب و شرمسار کرنا۔ جہاں تک ممکن ہو اس کے عیبوں کو کھولنا اور یہ ثابت کر کے دکھانا کہ اُس کا طریق عمل کتنا ذلیل پست اور شرمناک ہے۔ جدال و قتال کے بجائے یہی موجب ہیں جن سے ایک ایسے مرد گستاخ کو راہ راست

پڑھایا جا سکتا ہے اس کی حالت میں رفق و ملاطفت سے بہت زیادہ زجر و معاتبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی طریقہ پر اس کے جذبات و محسوسات کی کندی رفع کرنا ممکن ہے۔

"مسٹر ہارگریو... مسٹر ہارگریو!" بڈھے نے آخرکار لمبی خاموشی چھوڑ کر کانپتی ہوئی آواز سے کہنا شروع کیا "آپ بہت بے جا کر رہے ہیں میں مانتا ہوں آپ نے مردود ڈمپرلے کو بے نقاب کرنے یا میرے پوتے ٹکسیٹوس کو مدد دینے کے معاملہ میں مجھ پر احسانات کئے ہیں تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ مجھے گالیاں دینے لگیں..."

"گالیاں!" لارڈ اورسبی نے اس طرح کی حقارت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا کہ معلوم ہوتا تھا وہ چشم خشم کی بجلی سے اُس کو فنا کر دینا چاہتا ہے "میرے خدا کیا تم مجھ کو اتنا ہی فرومایہ اور کسفلہ خیال کرتے ہو کہ میں کسی کو گالیاں دے سکتا ہوں خواہ اُس آدمی نے کتنا ہی شرمناک فعل کیوں نہ کیا ہو۔ ہاں اگر گالیوں سے تمہارا یہ مطلب ہے کہ میں تم کو تمہارے اصلی رنگ میں پیش کرتا ہوں تمہیں اپنے ضمیر کی نظروں میں شرمسار بنا اور دنیا کے روبرو رسوا و ذلیل کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں عنقریب کروں گا تو بے شک..."

"نہیں! نہیں! آپ ایسا نہ کریں گے" بدنصیب بڈھے نے کراہتے ہوئے کہا "آپ کو مجھ بدنصیب کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہ کرنا چاہیئے آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ڈلہم والوں نے کیا کیا شرمناک بدسلوکیاں مجھ سے کی ہیں..."

"یوں کہو کہ میری جان ڈلہم نے" اورسبی نے اصلاح کی "کیونکہ بیٹے کا نام باپ کے ساتھ ملانے میں تم غلط گوئی کے مرتکب ہوتے ہو۔ اس طرح تو تم لگ کر بیٹے کی جان پر بھی تہمت لگاؤ گے"

"مگر کیا بیٹا باپ کے گناہوں کا حصہ دار نہیں ہوتا؟" بڈھے ہیرگنش نے فریادی
نظروں سے دیکھتے ہوئے چڑچڑے پن سے پوچھا۔

"بس بس میرے سامنے مذہبی کتاب کے حوالے پیش نہ کرو" اورسیی نے
سختی سے روکا "کیا تم نہیں جانتے کہ انجیل کے اس مقولہ کے ساتھ ہی یہ ہدایت بھی
اس میں درج ہے کہ دوسروں سے ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو وہ تم سے
کریں میں پوچھتا ہوں کیا تم نے اس اصول کو مدنظر رکھا؟ کیا تم نے ونیفرڈ کے
ساتھ اسی طرح محبت کا برتاؤ کیا جو وہ تم سے کرتی تھی میں سرجان ڈلہم کی دشمنی کے
بارہ میں میں کوئی بات کہنا نہیں چاہتا کیونکہ اس طرح کی کمزوریاں ہر شخص میں
ہوتی ہیں دشمن کے ساتھ دشمنی کرنا ٹھیک ٹھیک ہے لیکن محبت کا جواب عداوت
اور فیاضی کا جواب فرومائگی سے دینا یہ ایک بڑا ہی شرمناک فعل ہے..."

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دروازہ کھلا اور مسز سالیسٹر داخل ہوئی۔

باب ۱۰

لارڈ اورسیی اور ونیفرڈ

اس نیک خصلت پاک جان عورت کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے ڈرتی اور التجائی
نظروں سے دیکھتی وہ مسٹر ہیرگنش اور اس کے ملاقاتی کی طرف گئی اس کو دیکھ کر اورسیی کچھ
کہتا کہتا رک گیا بہرحال مسز سیلیسٹر کی طرف اس نے شفقت و مرحمت کی نظروں سے دیکھا
کیونکہ اس کی سعادت مندی کی تعریف وہ غائبانہ ایگنس کی زبانی سن چکا تھا جس نے پوری
تفصیل کے ساتھ اس کو بتایا تھا کہ کس طرح ونیفرڈ کے زمانہ ابتلا و آزمائش میں اس نیک سیر
عورت نے رسم وفاداری و خدمت گزاری کو ہر موقعہ پر پورا کیا تھا

"صاحبو میں اپنی بیجا دخل اندازی کے لیئے معافی کی طلبگار ہوں" مسز سلیٹر نے باری باری ایک سے دوسرے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "میں اندر آنا چاہتی تھی مگر آپ لوگوں کی تکرار سُن کر ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکی میں اس ڈر سے سہمی ہوئی تھی کہ نہ معلوم کیوں آپ لوگوں میں اس زور سے تکرار ہوتی ہے ورنہ خدا کو بہتر معلوم ہے کہ میں چھپ کر کسی کی گفتگو سننا ایک ایسا گناہ خیال کرتی ہوں . . ."

"مسز سلیٹر" لارڈ اورمیسی نے جلدی سے قطع کلام کر کے کہا "کسی معذرت کی حاجت نہیں ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم سلامت نفس، نیک نیت عورت ہو اور تمہاری طرف سے کسی ایسے فعل کا ارتکاب ناممکن ہے جس کے لیئے تم کو بعد میں شرمسار ہونا پڑے۔ تاہم مجھ کو یقین ہے کہ ہماری گفتگو کا اس قدر حصہ ضرور تم نے سُن لیا ہوگا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ میں کس لیئے اس مرد فرومایہ . . . اس سفلہ ناحق شناس کو . . ."

"صاحب جو الفاظ میں نے سُنے ہیں" مسز سلیٹر نے اس پر کہا "اُن کی بنا پر اتنا بے شک مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ ایک ایسی نیک دل صفا آگین عورت کی سفارش کرتے تھے جس کا ثانی کوئی اس دنیا میں نہیں ہے۔ اس احسان و نکوکاری کے لیئے خداوند پاک آپ کو اجر دے گا۔ اے صاحب میں نے بھی اس سے پیشتر کئی بار مسٹر بیرنگٹن سے التجائیں کی ہیں کہ آپ اپنی پوتی سے ملیئے وہ آپ کی محبت کی طالب خواستگار ہے فی الحقیقت اتنی گہری محبت اُس نیک سیرت خاتون کو مسٹر بیرنگٹن کے ساتھ ہے کہ بارہا دھتکار دیئے جانے کے باوجود وہ پھر ملنے کو چلی آتی ہے . . . چنانچہ اب بھی نیچے کھڑی انتظار کر رہی ہے!"

"کیا!" بڈھے نے بھونچک کر پوچھا "پھر ڈھیر آگئی؟ دیکھو مسز سلیٹر میں بار بار تم سے کہہ چکا ہوں پھر سے کہتا ہوں اس لڑکی کا مجھ کو کام نہیں ہے پیشتر بھی تم کو سمجھا چکا ہوں کہ

جن سے ملنے کی میرے دل کو خواہش نہیں اُن کو میرے گھر میں لانا یا اس جگہ آنے کی
اجازت دینا . . . !

"مسٹر سلیٹر" لارڈ اوزمبری نے دیکایک قطع کلام کر کے کہا تم جا کے مسٹر راڈرک ڈلیھم
سے کہہ دو کہ اس کے دادا نے ہمیشہ کے لیئے اس کو عاق کر دیا اور وہ کسی حال میں اس
سے ملنا نہیں چاہتا پھر یہ بھی اُس سے کہنا کہ اُس نے اتنی منت گزاری اور آہ و زاری
کر کے دیکھ لی جتنی کبھی کسی نیک اولاد نے اپنی خطا بخشوانے کو ماں باپ کے آگے
کی ہوگی . . . اور ہاں یہ بھی اُس سے کہہ دینا کہ جس قدر بے غرضانہ تہمت
اُس نے اس تن پرور راحت طلب بڈھے کے [illegible] کی تھی وہ سب خاک میں مل
گئی اور اس شخص کے پاس جو اُس کا جد بزرگوار ہونے کا دعوے دار ہے اس کے
صلے میں بے وفائی اور کج ادائی کے سوا کوئی چیز نہیں۔ وہ اس کی نیکی اور نیک سیرتی
کا جواب ناسپاسی اور ناشکر گزاری سے دینا چاہتا ہے پس آئندہ اس کو یہاں آنے
کی تکلیف نہ کرنی چاہیئے پھر جب یہ سارا حال تم اُس سے کہہ چکو تو میری طرف سے
اتنا اور کہنا کہ اس دنیا میں وہ مہربان دوستوں اور مشفق نیک خواہوں سے محروم نہیں ہے
کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو اُس کی نیکی کے مداح اور نیک سیرتی کے ثنا خواں ہیں
کل وہ جمع ہو کر صلاح مشورہ کے بعد اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ آئندہ اس کی معاش
کی کونسی صورت پیدا کی جا سکتی ہے۔ و نیز اُس سے کہنا مسٹر وارڈو مسٹر گرنٹ رائٹ (?)
نیک سیرت مس ایڈلین با اخلاق مسز سلیٹر اور میں ناچیز جو تم سے خطاب کر رہا ہوں
ہم سب جمع ہو کر تا حد امکان اس کی امداد کا ذریعہ پیدا کریں گے اور اس طالب دنیا
شرمندہ عقبیٰ بے درد دل بڈھے کی طرف سے جو بدسلوکی ہوئی ہے اس کی تلافی کی کوئی ایسی
صورت پیدا کر دیں گے کہ وہ اس کے بغیر اپنی زندگی آرام و آسائش کے ساتھ بسر کر
سکے . . . یا پھر میں تمہارے ساتھ ہی ساتھ چلتا ہوں آگے ہم و نیز گوان (?)

سارے حالات سے آگاہ کریں گے . . .''

جبکہ مسٹر سیلسٹر حیرت و تعریف کی نظروں سے لارڈ اورمسبی کے مُنہ کو تک رہی تھی بدنصیب بڈھا کرسی پر بیٹھا ہوا زخم خوردہ سانپ کی مانند پیچ و تاب کھا رہا تھا وہ ذہنی اذیت اور عقوبت اُس کو تھی شدید جسمانی تکلیف جس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لارڈ اورمسبی کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ تازیانہ عبرت کی طرح اس کے قلب و دماغ پر پڑ رہے تھے اور وہ متعجب و مبہوت سی نظروں سے اُس آدمی کی طرف دیکھ رہا تھا جو غیب سے اُس کی پوتی کا حامی بن کر آ گیا اور مسبی نے بھی معلوم کیا کہ اُس کے الفاظ نے بڈھے کے آہنی دل پر کیا اثر پیدا کیا ہے گرم لوہے پر چوٹ لگانے کے خیال سے اُس نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔

''رہ گئے تم'' یہ الفاظ اُس نے اس طرح کے حقارت آمیز لہجہ میں کہے کہ بدنصیب بڈھا مرعوب ہو کر کرسی کی پشت پر جھک گیا'' تو میں تمہاری نسبت اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ جو بُرا سلوک تم نے اپنی نیک کردار پوتی کے ساتھ کیا ہے اس کی سزا تمہارا اپنا ضمیر تم کو دے گا میری نظروں میں وہ آدمی آدمی نہیں بلکہ آدمیت کی پیشت پر بد نما داغ ہے جس نے ایسی نیک خو رضا جو لڑکی کی خدمت گزاری کا یہ شرمناک بدلہ دیا کہ اُس سے میل جول تک بند کر دیا۔ تم کو مقدمہ جیتنے اور دولت پانے کی امید ہے اُس امید سے جہاں تک ممکن ہو خوشی حاصل کرنے کی کوشش کرو وہ دولت تم کو مبارک ہو۔ اور اگر ہو سکے تو اس کو مرنے کے بعد اپنے ساتھ لیجانے کا سامان بھی کر لو کیونکہ وہ نیک منظر لڑکی جس کے لئے تمہارے مُنہ سے نکلا ہوا ایک ہمدردانہ لفظ۔ عنایت کا ایک کلمہ باعث مسرت ہو سکتا تھا۔ پھر کبھی تمہارے پاس نہ آئے گی تاہم یاد رکھو دولت بے وفا اور زندگی بے ثبات ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب تم بستر مرگ پر دراز ہو گے۔ سوچو اور غور کرو کون اس وقت تمہارے

پاس موجود ہوگا جیسے دیکھ کر اس وقفہ جانسوز و جگردوز میں تم اپنی آنکھوں کو سکھ اور کلیجے کو ٹھنڈک دے سکو گے؟ اس ہیبت ناک وقت میں جب ساری دہشتوں کا بادشاہ۔ فرشتۂ اجل جیسے ڈگ بھرتا اپنی پُرہول بھیانک صورت لے کر تمہارے سامنے آئے گا تو تم مارے دہشت کے اُس کا نام لے لے کر چلاؤ گے جو اب التجا و زاری کے ساتھ تمہارے پاس آتی ہے لیکن جو اُس وقت کہیں موجود نہ ہوگی اس طرح کی حالت میں بے مونس و غمخوار۔ تنہائی میں ہولئے مرگ تمہاری آنکھوں کو بند۔ قلب کو ساکن اور زبان کو ہمیشہ کے لیئے خاموش کر دے گی اور تم کسی کو اپنی میت پر رونا نہ چھوڑ کر اس دنیا سے گزر جاؤ گے . . . بس جو کچھ مجھ کو کہنا تھا سب کہہ چکا۔ اب آؤ مسٹر سلیر چلیں . . ."

"نہیں! نہیں! ٹھیرو۔ نہ جاؤ!" بدنصیب بڈھے نے اُن ہیبت ناک الفاظ کو جو اوبرمسی نے کہے تھے اور جو پیش بینی کا درجہ رکھتے تھے سُن کر کہا "مجھے اس طرح چھوڑ کر نہ جاؤ مسٹر ہارگریو آپ بڑے زشت خو آدمی ہیں . . ."

"ہاں میں بیشک سخت ہوں" اوبرمسی نے بے اعتنائی سے جواب دیا "مگر تم سے بڑھ کر نہیں کہ اپنے جگر گوشہ سے اتنی سرد مہری اور بے رخی کرتے ہو۔ دیکھو اب بھی وقت ہے اگر تم اپنا فرض ادا کرنے پر آمادہ ہو تو میری نظروں میں تمہاری عزت دہ چند زیادہ ہو جائے گی اور اس نیک خو عورت کو بھی تم سے کوئی عناد نہ ہوگا . . ."

"اے صاحب میں نے تو ہمیشہ مسٹر ہیرنگٹن اور اُن کی پوتی کی خدمت گزاری کی ہے" مسز سلیٹر سکیاں لے لے کر بولی "اتنی محبت مجھے اُس نیک سیرت لڑکی سے ہے کہ آپ اگر ہمیشہ کے لیئے مجھ سے ناراض بھی ہو جائیں تو میں اُس غریب کا ساتھ نہ چھوڑوں گی۔"

"ہائے افسوس" مسٹر ہیرنگٹن نے ہاتھ مل کر کہا "سارا عالم میرے خلاف ہوتا جا رہا ہے شاید اب اس دنیا میں کوئی میرا حامی و مددگار نہیں رہا۔"

"ہاں فی الحال بے شک نہیں رہا" لارڈ اورمسبی نے بڈھے کو مغلوب ہوتا دیکھ کر کہا "تاہم اپنا فرض ادا کر کے دکھایئے۔ دنیا آپ کے ساتھ ہے اس لیئے میرا کہا مانیئے اور اب بھی اپنی پوتی کو اس جگہ آنے کی اجازت دیجئے۔"

"چونکہ آپ لوگ مجبور کرتے ہیں اس لیئے میں کیا کہہ سکتا ہوں" بڈھے نے رک رک کر کہا "بہت اچھا میں اُس کو معاف کر دوں گا تاکہ آپ مجھ ستم رسیدہ کو سنگدل اور بے رحم نہ سمجھیں لیکن اس دوسرے کو... اُس کے شوہر راڈرک ڈلہم کو... میرے پاس نہ آنے دیجئے نہ مجھ سے اُس کی معافی کی سفارش کیجئے کیونکہ میں کسی حال میں اُس کو معاف نہ کروں گا۔"

"دیکھئے مسٹر ہیرنگٹن" اورمسبی نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا "اگر آپ ونیفرڈ کو معافی دیتے ہیں تو یہ بھی آپ کا فرض ہے کہ اُس رنج و تشویش کی جو آپ کی ناراضگی کے باعث اتنی مدت اُس کو رہی ہے پوری تلافی کریں... میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اُس کو پوری طرح خوش کرنا آپ کا فرض ہے..."

"نہیں نہیں میں اُس کو... راڈرک کو ہرگز معاف نہ کروں گا میں اس کو یہاں آنے کی اجازت نہ دوں گا" بڈھے نے چیختے ہوئے کہا "یہ ایک ایسی شرط ہے جس کو میں کسی حال میں قبول نہیں کر سکتا۔"

"مسز سلیٹر" لارڈ اورمسبی نے سنگدل مالکہ مکان کی طرف مڑ کر کہا "آپ ذرا جا کے ونیفرڈ سے کہہ دیجئے۔ کہ اپنے دادا سے اُس کی مصالحت ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی ہے۔" یہ آخری الفاظ اُس نے اس طرح کے دبے ہوئے لہجہ میں کہے کہ ہیرنگٹن ان کو نہ سُن سکا۔

اس کے بعد جب مسز سلیٹر کمرہ سے چلی گئی تو لارڈ اورمسبی نے مرد ضعیف کی طرف مڑ کر کہا "آپ کا اپنا ضمیر اس بات پر ملامت کرے گا اگر آپ نے اپنی پوتی سے محبت

بدسلوکی کی۔ پس آپ کو چاہیے اُس کی معافی کو مکمل صورت دیں۔ نا تمام نہ رکھیں۔ اس سے جہاں اُس کے جی کو فرحت ہوگی وہاں آپ کے زخمِ جگر کا اندمال بھی ہو جائے گا یعنی اُس کو بلا کر آغوشِ محبت میں لیجیے اور اجازت دیجیے کہ اس کا نیک سیرت شوہر کل آپ سے مل کر دعائے خیر حاصل کر سکے . . ."

"نہیں! نہیں!" بڈھے نے جھلا کر کہا "دنیا ادھر سے اُدھر ہو جائے میں راڈرک ڈلہم سے نہ ملوں گا مسٹر ہارگریو میں نے آپ کی خاطر ونیفرڈ کو معافی دینا منظور کر لیا ہے لیکن . . ."

"کیا میری خاطر!" اور مسی نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے تند لہجہ میں کہا "یہ کیا خرافات آپ کہہ رہے ہیں اگر کوئی بات آپ کو کرنی ہے تو حق و انصاف کی خاطر کیجیے نہ کہ میرے دباؤ سے۔ پس میں صاف صاف پوچھتا ہوں کیا آپ سچے دل سے ونیفرڈ کو اور اُس کے شوہر کو معافی دے کر انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت دے سکتے ہیں یا نہیں؟"

"نہیں! نہیں! راڈرک ڈلہم کو کبھی نہیں!" بڈھے نے چیختی ہوئی آواز سے کہا "خواہ کچھ ہو میں راڈرک ڈلہم کو اپنے روبرو آنے کی اجازت نہ دوں گا نہ وہ میری جائداد میں ایک کوڑی کا حق دار سمجھا جائے گا میں نے اپنی وصیت تیار کر لی ہے اور اُس کے مطابق جتنی دولت میرے پاس ہوگی وہ سب پائی پیسے تک گیشوس کے قبضہ میں جائے گی۔ وہی ایک میرا وارث ہوگا!"

"حضرت خدا کے لیئے ایسا ظلم نہ کیجیے"۔ اور مسی نے جو اس بیان کے لیئے بالکل نا تیار تھا چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ پیارے دادا آپ جو کچھ دینا چاہتے ہیں گیشوس کو بیشک دیں میں روپیہ کی بھوکی نہیں ہوں میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ آپ مجھ کو بیٹی کی طرح اپنی عز

بیٹی سمجھ کر ویسا ہی پیار کریں اور میرے شوہر کو برکت دیں" یہ الفاظ ونیفرڈ کے منہ سے اس وقت نکلے جب وہ دوڑی دوڑی کمرہ کے اندر آئی اور مرد ضعیف کے پاس دو زانو ہو کر اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔

جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا در حقیقت مسز سلیٹر کو لارڈ اور مسی کی ہدایات سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی اُس نے یہ جانا تھا کہ اُسے ونیفرڈ کو بلا لانے کا حکم دیا گیا ہے لیکن جب وہ نیک سیرت لڑکی دادا سے ملنے کی امید پر اوپر آئی تو دروازہ کے قریب اس کو مسٹر ہیرنگٹن کے وہ پُر جوش الفاظ سنائی دیئے جن میں وہ لارڈ اور مسی کے روبرو اپنی پوتی یا اس کے شوہر سے ملنے سے انکار کر رہا تھا ان الفاظ کو سُن کر وہ ہکی بکی رہ گئی اور ذہنی اذیت کے عالم میں کچھ دیر وہیں دروازہ کے ساتھ لگ کر صورت تصویر کھڑی رہی مرد ضعیف کو اتنا پر ضد دیکھ کر اس کے جی کو بھاری صدمہ ہوا لیکن اس کے بعد بمشکل ضبط کر کے انتہائی کوشش سے کام لیتے ہوئے وہ دروازہ کی راہ سے اندر آئی اور عین اس موقعہ پر جس کا ذکر اوپر ہوا ہے دادا کے پیروں سے لپٹ گئی۔

اور اب مرد ضعیف نے اس پُر محبت لڑکی کو جس سے اس نے اتنی سخت گیری کی تھی لیکن جس نے ہر طرح کی سختیاں برداشت کرتے ہوئے اس سچی محبت کو نہ چھوڑا تھا جو اُسے دادا کے ساتھ تھی۔ ۔ ہاں اب جو اس نے فرخندہ خو لڑکی کو اپنے روبرو دو زانو بیٹھے دیکھا۔ دونو ہاتھ ملے ہوئے۔ ٹوپی پیچھے کو گری ہوئی خوشنما چمکیلے بالوں کی لٹیں بے خبری کے عالم میں رخساروں پر بکھری ہوئی۔ آنکھیں موسم گرما کے آسمان کی طرح شفاف نیلی جس کو دیکھتی ہوئی اُس طرح مرطوب ہو رہے دادا اور جہرہ پر صدق آگینی اور سادگی کی جھلک۔ منت و التجا جس کی ہر ادا میں پائی جاتی تھی اور جس کی بے غرضانہ

خدمت گزاری دنیا سازی کے عام طریقوں سے جدا اور بلند و بالا تھی۔ تو ہم کہتے ہیں یہ حالت دیکھ کر بڈھے بیرنگش کی بے اختیار چھاتی بھر آئی امر واقعہ یہ ہے کہ وہ طبعاً سخت دل سخت گیر نہ تھا مگر بڑھاپے میں آدمی کا مزاج بچوں کی طرح چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ذرا سی بات اس کی نظروں میں غیر معمولی اہمیت اختیار کرنے لگتی ہے تاہم اب جو تعصب کی دیوار ایک مرتبہ ٹوٹ گئی اور اُس کی روح اُن فاسد خیالات کی قید سے آزاد ہوئی جو اُس کی نزہت و پاکیزگی کو کند کئے تھے تو اپنی جگر گوشہ پوتی کو اس حال زار میں دیکھ کر اُس کا دل فوراً موم ہو گیا اور اُس نے بڑی گرمجوشی سے اس کے دونو ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اُن کو پیار سے سہلاتے ہوئے کہا۔

"ونی ونی میں تجھ کو معاف کرتا ہوں لیکن . . . لیکن . . ."

"دیکھئے صاحب آپ کی معافی ہر طرح کی شرطوں سے بالاتر اور مکمل ہونی چاہئے" اور ہیبی نے پُر معنی لہجہ میں کہا۔

ان الفاظ کو سُن کر ہر ایک دھمکی جو اور ہیبی نے پیشتر دی تھی اس کے مُنہ سے نکلی ہوئی ہر ایک ملامت اور سخت گوئی کی یاد بیرنگش کے ذہن میں تازہ ہو گئی چنانچہ ونی کی گردن میں باہیں ڈال کر پیار کے لہجہ میں اس نے کہا "میری عزیز بچی۔ جان سے پیاری ونی میں تہ دل سے تجھ کو سچی اور . . . پوری معافی دیتا ہوں۔"

اب ایک بڑا دردناک نظارہ دیکھنے میں آیا کیونکہ جب ایک بار وہ سب کدورتیں جو بڈھے کے دل میں جاگزین تھیں رفع ہو گئیں تو اُس نے اتنے جوش سے و بیقراری کے ساتھ پیار کیا کہ معلوم ہوتا تھا وہ اپنی اگلی بے رحمی کی اس ذریعہ سے تلافی کرنا چاہتا ہے کبھی وہ رونے اور کبھی زور زور سے آہیں بھرنے لگتا تھا الفاظ مُنہ سے نکالے نہ نکلتے۔ جی اُس سے پیار کرتے ہوئے نہ بھرتا تھا . . .

"میری پیاری پیاری ونی" بڈھے مسٹر ہرنگٹن نے زار زار روتے ہوئے کہا
"میں بڑا غفلت کیش بداندیش ثابت ہوا اور تجھ سے بے حد سختی کا برتاؤ کیا۔
لیکن میں مجبور تھا۔ میری آنکھیں حقیقتِ حال سے بند تھیں اب میں نے اپنی جفاشعاری
کو پوری طرح سمجھا ہے۔ اب جو میں سوچتا ہوں تو اس خیال سے بے حد تعجب
ہوتا ہے کہ میں نے کس طرح تجھ سے رکھائی برتی۔ میرے خدا کیا سچ مچ میری
عقل پر پردہ پڑ گیا تھا کیونکہ اب تجھ کو اپنے پاس دیکھ کر میں یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا
کہ تیرے بنا میری زندگی محال تھی پیاری ونی میں التجا کرتا ہوں جو بدسلوکی تجھ سے ہوئی
تھی اس کو بھلا کر اسی وقت دوبارہ میرے پاس چلی آ اور پھر ایک بار اس شوریدہ بخت
بڈھے کو جو نامعلوم کس طرح تیری طرف سے اتنا سنگدل ہو گیا تھا اپنی عنایت اور صدق و
ارادت کے ذریعہ سے راہ راست پر لانے کی کوشش کر۔۔"

"پیارے دادا خدا کے لیے اپنے آپ کو اس طرح ملامت نہ کیجیے"۔ لڑکی نے
زور زور سے سسکیاں لیتے ہوئے کہا جس کے باعث الفاظ پوری طرح اس کے منہ سے
ادا نہ ہوتے تھے "وہ کوئی میرا ہی قصور ہوگا جس کے لیے تم نے مجھ کو سزا دی تھی لیکن میرے
دل میں اول تو پچھلے واقعات کی کوئی رنج دہ یاد باقی نہیں ہے اور اگر ہوتی بھی تو تمہاری
موجودہ عنایت و شفقت اس کا اثر زائل کرنے کو کیا کم ہے"

"بیٹی ونی ادھر آ اپنی ٹوپی اور شال اتار دے اور یہاں میرے پاس آ کر بیٹھ
اب تو ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہے گی میں کہیں تجھ کو نہ جانے دوں گا آہ
آج کا دن کیسا مبارک ہے کہ میں نے کھو کر تجھ کو پا لیا آپ مسٹر ہڈگریو ہیں جن کے نام
سے غالباً تم واقف ہو گی۔۔"

"مگر دادا میں کس طرح اس گھر میں رہ سکتی ہوں" ونیفریڈ نے گھبراتے ہوئے کہا جبکہ
آپ نے ابھی تک میرے شوہر کو معافی نہیں دی۔ اس کے بغیر میں کس طرح آپ کے پاس

ٹھہر سکتی ہوں ۔ ۔ ۔ ؟"

"پاکیزہ خو لڑکی" لارڈ اورمسبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی معنی خیز نظروں سے بڈھے ہیرنگٹن کی طرف دیکھا "میں تجھ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ تیرے شوہر کو بھی معافی دے دی گئی ہے اور تیرے دادا آئندہ ہر ممکن طریقہ پر تجھ کو خوش کرنے کی کوشش کریں گے ۔"

"آہ کیا درحقیقت ایسا ہے؟" لڑکی نے اپنے بازو بڈھے کی گردن میں ڈالتے ہوئے کہا "دادا سچ کہو کیا آپ نے میرے شوہر کو معافی دینا منظور کر لیا؟ وہ آپ کی بڑی عزت کرتا ہے ۔ وہ درحقیقت بڑا نکو رو فرخندہ خو جوان ہے ۔ ۔ ۔"

"پیاری ونی کس طرح میں تیرے روبرو انکار کر سکتا ہوں" مرد ضعیف نے رکتے ہوئے کہا اور اس کے بعد وہ پھر سسکیاں لے لے کر رونے لگا ۔

ان الفاظ کو سن کر ونیفرڈ کے منہ سے عالم بے اختیاری میں خوشی کی چیخ نکلی اور اس نے مرد ضعیف کا سر اپنی طرف کھینچ کر چھاتی سے لگا لیا پھر دفعتاً کچھ سوچ کر وہ لارڈ اورمسبی کے پاس گئی اور اس کا ہاتھ اپنے دونو ہاتھوں میں لے کر گرمجوشی سے دباتے ہوئے لرزتی ہوئی آواز سے بولی "مسٹر ہارگریو مجھ کو الفاظ نہیں ملتے جن میں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کروں یہ آپ ہی کی مبارک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ دادا نے مجھ کو معافی دینا منظور کیا ۔ ۔ ۔"

"عزیز لڑکی تجھ کو خوش دیکھ کر میرے جی کو بے حد مسرت ہوتی ہے" اورمسبی نے کہا "لائیے مسٹر ہیرنگٹن اپنا ہاتھ آگے نکالیئے تاکہ میں دوستانہ مصافحہ کر سکوں آپ نے وہ کام اس وقت کیا ہے جس کے لیئے کبھی آپ کو تاسف نہ ہوگا اس کے ساتھ ہی میں امید کرتا ہوں آپ میری طرف سے کسی طرح کی کدورت اپنے سینہ میں نہ رکھیں گے کیونکہ

"مسٹر ہارگریو کیوں آپ مجھ تیرہ نصیب نگوں بخت کو شرمندہ کئے جاتے ہیں" بڈھے
آدمی نے بچوں کی طرح روتے اور بسورتے ہوئے کہا "میں سخت نادان تھا کہ ایسی ہٹ
دھرمی کی ۔ لیکن خدا کا شکر ہے وہ وقت گزر گیا اب ونی میرے پاس ہے کل میں اس کے
شوہر سے بھی ملوں گا اور اپنا ہاتھ دوستانہ پیرانہ میں . . . لارڈ رک ڈلہم سے
ملاؤں گا ۔"

"ٹھیرئے مسٹر ہیرنگٹن آپ کے لیئے اتنا کہ دینا ہی کافی نہیں ہے" لارڈ اورمسبی
نے کہا "میری نظروں میں آپ کی دی ہوئی معافی تبھی صورت تکمیل حاصل کرے گی کہ آپ
ونیفرڈ کو دنیا میں پھر اسی مرتبہ تک پہنچائیں جس کی وہ از روئے انصاف مستحق ہے۔"

"او مسٹر ہارگریو" ونیفرڈ نے جلدی سے کہا "خدا کے لیئے اس ذکر کو چھوڑ دیئے
مجھے دولت کی چاہ نہیں ہے دادا کی معافی حاصل ہونے سے اتنی فرحت میرے دل کو
ہوئی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی گسٹوس میرا بھائی ہے اگر ساری دولت اس کو مل
جائے گی تو بھی میرے جی کو خوشی ہوگی . . ."

"آہ نیک سیرت لڑکی" اورمسبی نے متاثر ہو کر کہا "تیرے برابر بے غرض فیاض
اور روشن نفس آدمی اس دنیا میں کہاں ہیں لیکن تیری سیرچشمی کے باوجود میں گوارا نہیں
کر سکتا کہ کسی طرح کی نا انصافی تجھ سے ہو ۔ رہ گیا گسٹوس تو اس کی شادی ایک مالدار
زمیندار کی اکلوتی لڑکی سے ہوئی ہے وہ اپنی ساری دولت اسی کے نام چھوڑ دیگا . . ."

"بہر حال جانے دیجئے" ونیفرڈ نے پھر کہا "میں چونکہ دولت کی خواہاں نہیں ہوں
اس لیئے دادا کو جس طرح ان کی مرضی ہو کرنے دیجئے۔"

"ٹھیرئے مسز ڈلہم" لارڈ اورمسبی نے روکا "یہ ایک اس طرح کا معاملہ ہے جس پر
آپ صفائی کے ساتھ اظہار رائے نہیں کر سکتیں جس طرح میں کہ سکتا ہوں
"مگر دادا میں [illegible]
[illegible] نے ابھی تک میرے شوہر کو [illegible] دیا [illegible] اور [illegible] سے نام لیتی ہیں

مگر یاد رکھئے درجہ اعتدال سے باہر ہر ایک چیز خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہو مضر ثابت ہوتی ہے" جیرڈ نیفرڈ کو ذرا سا ایک طرف لے جا کر اس نے دبی آواز سے کہا" پاکیزہ خو [illegible] ہیں تو اپنے شوہر کی خاطر تجھ کو اس روپیہ سے دست بردار نہ [illegible] غریب تیرے خسر کے ہاتھ سے نکل کر تیرے دادا کے قبضہ میں [illegible] ہے"

[illegible] بیشک اس پہلو سے آپ کا فرمانا درحقیقت صحیح ہے" ونیفرڈ کے منہ سے بڑبڑاتے ہوئے نکلا اور اس کے ساتھ ہی ایک بھولی ہوئی یاد اس کے ذہن میں تازہ ہو گئی یعنی اُسے رادرک ڈلہم کے وہ الفاظ یاد آئے جو اس نے اس کو شادی پر آمادہ کرنے کے موقعہ پر کہے تھے چنانچہ روشن نفس لڑکی کے منہ سے بے اختیار نکلا" خدا کو بہتر معلوم ہے کہ میں روپیے کی خواہاں نہیں ہوں دولت میرے نزدیک ایک بالکل ہی زائد الضرورت چیز ہے تاہم جب دیکھتی ہوں کہ گیبرئیل کو اپنی بی بی کے ذریعہ سے بہت سی دولت ہاتھ آتی ہے اور مقابلہ میں رادرک ناحق ہار جانے کی بدولت اپنے حق وراثت سے بالکل محروم ہو جائے گا . . ."

" اس لیئے ونیفرڈ میں چاہتا ہوں تو اس معاملہ کو میرے ذمہ چھوڑ دے" لارڈ ادرسبی نے کہا پھر وہ بڈھے کے قریب جا کر کہنے لگا" مسٹر برنگش صاف صاف کہئے کیا آپ اپنی دلی کے ساتھ پورا انصاف کرنا چاہتے ہیں یا نہیں بالگ گیبرئیل کو آپ کے دیئے ہوئے روپیہ کی حاجت نہیں ہے وہ اس کے بغیر ہی مالدار ہو جائے گا . . ."

" اوہ مسٹر ہارگریو میں اب اس معاملہ میں کوئی بات کہنا نہیں چاہتا" مسٹر برنگش نے جواب دیا" میں نے اس کی باگ آپ کے ہاتھ میں دے دی جس طرح جی چاہے کیجئے میرے لیئے اس وقت کافی ہے کہ ونیفرڈ [illegible]

"مسٹر ہارگریو کیوں آپ مجھ تیرہ نصیب ننگوں بخت کو شرمندہ کئے جاتے ہیں" بڈھے آدمی نے بچوں کی طرح روتے اور لسبورتے ہوئے کہا "میں سخت نادان تھا کہ ایسی ہٹ دھرمی کی - لیکن خدا کا شکر ہے وہ وقت گزر گیا اب ونی میرے پاس ہے کل میں اس کے شوہر سے بھی ملوں گا اور اپنا ہاتھ دوستانہ پیرانہ میں . . . براڈرک ڈلیم سے ملاؤں گا -"

"ٹھیریے مسٹر ہیرنگٹن آپ کے لیئے اتنا کر دینا ہی کافی نہیں ہے" لارڈ اورسبی نے کہا "میری نظروں میں آپ کی دی ہوئی معافی تبھی صورت تکمیل حاصل کرے گی کہ آپ ونیفرڈ کو دنیا میں پھر اسی مرتبہ تک پہنچائیں جس کی وہ از روئے انصاف مستحق ہے"

"او مسٹر ہارگریو" ونیفرڈ نے جلدی سے کہا "خدا کے لیئے اس ذکر کو چھوڑ دیئے مجھے دولت کی چاہ نہیں ہے دادا کی معافی حاصل ہونے سے اتنی فرحت میرے دل کو ہوئی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی گسٹوس میرا بھائی ہے اگر ساری دولت اس کو مل جائے گی تو بھی میرے جی کو خوشی ہو گی . . ."

"آہ نیک سیرت لڑکی" اورسبی نے متاثر ہو کر کہا "تیرے برابر بے غرض فیاض اور روشن نفس آدمی اس دنیا میں کہاں ہیں لیکن تیری سیر چشمی کے باوجود میں گوارا نہیں کر سکتا کہ کسی طرح کی ناانصافی تجھ سے ہو رہ گیا گسٹوس تو اس کی شادی ایک مالدار زمیندار کی اکلوتی لڑکی سے ہوئی ہے وہ اپنی ساری دولت اسی کے نام چھوڑ دیگا . . ."

"ہر حال جانے دیجئے" ونیفرڈ نے پھر کہا "میں چونکہ دولت کی خواہاں نہیں ہوں اس لیئے دادا کو جس طرح ان کی مرضی ہو کرنے دیجئے"

"ٹھیریئے مسٹر ڈیم" لارڈ اورسبی نے روکا "یہ ایک اس طرح کا معاملہ ہے جس پر آپ اس میں صفائی کے ساتھ اظہار رائے نہیں کر سکتیں جس طرح میں کہہ سکتا ہوں" "مگر دادا میں

آپ نے ابھی تک میرے شوہر کو [illegible] دولت دنیا [illegible] گری ہوئی سیر چشمی اور دنیا [illegible] سے کام لیتی ہیں

مگر یاد رکھئے درجہ اعتدال سے باہر ہر ایک چیز خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہو مضر ثابت ہوتی ہے" جیرڈ ونیفرڈ کو ذرا سا ایک طرف لے جا کر اُس نے دبی آواز سے کہا "پاکیزہ خو لڑکی اپنے لیئے نہیں تو اپنے شوہر کی خاطر تجھ کو اُس روپیہ سے دست بردار نہ ہونا چاہیئے جو عنقریب تیرے خسر کے ہاتھ سے نکل کر تیرے دادا کے قبضہ میں آنے والا ہے۔"

"آہ بیشک اس پہلو سے آپ کا فرمانا درحقیقت صحیح ہے" ونیفرڈ کے منہ سے بڑبڑاتے ہوئے نکلا اور اس کے ساتھ ہی ایک بھولی ہوئی یاد اُس کے ذہن میں تازہ ہو گئی یعنی اُسے راڈرک ڈلہم کے وہ الفاظ یاد آئے جو اُس نے اس کو شادی پر آمادہ کرنے کے موقعہ پر کہے تھے چنانچہ روشن نفس لڑکی کے منہ سے بے اختیار نکلا" خدا کو بہتر معلوم ہے کہ میں روپیئے کی خواہاں نہیں ہوں دولت میرے نزدیک ایک بالکل ہی زائد الضرورت چیز ہے تاہم جب دیکھتی ہوں کہ گیبوس کو اپنی بی بی کے ذریعہ سے بہت سی دولت ہاتھ آئی ہے اور مقابلہ میں راڈرک [illegible] ہار جانے کی وجہ اپنے حق وراثت سے بالکل محروم ہو جائے گا . . ."

"اس لیئے ونیفرڈ میں چاہتا ہوں تو اس معاملہ کو میرے ذمہ چھوڑ دے" لارڈ اڈرسی نے کہا پھر وہ بڈھے کے قریب جا کر کہنے لگا "مسٹر ہیرنگٹن صاف صاف کہئے کیا آپ اپنی دلی کے ساتھ پورا انصاف کرنا چاہتے ہیں یا نہیں بالکل گیبوس کو آپ کے دیئے ہوئے روپیہ کی حاجت نہیں ہے وہ اس کے بغیر ہی مالدار ہو جائے گا . . ."

"اوہ مسٹر ہارگریو میں اب اس معاملہ میں کوئی بات کہنا نہیں چاہتا" مسٹر ہیرنگٹن نے جواب دیا" میں نے اس کی باگ آپ کے ہاتھ میں دے دی جس طرح جی چاہے کیجئے میری [illegible] ونیفرڈ [illegible]

"مسٹر ہر نگٹن آپ کا یہ انداز گفتگو بدرجہ غایت دل خوش کن ہے" اورسبی نے کہا "دراصل آپ کو شروع سے ہی ونیفرڈ کے حق میں انصاف کرنا لازم تھا اب اُس محبت کے ثبوت میں جو آپ کو اپنی ستودہ صفات پوتی سے ہے مناسب ہو گا کہ آپ ایک نئی وصیت لکھ کر تیار رکھیں جس کی رو سے ونیفرڈ اُس مال و دولت کی جائز وارث بنے جو آپ کے قبضہ میں آئی ہے"۔

"ہاں میں سب کچھ اُس کے نام کر دوں گا" مرد ضعیف نے کہا اور اِس ذریعہ سے یہ جتلانے کی کوشش کی کہ میں فقط ونیفرڈ کی خاطر ایسا کرتا ہوں راڈرک ڈلہم کی مجھ کو پروا نہیں ہے "پیاری ونی" اس کے بعد اُس نے کہا "وہ میرا قلم دان اُٹھا لانا" اور جب وہ لے کر آئی تو اُس کے بالوں پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے . . . کیونکہ وہ اس سے پیشتر ٹوپی اور شال اتار کے ایک طرف رکھ چکی تھی اُس نے کہا "ونی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کوئی بھیانک خواب دیکھا تھا ورنہ تو در حقیقت مجھ سے ایک پل کے لیئے جدا نہ ہوئی تھی مگر کوئی بات نہیں میں ہر ممکن طریقہ پر اپنی سختیوں کی تلافی کر دوں گا۔ اور اب مجھے عملی کام شروع کرنا چاہیئے"۔

اُس نے قلم ہاتھ میں لے کر ایک تختہ کاغذ سامنے رکھ لیا پھر اورسبی کی طرف دیکھ کر کہنے لگا "فرمایئے آپ کیا لکھوانا چاہتے ہیں چونکہ میرے حواس بجا نہیں اس لیئے . . ."

"مسٹر ہر نگٹن گھبرانے کی کوئی بات نہیں" لارڈ اورسبی نے کہا "فقط چند سطریں آپ کو لکھنی ہوں گی لیکن یہ فرمایئے کیا اس سے پیشتر آپ گسیٹوس کے حق میں کوئی وصیت تحریر کر چکے ہیں؟"

"جی ہاں ہاں گسٹوس کے حق میں وصیت کر دی" بڈھے نے جلدی سے کہا

"مگر اس کی کیا حاجت ہے" اورمسبی نے سمجھایا "فی الحال اتنا ہی کافی ہے کہ آپ واضح اور صاف لفظوں میں تحریر کر دیں کہ میں اپنی پوتی ونیفرڈ ڈلہم زوجہ راڈرک ڈلہم کو اپنا واحد وارث مقرر کرتا ہوں اور اپنی اس وصیت کے ذریعہ سے ان پہلے وصایا کو جو میں نے تحریر کئے ہوں قلم زن کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔"

"بیشک یہی طریقہ درست ہوگا" بڈھے نے کہا "میں ابھی اس کام کو کرتا ہوں آپ مسٹر ہارگریو اس دستاویز پر اپنی گواہی کر دیجئے ۔"

"ہاں میں اور مسٹر سلیٹر اپنی گواہی ثبت کر دیں گے" لارڈ اورمسبی نے کہا پھر ونیفرڈ کو ذرا سا ایک طرف لے جا کر وہ دبی آواز سے کہنے لگا "میں ایک راز سے تم کو واقف کر دینا چاہتا ہوں جس کے چھپانے کی اب میرے خیال میں کوئی حاجت باقی نہیں رہی اور نہ اب اُس کو چھپایا ہی جا سکے گا کیونکہ میں جب اس دستاویز پر اپنا نام لکھوں گا تو وہ ہارگریو نہیں بلکہ ایک ایسا نام ہوگا جو تم نے پیشتر اُس نوجوان خاتون کی ولادیت کے سلسلہ میں سُنا ہوگا جس سے تم کو گہری محبت ہے۔ لیکن میں تم کو بہت عرصہ کشش و پیچ میں رکھنا نہیں چاہتا ۔ دراصل میرا اشارہ مس ایولن کی طرف ہے۔ ۔ ۔ میں اُس کا باپ ہوں اور لارڈ اورمسبی میرا نام ہے۔"

الفاظ میں طاقت نہیں کہ اُس حیرت و تعجب کو ظاہر کر سکیں جو ونیفرڈ کو اس بیان سے ہوئی لیکن فوراً ہی اُس کے خوشنما چہرہ پر خوشی کی چمک پیدا ہو گئی اور اُس نے کہا۔ "اوہ تب معلوم ہوتا ہے کہ میری عزیز سہیلی ایگنس اب ہر طرح خورم و مسرور ہوگی کیونکہ آپ نے سارا حال یقیناً اُس سے بیان کر دیا ہوگا۔"

"ہاں ایگنس اب ہر طرح مطمئن اور مسرور ہے" لارڈ اورمسبی نے کہا "فی الحال میں اپنا اصلی نام دنیا کے روبرو ظاہر کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس میں کچھ مصلحت پوشیدہ ہے پس یہ راز سر دست تم لوگوں تک محدود رہے گا تاکہ تم اپنے شوہر کے روبرو بے شک

ظاہر کر سکتی ہو۔"

"لیجئے میں نے سب کچھ لکھ لیا" یہ الفاظ تھے جو اُس موقعہ پر کہ مندرجہ بالا گفتگو ونیفرڈ اور لارڈ اوریمبی کے درمیان ہو رہی تھی اُن کو مسٹر بیرنگٹن کے مُنہ سے نکلتے سنائی دیئے۔

"اچھا تم ذرا جاکر مسز سلیشر کو بلالاؤ" لارڈ اوریمبی نے ونیفرڈ سے کہا "میں اتنے میں مضمون پڑھ کر دیکھ لوں۔"

تحریر ہر لحاظ سے باضابطہ اور مکمل تھی گو خط کسی حد تک شکستہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا مسٹر بیرنگٹن نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے عبارت لکھی ہے ادھر اوریمبی اُس کے مطالعہ سے فارغ ہوا ادھر ونیفرڈ مسز سلیشر کو ساتھ لے کر آگئی لارڈ اوریمبی کا راز اُس نے اُس نیک عورت پر بھی ظاہر کر دیا تھا۔

"ونی پیاری ونی" بڈھے نے کہا "میرے جی کو کچھ کچھ ہوتا اور دل سینہ میں برہمی کرنے لگا ہے۔ خدا کے لئے مجھ کو ایک گلاس میں تھوڑی سی شراب لاکر دو . . . "

"میرے خدا پیارے دادا کیا آپ کی طبیعت ناساز ہے!" ونیفرڈ نے بے تابانہ کہا اور وہ دادا کو سہارا دینے کے لیئے دوڑی ہوئی آئی

لارڈ اوریمبی نے جلدی سے ایک گلاس میں تھوڑی شراب ڈالی اتنے میں مسز سلیشر دوسرے کمرہ میں جاکر پانی سرکہ اور خوشبویات لے آئی ان چیزوں کے اثر سے مسٹر بیرنگٹن کی حالت میں جلدی ہی اصلاح ہونے لگی۔

"دادا اب آپ کا مزاج کیسا ہے؟" ونیفرڈ نے بڈھے کو سنبھلتا دیکھ کر جلدی سے پوچھا اور اُس کے چہرہ پر فکر و تشویش کے بدلے خوشی کی جھلک پیدا ہونے لگی۔

"اب میں اچھا ہوں" بڈھے نے دھڑکتے ہوئے بولی آواز سے کہا "پیاری ونی خدا کا شکر ہے کو جب تم میرے پاس ہو تمھارے چہرہ کو دیکھ کر جیتا ہوں اب میں پہلے کی نسبت اچھا

ہوں ونی خدا کے لیئے مجھے چھوڑ کر نہ جانا۔ . . . ایک منٹ کے لیئے بھی نہ جانا۔"

"نہیں پیارے دادا میں کہیں نہ جاؤں گی" لڑکی نے پر محبت لہجہ میں جواب دیا۔

"اچھا تو وہ کیا کام تھا جو ہم کر رہے تھے؟ آہ بیشک یاد آ گیا میں وصیت لکھ رہا تھا پیاری ونی اب تم ہی میری تمام دولت کی مالک ہو میری پہلے سے یہ آرزو تھی کہ اپنا سب کچھ تمہارے نام چھوڑ دوں۔ . . . اچھا لاؤ میں اس کاغذ پر دستخط کر دوں۔ . . ."

"مائی لارڈ" ونیفرڈ نے لارڈ اور منشی کو ایک طرف لیجا کر دبی آواز سے کہا "اگر آپکی رائے میں دادا کے لیئے ان کی موجودہ خراب صحت میں اس بات کا اندیشہ ہو کہ مارے جوش کے ان کا حال غیر ہو جائے گا تو میں چاہتی ہوں کہ . . ."

"نہیں اب تو اُن کی حالت ہر طرح بہتر نظر آتی ہے" اور منشی نے بڈھے کے چہرہ کو تھوڑی دیر بغور دیکھنے کے بعد کہا "مگر ہم کو چاہیئے جو کچھ کرنا ہے کسی طرح کا وقت ضائع کئے بغیر فوراً کر لیں۔"

"پیاری ونی ادھر میرے پاس آ" بڈھے نے آواز دی "تو مجھ کو سہارا دے کہ میں یہ کام کر دوں آہ اب مجھے اپنا بازو اور ہاتھ پہلے سے مضبوط معلوم ہونے لگے ہیں کیوں نہ ہوں میں انصاف کرنے لگا ہوں میں بیان نہیں کر سکتا کتنی غیر معمولی قوت اس وقت میرے اندر پیدا ہو گئی ہے ہا! ہا! ہا!" اس نے زور کا قہقہہ مار کر کہا "اچھا اب دوات میرے پاس رکھ دو غالباً اس جگہ مجھ کو اپنے دستخط کرنے ہوں گے اور اس جگہ گواہوں کو آہ پیاری ونی میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیوں میں نے ایک لحظہ کے لیئے بھی تجھ سے ناانصافی کی۔ تعجب ہے کیوں ظلم و تعدی کے ایسے خیالات میرے ذہن میں پیدا ہوئے . . ."

اس کے بعد بڈھا ہیرگنگش دستخط کرنے کو آمادہ ہوا اس نے قلم ہاتھ میں لے کر اُسے روشنائی میں ڈالا پھر اس کی نوک کاغذ پر رکھی مگر عین اس وقت جب وہ

دستخط کیا چاہتا تھا ایک دبی ہوئی کراہٹ اُس کے منہ سے نکلی اور خون اُس کے دہانہ سے بہ کر اُس کاغذ پر آ گرا جس پر ابھی تک اُس نے دستخط نہ کئے تھے یہ حالت دیکھ کر ونیفرڈ کے منہ سے درد و اذیت کی چیخ نکل گئی لارڈ اور میبی دوڑ کر اُس کے پاس آیا اور مسٹر سلیٹر اس مطلب کے لیئے باہر بھاگ گئی کہ نوکر کو بھیج کر کسی ڈاکٹر کو بلوائے ۔

کامل بے ہوشی کی حالت میں وہ لوگ مرد ضعیف کو جو قریب المرگ نظر آتا تھا ایک صوفے کی طرف لے گئے اور وہاں اُس کو لٹا دیا اسی جگہ ونیفرڈ اس کے پہلو میں بیٹھ گئی سخت رنج والم اب اُس کے دل پر طاری تھا اس لیئے نہیں کہ وہ ساری دولت اور جائداد جو مسٹر پیر نگٹن کو حاصل ہونے والی تھی اب اُس کے یا اُس کے شوہر کے قبضہ میں آتی نظر نہ آتی تھی بلکہ محض اس وجہ سے کہ اس کا بزرگوار دادا جس سے اُس کو بے حد گہری محبت تھی اُس کی نظروں کے سامنے جان سے گزرا جاتا تھا . . .

باب ۱۰

باپ بیٹا

اب ہم مسٹر شیرلے کی طرف چلتے ہیں جب ہم نے لارڈ اور میبی اور انگیلس سے پر اسرار طریقہ پر ملنے کے بعد سڈنی ولا سے رخصت ہوتے چھوڑا تھا اس کی عادت تھی جب کہیں جانا ہو اپنی ذاتی سواری کی بجائے کرایہ کی گاڑی پر جاتا کیونکہ ایک تو اس طریقہ پر اس کی نجی گاڑی مسز شیرلے کے استعمال کے لیئے خالی رہا کرتی دوسرے وہ خیال کرتا تھا کہ کسی بڑے آدمی کا اپنی گاڑی کی بجائے کرایہ کی گاڑی پر چڑھ کر جانا اس بات

کی نشانی سمجھا جاتا ہے کہ وہ بے حد مصروف ہے اور اس طرح اُس کی اہمیت موکلوں کی نظروں میں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے چنانچہ اس موقعہ پر بھی وہ کرایہ کی گاڑی میں ہی اس جگہ آیا تھا۔ پس باہر نکلتے ہی اُس نے گاڑی بان کو سر جان ڈلہم کی کوٹھی کی طرف چلنے کا حکم دیا جس کے بارہ میں ناظرین کو یہ بتانے کی ہمارے خیال میں کوئی حاجت نہ ہوگی کہ مس ایولین کے مقام سکونت سے بہت زیادہ فاصلہ پر نہ تھی۔

مسٹر ٹمپرلے جب اُس جگہ پہنچ کر گاڑی سے اترا تو بیرونٹ کا نوکر اسے دیکھ کر استقبال کے لیئے دروازہ سے باہر نکلا۔

"کیوں تمہارے آقا کا اب کیا حال ہے!" وکیل نے اُس سے پوچھا۔

"صاحب اُن کا مزاج اچھا نہیں" نوکر نے جواب دیا "بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اُن کی حالت بے حد خراب ہے۔"

"مجھ کو یہ سن کر بہت افسوس ہوا" مسٹر ٹمپرلے نے کہا "کیا وہ بستر پر دراز ہیں۔۔۔؟"

"جی ہاں" نوکر نے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "اور میں تو خیال کرتا ہوں کہ اب وہ بمشکل ہی دوبارہ اس سے اٹھیں گے اور اگر اٹھے بھی تو مکان سے باہر تو کسی حال میں نہ جا سکیں گے مگر کیا بات ہے آپ اتنی مدت کے بعد آج تشریف لائے؟"

"اوہ۔ کیا بھول گئے" مسٹر ٹمپرلے نے کہا "ابھی چند ہفتے تو ہوئے ہیں کہ میں یہاں آیا تھا۔"

"صاحب میرے خیال میں تو آپ اُس وقت کے بعد تشریف نہیں لائے کہ بیرنگٹن کو قید خانہ سے رہائی نصیب ہوئی" نوکر نے کہا "اور واقعہ یہ ہے کہ مالک کے دل کو اس واقعہ سے اتنا شدید صدمہ پہنچا ہے کہ جب اُن کے سننے میں آیا۔۔۔"

"کیا سننے میں آیا؟" وکیل نے بیتابانہ پوچھا "بولو جواب دو" اور اُس نے

لالچ کے طور پر چاندی کے کچھ سکّے نوکر کے ہاتھ میں دے دیئے۔

"جناب چھوٹا مُنہ بڑی بات ہے" نوکر نے رکتے ہوئے کہنا شروع کیا "لیکن آپ چونکہ مجبور کرتے ہیں اس لیئے عرض کرتا ہوں کہ سر جان نے کہیں سے یہ بات سُن لی تھی کہ بڈھے مسٹر بیرنگٹن کو صرف اس لیئے قید خانہ سے رہائی نصیب ہوئی کہ آپ نے وہ تمسک اُس کو مہیا کر دیا جس کے نہ ملنے سے وہ زیر حراست تھا"۔

"پھر؟ . . . کیا سر جان اس پر بہت ناراض ہوئے تھے؟" ٹمپرلے نے پوچھا

"اب میں کیا عرض کروں" نوکر نے جواب دیا "وہ اتنے جھلّائے اور اس قدر غصہ میں آئے نیز . . . ایسی باتیں انہوں نے کہیں . . . مگر میں کس مُنہ سے اُن کو دُہرا سکتا ہوں؟"

"کہہ دو میں تم کو اجازت دیتا ہوں" ٹمپرلے نے کہا "بتاؤ سر جان نے اس موقعہ پر کیا کہا؟"

"وہ بار بار کہتے تھے کہ سب قصور مسٹر ٹمپرلے کا ہے" نوکر نے جواب دیا "بلکہ اس سے بھی زیادہ وہ تو یہاں تک کہہ گزرے . . . دیکھیئے میں آپ کے اصرار پر عرض کرتا ہوں . . . کہتے تھے آپ نے اُن کو سراسر دھوکا دیا ہے!"

"آہ مگر اُن کو اس معاملہ میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے" ٹمپرلے نے کہا "اس میں شک نہیں موکلوں کی خدمت گزاری میرا فرض ہے لیکن جیسا کہ تم آپ سمجھ سکتے ہو میں کوئی ایسا فعل نہیں کر سکتا جو اصول دیانت و صداقت کے برخلاف ہو خیر میں امید کرتا ہوں کہ جب تمہارے آقا سے رو در رو گفتگو ہوگی تو اُن کی سب غلط فہمیاں رفع ہو جائیں گی لیکن . . . یہ تو بتاؤ کیا راڈرک گھر پر موجود ہے؟"

"جی نہیں وہ تو فی الحال گھر پر نہیں ہیں مگر امید ہے کھانا کھانے آئیں گے"۔

"کیا وہ بیااوقات گھر سے باہر رہا کرتا ہے؟" ٹمپرلے نے پوچھا

"جی وہ بہت کم اس جگہ آتے ہیں" نوکر نے جواب دیا "مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ اپنے والد کی خدمت گزاری سے کبھی دریغ کرتے ہیں اس کے برعکس جب سرجان کو ضرورت ہو وہ فوراً حاضر خدمت ہو جاتے ہیں پھر اس کے علاوہ ایک بات اور بھی میرے دیکھنے میں آئی ہے یعنی گو صاحبزادے بیشتر گھر سے باہر رہتے ہیں تاہم نہ کبھی میں نے اُن کو واپسی پر شراب پیئے دیکھا ہے نہ کوئی قرضخواہ کبھی اُن سے تقاضا کرنے آیا ہے بلکہ میں تو کہہ سکتا ہوں کہ پہلے چند سال کی نسبت اُن کی حالت میں عجب طرح کی اصلاح واقع ہو گئی ہے . . . مگر آیئے تو سہی اندر آجایئے آپ سرجان سے مل کر ہی واپس جائیں گے۔"

"کیا وہ فی الحال اکیلے ہیں؟" ٹمپرلے نے پوچھا۔

"جی سرِدست کوئی اُن کے پاس نہیں ہے" نوکر نے جواب دیا "تھوڑی ہی دیر پہلے ڈاکٹر بیرنگ آیا تھا لیکن وہ انہیں دیکھ کر واپس چلا گیا اب ایک آدمی نسخہ تیار کرانے ہانڈسٹریٹ گیا ہے کیونکہ مالک کو جو دوا بنوانی ہو وہیں سے منگاتے ہیں آس پاس کے دوا سازوں پر ان کو بھروسہ نہیں ہے۔"

اس کے بعد نوکر مسٹر ٹمپرلے کو لے کر اوپر کی منزل پر گیا اور کمرہ کا دروازہ آہستہ سے کھٹکھٹایا اندر سے بڑی مدھم آواز سنائی دی "آجاؤ" اس پر نوکر نے ذرا سا اندر جا کر اطلاعاً عرض کیا "سرکار مسٹر ٹمپرلے ملاقات کے لئے آئے ہیں۔"

"اوہ ٹمپرلے!" بیرونٹ نے چیختی ہوئی آواز سے کہا کیونکہ سچ پوچھئے تو اس کی آواز بھی اتنی ہی تلخ اور جھگڑالو تھی جتنی اُس کے دشمن مسٹر برنگٹن کی "اچھا آنے دو۔"

اس کے بعد ٹمپرلے کمرہ میں داخل ہوا اور نوکر دروازہ بھیڑ کر چلا گیا۔ جگہ اس میں شک نہیں بڑے تکلف سے آراستہ تھی کھڑکیوں کے پردے نیز وہ جو چھپر کھٹ میں لگے تھے نیلی ساٹن میں سنہری جھالر دے کر بنے تھے بستر کے قریب ایک میز پر متعدد کتابیں

اور سامان نوشت رکھا تھا۔ زیبائش کی سب چیزیں بیش قیمت تھیں اور سنگار کی میز پر بیشمار بوتلیں عطر و خوشبو سے پُر رکھی تھیں تاہم ان سب کی موجودگی میں اصلی شان امرائیت مفقود تھی اس داستان کے ابتدائی حصہ میں ایک موقعہ پر ہم نے سرجان ڈلہم کے بارہ میں لکھا تھا کہ عمر ستر سال کے قریب بدن سوکھا کھڑ نک حتیٰ کہ پنجر ہی پنجر نظر آتا تھا چہرہ ستا ہوا اور بدصورت اس پر لاش کی سی زردی مگر آنکھیں چھوٹی تیز اور متجسس تھیں گہرے جذبات نے عمر کی پیدا کی ہوئی جھریوں کے ساتھ اپنی لکیروں سے سرجان کی صورت کو بہت ہی بدنما بنا دیا تھا اور گو قوائے بدنی ناکارہ تھے تاہم ذہن پوری طرح بیدار تھا اور اُس میں نفرت تعصب اور جوش نیز اُس عداوت کی یاد جو سرجان کو اپنے جانی دشمن مسٹر ہیرنگٹن سے تھی اب بھی جاگزین تھی۔

ٹمپرلے کو آتا دیکھ کر سرجان ڈلہم بستر پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنے چہرہ پر خشونت کے آثار پیدا کر کے اُس نے کہا "کیوں جناب آج کیسے آنا ہو گیا کہا کہ دلی الیسا راز اور باقی رہا ہے جسے معلوم کر کے آپ میرے دشمنوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں ؟"

" سرجان یہ آپ کیا فرماتے ہیں" ٹمپرلے نے بڑی دیدہ دلیری سے بھولا پن کر کہا "میں آپ کا پروردہ آپ کے دشمنوں کو مدد دوں۔ اس خیال کو تو آپ خواب میں بھی اپنے دل میں جگہ نہ دیں"

" بس بس میں یہ حیلہ سازیاں نہ سنوں گا" بیرونٹ نے چیختی ہوئی آواز سے کہا " آپ ہرگز انکار نہیں کر سکتے کہ محض آپ کی بدولت میرا دشمن جانی قیدخانہ سے نکلنے کے قابل ہوا"

" سرکار افسوس ہے آپ معاملہ کے ہر پہلو سے پوری طرح واقف نہیں ہیں" ٹمپرلے نے جواب دیا "میں نے جو کچھ کیا سخت مجبوری کی حالت میں کرنا پڑا ۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ میرے لیے اُن حالات کو جن پر ... ہیرنگٹن کے ... تھے ...

قبضہ میں رکھنا اب عملی طور پر ناممکن ہو گیا تھا۔"

"نہ۔ بس میں نہیں مانتا" ہیروٹ نے کہا "کتنے رنج و افسوس کا مقام ہے کہ آپ نے وہی چیز جو میری امیدوں کا سہارا تھی اور جس کے ذریعہ سے میں اُسے قید خانہ میں رکھ کر اس لمبے مقابلہ میں اس کو نیچا دکھانا چاہتا تھا وہی انجام کار آپ نے اُس کے حوالہ کر دی۔"

"مسٹر ہیلن آپ کو معلوم ہے کس طرح میں نے سالہا سال تک ہر ممکن کوشش کے ذریعہ سے آپ کے دشمن کو قید خانہ میں رکھا" ٹیرلے نے عذر خواہی کرتے ہوئے کہا "لیکن ہر چیز کی کوئی انتہا ہوتی ہے۔ اب وہ وقت آگیا تھا کہ اگر میں خوشی سے دستاویز نہ دیتا تو مسٹر کارٹ رابرٹ عدالت میں اُس کے لئے درخواست دائر کر کے مجھ کو دینے پر مجبور کرتا اور اس طریقہ سے عین ممکن ہے کہ ہماری وہ خفیہ شراکت جو مدت دراز سے پوشیدہ چلی آتی تھی الم نشرح ہو جاتی اپنی تو خیر مجھ کو پھر بھی پروا نہ ہوتی مگر یہ مجھے کسی حال میں منظور نہ تھا کہ آپ پر جو میرے دیرینہ محسن اور مربی ہیں کسی طرح کی آنچ آنے دیتا۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ اس میں فائدہ بھی کچھ نہ تھا کیونکہ نہ صرف وہ دستاویز قانونی شکنجہ کی مدد سے مجھ سے لے لی جاتی بلکہ ہیر نگٹن کو بھی انجام کار آزادی نصیب ہو جاتی پس جو کام ذلت و خواری سے کرنا پڑتا تھا اس کو میں نے خوشی سے کرنا ہی بہتر جانا۔ ۔ ۔"

ناظرین سے پوشیدہ نہ ہوگا کہ مسٹر ٹیرلے نے وہ دستاویز ہرگز ہرگز اپنی خوشی سے نہ دی تھی بلکہ وہ محض اس کی بھانجی سسلی کا دباؤ تھا جو اس کی بازیابی کا ذریعہ بنا تاہم یہ ایک ایسی بات تھی جس کا اظہار وہ کسی حال میں پسند نہ کر سکتا تھا۔

بہر صورت ٹیرلے کی ان چکنی چپڑی باتوں سے سر جان ڈلہم کا غصہ کسی حد تک فرو ہوا چنانچہ پیچھے کی طرف جھک کر گاؤ تکیہ کا سہارا لیتے ہوئے اُس نے نرم آواز سے کہنا شروع کیا "آہ مسٹر ٹیرلے اگر سچ مچ یہی بات تھی جو آپ نے اب

ظاہر کی ہے تو پھر میرے خیال میں مجھی کو غلط فہمی ہوئی۔ بیشک اس طرح کی حالت میں
میں آپ کی مجبوریوں کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں "

"اوہ سر جان" وکیل نے حیلہ سازی کا تیر نشانہ پر بیٹھتا دیکھ کر جلدی سے کہا "ابھی آپ نے اس معاملہ کے باقی پہلو تو سنے ہی نہیں درحقیقت مسٹر ہیر نگٹن کے پاس اتنا روپیہ بصورت نقد آ چکا تھا کہ وہ اس کی مدد سے قرضہ کی ان رقموں کو ادا کرنے کے قابل ہو گیا جو اس کی حراست کا ذریعہ تھیں پھر دوسری بات یہ ہوئی کہ اس نے مقدمہ کے کاغذات مجھ سے واپس لے لیئے ان حالات میں اگر میں اس ایک دستاویز کو خوشی سے نہ لوٹاتا تو نہیں معلوم اس جھگڑے کے سلسلہ میں جو اس بنا پر پیدا ہوتا۔ بات کہاں سے کہاں پہنچ جاتی کاورٹ رایٹ والوں کو شروع سے میرے برخلاف کچھ وسواس تھے اس واقعہ سے وہ اور زیادہ ترقی کرتے غرض جب میں نے دیکھا کہ نہ میری حکمت نہ آپ کی دولت اب اس بڈھے کو زیادہ عرصہ قیدخانہ میں رکھنے کے قابل رہی ہے تو میں نے جھک جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ . . . "

"بیشک اب یہ معاملہ پوری طرح واضح ہو گیا" ہیروٹ نے کہا "میں خود یہ سوچ کر حیران تھا کہ میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے کہ آپ مجھ سے بیوفائی کرنے لگیں گے۔ تاہم یہ فرمایئے آپ اتنی مدت کہاں رہے؟ میرے خیال میں جب سے ہیرنگٹن آزاد ہوا ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ آپ مجھ سے ملنے کے لیئے آئے ہیں اس سے بھی میرے شبہات میں ترقی ہونے لگی تھی اور میں . . . "

لیکن ہیروٹ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکا کیونکہ جیسا اس کی حالت میں اکثر ہوا کرتا تھا دفعتاً اس زور کی کھانسی چھڑی کہ اس کا استخوانی ڈھانچہ دوہرا تہرا ہونے لگا قریباً دو یا تین منٹ یہ حالت ہمیں کی ہوگئی کہ معلوم ہوتا تھا تار نفس اس سہمے ہوئے ڈھانچے سے رخصت ہونے کو ہے تاہم ہے۔ فی الحقیقت اتنی تکلیف اس کی وجہ سے مرد

نحیف کو لاحق ہوئی کہ کھانسی ختم ہونے پر اُس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح
سُرخ نظر آنے لگیں۔

"سرجان میرے نہ آنے کی وجوہات کئی تھیں" ٹمپرلے نے آخرکار جواب دیا
پہلی اور سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ مجھ کو ان ایام میں غایت درجہ مصروفیت رہی
دوسری یہ کہ میں نے سوچا اب چونکہ میں کسی طریقہ پر آپ کی خدمت گزاری نہیں کر سکتا
اس لئے جانا بے سود ہے مگر ان دو کے علاوہ تیسری اور سب سے بڑی وجہ میرے
نہ آنے کی اور تھی جو میں آپ کے اصرار پر ظاہر کرتا ہوں یعنی میں اس مکان میں صاحبزادے
سے ملتا ہوا ڈرتا تھا۔ آپ پوچھیں گے کیوں؟ تو میں اس کا جواب بھی عرض کرتا ہوں۔
میں اس لئے ڈرتا تھا کہ اگر مسٹر راڈرک کو کسی طریقہ پر اس بات کا علم ہو گیا کہ میں نے
سالہا سال تک مسٹر ہیرنگٹن کے وکیل کی حیثیت میں کام کرتے ہوئے درپردہ اُن سے
بیوفائی کی ہے تو وہ یقیناً میرے اس راز کو فاش کر دیں گے۔۔۔"

"کون فاش کر دے گا؟۔۔۔ کیا راڈرک!" سرجان نے دوبارہ سیدھا
بیٹھ کر پر جوش لہجہ میں پوچھا "اوہ ٹمپرلے کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرے بیٹے کو ابھی
تک بڈھے ہیرنگٹن یا اس کے خاندان سے کسی طرح کی ہمدردی ہے؟" پھر جواب کا
انتظار نہ کر کے اُس نے خود ہی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "یاد ہو گا۔ اس بات کو
کافی عرصہ ہو گیا شاید ایک سال ہوا جب میں نے تم کو بتایا تھا۔۔۔"

"جی بیشک مجھ کو یاد ہے" ٹمپرلے نے تسلیم کیا "اُس موقعہ پر آپ نے فرمایا
تھا کہ اگر میرے بیٹے نے دوبارہ کسی موقعہ پر ہیرنگٹن والوں کی سفارش مجھ سے کی
تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔۔۔"

"ہاں میں نے اس بات کی قسم کھائی تھی کہ اس صورت میں" سرجان نے اپنے چہرہ پر
ہیبت ناک سنسناہٹ کے آثار پیدا کر کے کہا "میں اُسے فوراً عاق کر دوں گا میں اُس کو

وہ بددعا دوں گا جو کبھی کسی باپ نے بیٹے کو نہ دی ہوگی اور اب تو جیسا تم کو معلوم
میرے دل میں اس بڈھے شیطان برنگٹن کے برخلاف اور بھی زیادہ غصہ اور جوش
کیونکہ اس نے صلح کی سب کوششوں کی حقارت کے ساتھ رد کر دیا اب وہ معاملہ
انتہا تک لے جانے پر تلا ہے اور اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ مجھ کو ہر ممکن طریقہ
تباہ کر کے خاک و دود میں ملا دے ...."

"لیکن یہ تو فرمائیے آپ کے وکیل صاحب مقدمہ کی نسبت اب کیا رائے
رکھتے ہیں؟" ہمپرلے نے پوچھا۔

"میرے وکیل نے فی الحال کوئی فیصلہ کن رائے ظاہر نہیں کی" بیرونٹ نے
کہا "مگر میں اس کے انداز سے معلوم کرتا ہوں کہ وہ کچھ بہت زیادہ پُر امید نہیں
یہ تو غالباً تم کو بھی معلوم ہوگا کہ آخری فیصلہ دو یا تین دن کے عرصہ میں سنایا جا
ہے ...."

"جی بیشک مجھ کو علم ہے مگر کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کا وکیل
کیوں خاموش ہے کیوں .... ؟" مسٹر ہمپرلے کہتا کہتا رک گیا "کس لئے
میں یہ کہنا چاہتا ہوں ...."

"کس لئے وہ خاموش ہے!" بیرونٹ نے فقرہ پورا کر کے کہا "اسی وجہ
جو تمہاری خاموشی کا موجب تھی، ہمپرلے تم کو معلوم ہے کہ میری کل جائداد اس
وقت معرض خطر میں پڑی ہے اور اگر خدانخواستہ اس مقدمہ میں میری ہار ہوگئی
تو پھر میری زندگی کا خدا حافظ .... نہ بس پھر میں جیتا نہ بچوں گا۔"

اس کے بعد کچھ عرصہ خاموش رہی اس دوران میں مسٹر ہمپرلے بستر کے
پاس بیٹھا عالم اضطراب میں اپنی ٹوپی کو موڑنے توڑنے میں مشغول تھا وہ کچھ اَور
سوالات دریافت کرنا چاہتا تھا مگر ان کو منہ سے نکالتا ہچکچاتا تھا۔

"ہمپر لے جو کچھ تمہارے دل میں گزر رہا ہے میں اُس کو بخوبی سمجھ سکتا ہوں" برونٹ نے کہا "غالباً تم سوچتے ہو کہ مقدمہ ہار جانے کی صورت میں کیا میں بالکل ہی تباہ و برباد ہو جاؤں گا؟ آہ یہی وہ خیال ہے جو مجھ کو ہلکان کئے دیتا ہے کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا جس سے میں اس مضمون پر تبادلہ خیالات کر سکوں یا جو کوئی دوستانہ مشورہ مجھ کو دے سکے کئی بار جی میں آئی کہ تم کو بلا بھیجوں۔ لیکن اس خیال سے رک گیا کہ تم نے پہلے بھی مجھ سے وفائی کی ہے اور درحقیقت تمہاری ہی کوشش یا کم از کم غفلت سے نیرنگسن قید خانہ سے نکلا ہے اپنے موجودہ وکیل سے میں اس لئے مشورہ نہ کر سکتا تھا . . ."

"کیوں . . . کس لئے آپ اُس سے کوئی بات دریافت کرتے ہوئے متامل ہوتے ہیں؟" ہمپر لے نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اس صورت میں اُس کو حقیقت کا علم ہو جاتا ہے" برونٹ نے جواب دیا "تم کو میں نے ہمیشہ ایک دوست کی طرح سمجھا ہے اور اب جبکہ سابقہ غلط فہمیاں رفع ہو گئی ہیں پھر تمہیں ویسا ہی خیال کرنے لگا ہوں۔ پس بہت اچھا ہوا کہ تم اس وقت یہاں آ گئے . . ."

"اور میرے اپنے دل کو بھی آپ سے مل کر کچھ کم خوشی حاصل نہیں ہوئی" زمانہ ساز وکیل نے مودبانہ سر کو خم کر کے کہا "آپ کو بہتر معلوم ہے کہ میں نے ہر موقعہ پر آپ ہی کے سود و بہبود کو مدنظر رکھا ہے۔ اگر اس وقت نازک میں میرا کوئی مشورہ آپ کے لئے فائدہ مند ہو سکے تو میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا"

"اچھا سنو۔ برونٹ نے کہا "باتیں اس طرح کی رازدارانہ ہیں کہ میں عام حالات میں اُن کو کسی پر ظاہر نہ کرتا مگر تمہیں اپنا مشفق دوست جان کر سب حال کہتا ہوں مقدمے کا فیصلہ عنقریب ہوا چاہتا ہے اگر وہ فیصلہ میرے حق میں ہوا تو خیر تو کوئی بات نہیں سب کام خوش اسلوبی سے ہو جائیگا [illegible]

فتح یابی کی خوشی میں میری زندگی بھی دس سال اور بڑھ جائے گی اور میرے انتقال پر نہ
میرا خطاب بلکہ ساری دولت اور جائداد میرے بیٹے کے ورثہ میں آئے گی۔۔۔"

"چلیئے یہ تو اس تصویر کا روشن پہلو ہوا" ہمپرلے نے کہا "لیکن ہم کو چاہیئے کہ
دوسرا رخ بھی مدنظر رکھیں۔"

"ٹھیک یہی میرا خیال ہے" بیرونٹ نے کہا "فرض کرو کہ فیصلہ میرے برخلاف
ہو تو جائداد ساری کی ساری ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو نقد روپیہ میرے پاس ہے
وہ بمشکل وکیلوں کی فیس اور دوسری اخراجات کے لیئے کافی ہوگا اس کا مطلب یہ ہے
کہ اس روپیہ کو ان ضرورتوں پر صرف کرنے کے بعد میں ایک بے زر مفلس قلاش رہ جاؤں
اپنا تو خیر مجھے کوئی فکر نہیں کیونکہ جیسا تم دیکھ سکتے ہو میں قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں
سب سے زیادہ اندیشہ اپنے بیٹے کے لیئے ہے جسے اپنے بدنصیب باپ سے
فقط افلاس و احتیاج ورثہ میں ملیں گے وہ ناز و نعم میں پلا ہے اور میں نے آج تک
کبھی اپنی صحیح حالت اس کے روبرو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کی۔۔۔"

"ہاں اس میں شک نہیں۔۔۔ اس طرح کی حالت۔۔۔ تشویشناک ہے"
ہمپرلے نے رکتے ہوئے کہا۔

"بے حد تشویشناک" بیرونٹ نے رنج آلود لہجہ میں جواب دیا "مگر اب میں تم سے
دریافت کرتا ہوں کہ مجھ کو اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے جیسا تم آپ سمجھ سکتے ہو میں نے
یہ حالات محض تمہاری دلچسپی یا اضافہ معلومات کے لیئے بیان نہیں کیئے بلکہ اس لیئے کہ
تم انہیں سننے کے بعد کوئی اس قسم کا مشورہ مجھ کو دو جو فائدہ مند ہو۔"

"اور اطمینان فرمایئے میں اپنی قابلیت کے مطابق بہترین مشورہ عرض کر دوں گا" ہمپرلے
نے کہا "مگر پہلے یہ بتایئے اگر خدانخواستہ عدالت کا فیصلہ آپ کے برخلاف ہوا
ہو اور جائداد آپ کے قبضہ میں سے نکل گئی تو کل نقد روپیہ کس

آپ کے پاس باقی رہ جائے گا؟"

بیرونٹ نے احتیاط کی چھپی ہوئی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھا گویا اس طریقہ پر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کوئی اس گفتگو کو سننے والا تو نہیں ہے پھر اس نے ہمپرلے کی طرف جھک کر دبی ہوئی پراسرار آواز سے کہا "میں نے دس ہزار پونڈ چھپا کر رکھے ہیں ان کے علاوہ یہ کوٹھی چونکہ میری اپنی ملک ہے اس لئے اس پر بھی مقدمہ کے فیصلہ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔"

"اور کیا میں پوچھ سکتا ہوں یہ کوٹھی کس قیمت کی ہے؟" ہمپرلے نے دریافت کیا۔

"قریباً بارہ ایکڑ اراضی کے ساتھ جو اس کے گردو نواح میں واقع ہے اس کی مجموعی قیمت دس ہزار پونڈ کے قریب ہوگی اس کے علاوہ سامان فرنیچر۔ چاندی کے برتن اور کچھ دوسری چیزیں بھی موجود ہیں اس میں اُن گھوڑوں اور گاڑیوں کی قیمت بھی شامل کر لو جو میرے شہر والے مکان میں موجود ہیں اس سے میرے خیال میں پندرہ ہزار کی رقم اور ہو جائے گی۔"

"اچھا تو ٹھہریئے میں ذرا حساب کر کے دیکھ لوں" ہمپرلے نے ایک پرزہ کاغذ اور پنسل ہاتھ میں لے کر کہا "دس ہزار پونڈ نقد اور پندرہ ہزار اس کوٹھی اور ۔۔۔ ان کو فروخت کر کے حاصل ہو جائیں گے۔ ۔ ۔ کیا میرا اندازہ ٹھیک ہے؟"

"ہاں بالکل ٹھیک" بیرونٹ نے تسلیم کیا۔

"تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر فیصلہ خدانہ کرے آپ کے برخلاف صادر ہوا۔" ہمپرلے نے کہا "تو گویا ایک طرح سے پچیس ہزار پونڈ آپ کے پاس جمع ہوں گے تاہم دوسرے پہلو سے دیکھئے تو آپ کی حالت کسی دیوالیہ سے بہتر نہ ہوگی کیونکہ اسی قدر روپیہ آپ کے ذمہ واجب الادا بھی تو ہے۔ ۔ ۔ سرجان میں اس صاف گوئی کے لئے معافی کا طالب ہوں مگر لیکن یہ کیا کہ ۔۔۔ حیثیت میں

معاملہ کے ہر پہلو کو مد نظر رکھنا میرا فرض ہے کیونکہ جان بوجھ کر آنکھیں بند کرنا دانائی کا شیوہ نہیں۔"

"یہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہے" بیرونٹ نے تسلیم کیا پھر اس کے بعد یکایک آگے جھک کر وکیل کے منہ کے پاس منہ لے جا کر اس نے رازدارانہ طریق پر اس سے کہا "ٹمپرلے کیا اس طرح کے موقعہ پر تمہاری رائے میں یہ بہتر نہ ہوگا کہ میں کچھ عرصہ کے لیے سیر و سیاحت کرنے بر اعظم یورپ کو نکل جاؤں . . . ہا! ہا! ہا! کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے؟"

مگر اس ہنسی کے ساتھ اتنی سخت کھانسی بڈھے بیرونٹ کو چھڑنی شروع ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا عنقریب اس کی روح قفس عنصری سے نکل کر بر اعظم یورپ کی تو کیا کسی دوسری ہی دنیا کی سیر کو چلی جائے گی۔

ٹمپرلے نے جواب دینے سے پہلے تھوڑی دیر معاملہ کو سوچا اس کے بعد کہا "نہیں سر جان، یہ کام اس طرح نہ ہوگا آپ کے ارادہ سفر کا حال لوگوں کو معلوم ہو جائیگا خصوصاً اس لیے کہ آپ صاحب فراش ہیں، آپ کی حالت میں ڈاکٹروں کی طرف سے ہر قسم کی نقل و حرکت منع ہے اور مجھ کو تو یہاں تک بھی اندیشہ ہے کہ شاید سفر کرنے سے آپ کے دشمنوں کی جان کو خطرہ ہو۔"

"آہ اس بیماری نے تو مجھے کا ستیاناس" بڈھے نے غصہ میں بھر کر کہا "سچ ہے ٹمپرلے جو تم کہتے ہو بے شک صحیح ہے . . ."

"پھر اس کے علاوہ" ٹمپرلے نے تقریر جاری رکھ کر کہا "اس میں بڑی مشکل ایک اندیشہ ہے اگر آپ کے ارادہ سفر کا حال قرضخواہوں کو معلوم ہوا تو وہ جھٹ کوئی ایسی تدبیر عمل میں لائیں گے جس سے آپ اپنی جائداد کو فروخت ہی نہ کر سکیں اس لیے آپ ملک چھوڑ کر جانے کا ارادہ ترک کر دیں . . . ایک مشکل تدبیر قابل عمل نہیں ہے۔

"تو پھر تمہیں بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیئے" بیرونٹ نے کہا "انتہائی صورت یہ ہے کہ میں اس جائداد کو دکھاوے کے لیئے کسی کے ہاتھ سونپ دوں . . . رہن رکھ دوں . . . مگر اس کے لیئے کوئی ایسا معتبر آدمی درکار ہے . . ."

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا" ٹمپرلے نے کہا "آپ کوئی ایسا آدمی چاہتے ہیں جو دکھاوے کے لیئے کہہ دے کہ جائداد اس کے پاس گرو ہے لیکن بعد ازاں جب یہ آندھی سر سے ٹل چکے تو وہ چپکے سے آپ کی چیز آپ کے حوالہ کر دے . . "پھر تھوڑی دیر سوچ کر "بیشک تجویز تو بڑی معقول تھی بشرطیکہ . . ."

"بشرطیکہ آدمی لائق اعتماد ہو" سر جان نے کہا "اور اس کام کو کرنے کے لیئے آمادہ بھی ہو جائے اس صورت میں میں اس کا معاوضہ بھی معقول کر دے سکتا ہوں اسی صورت میں وہ دس ہزار پونڈ کی نقد رقم جو میرے پاس ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ آدمی اس کو بھی میرے نام سے فرانسیسی تمسکات کی خرید میں لگا دے . . ."

"صاحب یہ جو کچھ آپ نے فرمایا اس کا مطلب بخوبی میری سمجھ میں آ گیا" ٹمپرلے نے کہا "کام اس میں شک نہیں ٹیڑھا اور الجھا ہوا ہے اور ایک وکیل کی حیثیت میں میں کسی آدمی کو ایسا کرنے کا مشورہ بھی دینا نہیں چاہتا مگر آپ سے چونکہ پرانا دوستانہ ہے اس لیئے سوچتا ہوں . . . کیا مجھی کو اپنی خدمات پیش نہ کرنی چاہئیں - چونکہ خدا نے مجھ کو فراغت بخشی ہے اس لیئے آپ کو میری طرف سے کسی طرح کی بدگمانی بھی نہ ہو گی . . ."

"اوہ مسٹر ٹمپرلے" بیرونٹ نے اشارہ سمجھ کر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا - "اگر آپ اس چھوٹے سے کام کو اپنے ذمہ لے سکیں تو میں اس کو دائمی احسان سمجھوں گا کیونکہ جیسا آپ خیال کر سکتے ہیں . . ."

"نہیں ! نہیں ! میں یہ کام اس طرح نہ ہونے دوں گا !" دفعتاً ایک آواز دروازہ کی سمت سے آتی سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کرسٹم نے آگے بڑھ کر کمرہ کے

اندر قدم رکھ دیا۔

"کون۔ راڈرک!" بیرونٹ نے کسی قدر متعجب اور بڑی حد تک ناراض ہو کر کہتے ہوئے کہا "کیوں راڈرک کیا تم چھپ کر ہماری باتیں سن رہے تھے۔ ۔ ۔؟"

"نہیں قبلہ میں قصداً آپ کی باتیں سننے کے لیئے نہیں ٹھیرا تھا" راڈرک نے جواب دیا۔ "اطمینان فرمایئے کہ میں کسی حال میں اس طرح کی ناپاک حرکت کا مرتکب نہیں ہو سکتا امر واقعہ یہ ہے کہ میں نے صرف اس خیال سے کہ آپ آرام کر رہے ہوں گے۔ آہستہ سے دروازہ کھولا تھا اُس وقت بے اختیار چند الفاظ میرے کانوں میں پہنچے میں اُنہیں سُن کر ٹھٹھک گیا۔ ۔"

"مگر یہ بتاؤ راڈرک تم نے کیا کیا باتیں سُنی ہیں؟" بیرونٹ نے بے تابانہ پوچھا لیکن کیا مضائقہ" اُس نے جواب کا انتظار نہ کر کے فوراً تلخ لہجہ میں کہا "تم نے کم از کم اتنا ضرور معلوم کر لیا ہو گا کہ اگر مقدمہ کا فیصلہ میرے برخلاف صادر ہوا تو میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا"

"قبلہ یہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں بے شک صحیح ہے" راڈرک نے تسلیم کیا "تاہم آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دولت ایک آنی جانی چیز ہے اگر آدمی کا ایمان اور عزت سلامت رہے تو صدہا دولتیں اُس پہ قربان ہیں اس لیئے جس طرح بھی ممکن ہو آپ کو اپنے قرضخواہوں کا روپیہ کوڑی پیسے سے بے باق کر دینا چاہیئے۔ ۔"

"خواہ ہم کو اس کے بعد بھیک مانگ کر ہی گزارہ کرنا پڑے"۔ سر جان نے طنز آمیز لہجہ میں کہا "واہ اچھی تعلیم لے کر آئے ہو۔ ۔ ۔ جاؤ راڈرک دوسرے کمرہ میں چلے جاؤ۔ میں اور مسٹر شمپر لے ان معاملات کا بہتر فیصلہ کر سکیں گے تم ابھی نادان ہو ہمیں تمہارے مشورہ کی حاجت نہیں ہے۔ ۔ ۔"

"معاف کیجیے قبلہ آپ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔" راڈرک نے قطع کلام کر کے کہا "میری موجودگی اس موقعہ پر اشد ضروری ہے کسی بھی حالت میں میں آپ کو اس پُر فن آدمی کے پاس اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا۔"

"مسٹر ڈلہم" اب ٹمپرلے نے قہر آلود نظروں سے راڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "آپ نے دو تین مرتبہ میرے لیے گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن میں خاموش ہوں۔ ۔ ۔"

"گستاخانہ الفاظ۔ ۔ ۔ تمہارے لیے!" راڈرک نے پر جوش لہجہ میں کہا۔ "جاؤ اس سے پہلے کہ میں تمہاری اصل حقیقت ظاہر کرنے پر مجبور ہوں۔ تمہاری بہتری اور سلامتی اس میں ہے کہ یہاں سے اپنی عزت لے کر چپ چاپ چلے جاؤ۔"

"ایں یہ کیا! ۔ ۔ ۔ راڈرک کیا میری موجودگی میں تم میرے ایک عزیز دوست کے بارہ میں اس طرح کے الفاظ کہنے کی جرأت کر سکتے ہو؟" بیرونٹ نے اب غضبناک ہو کر کہا "دیکھو میں تم کو منع کرتا ہوں اس کے بعد کوئی لفظ میرے دوست کے برخلاف نہ کہنا!"

"دوست!" راڈرک نے غصہ اور حقارت کی نظروں سے وکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "قبلہ کیا سچ مچ آپ ایک ایسے مفسد اور ڈھونگی آدمی کو دوست خیال کرتے ہیں جو آپ کو اس بات کا مشورہ دے رہا ہے کہ اپنی آخری عمر میں آپ قرضخواہوں کو دھوکا دے کر اس دنیا میں بدنامی مول لیں اور اگلی میں اپنی عاقبت خراب کریں"

پھر دوبارہ ٹمپرلے کی طرف مڑ کر اس نے کہا "جاؤ جاؤ میں حکم دیتا ہوں اس جگہ تمہارا کچھ کام نہیں!"

"یہ حالت ناقابل برداشت ہے" اب سر جان ڈلہم نے بگڑ کر کہا "راڈرک تم اس گھر کے مالک نہیں ہو، اس لیے خاموش رہو، اگر [illegible] آپ [illegible] چکے [illegible]

کی باتوں کا کچھ خیال نہ کریں) وہ بزرگوں کی قدر کیا جانیں ۔ آپ اپنی طرف دیکھ کر اسی جگہ ٹھیریں ۔"

"جی ہیٹنگ میں صاحبزادے کے لفظوں کو محض آپ کی وجہ سے خاطر میں نہیں لاتا ورنہ . . . " اور ہمپرلے نے فقرہ کو ناتمام ہی چھوڑ کر پھر ایک مرتبہ غصہ بھری نظروں سے ، راڈرک کی طرف دیکھا ۔

" آہ کیا یہ گراپن میرے سامنے ! " راڈرک نے ہمپرلے سے کہا " اس خیال خام کو دل سے نکال دو کہ میرے ہوتے تم اپنی چالبازیوں میں کامیابی حاصل کر سکو گے جاؤ اسی وقت یہاں سے چلے جاؤ میں تمہارے ایسے موذی سے والد کو محفوظ رکھنا اپنا فرض منصبی خیال کرتا ہوں ۔ اگر مجھ سے ناراض بھی ہو جائیں گے ۔ تو میں اُن کا عتاب سہہ لوں گا لیکن تمہاری شورہ پشتی سے خاندان کی عزت پر حرف نہ آنے دوں گا ۔"

اس دوران میں ہمپرلے بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا ۔ راڈرک کے سخت سست الفاظ سن کر اس کے چہرہ پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا لیکن دفعتاً کچھ سوچ کر اُس نے اپنے اضطراب کو دبا یا اس کے چہرہ پہ آثار استقلال پیدا ہو گئے اب اُس کی حالت اُس آدمی کی طرح ہو گئی جو بڑے عزم و ثبات سے اس لحظہ کا منتظر ہو جب وہ اپنے ایک وار سے دشمن کو باسانی نیچا دکھا سکے گا ۔

" مسٹر راڈرک ڈنہم " اُس نے کہا " آپ کے والد بزرگوار کا پاس خاطر ہے جو مجھے کچھ کرنے نہیں دیتا ورنہ اس بدزبانی کا مزا ایسا چکھاتا کہ آپ ہمیشہ یاد کرتے ۔ میں پوچھتا ہوں کس منہ سے آپ خاندان کی عزت اور اُس کی حفاظت کا ذکر کرتے ہیں جب آپ کے اپنے یہ کرتوت ہیں کہ خاندان ڈنہم کا نام بیرنگٹن والوں کے ساتھ آمیز کر دیا ۔"

راڈرک بڑے زور سے چونکا اور اُس کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی ساتھ ہی اُس کے باپ نے کہا "کیا! کیا! ہمپرے یہ میں کیا سنتا ہوں ان دو ناموں کے ملائے جانے کا یہ کیا قصہ ہے؟ ہمپرے اب تم حد سے باہر نکلنے لگے ہو۔۔۔"

"سرکار میں آپ کی دل آزاری نہ چاہتا تھا" وکیل نے مسمسی صورت بنا کر جواب دیا "مگر حقیقت حال مجبوراً اظہار چاہتی ہے آپ مسٹر راڈرک سے پوچھئے کیا اُس نے ونفریڈ سے شادی کی ہے یا نہیں؟"

بیرونٹ نے گھورتی ہوئی نظروں سے بیٹے کی طرف دیکھا اور گو ان کے درمیان اس مضمون پر کسی طرح کی گفتگو نہ ہوئی تاہم بیٹے کے چہرہ کے آثار نے آن واحد میں ہمپرے کے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں کی پوری تصدیق کر دی اُس وقت فریاد و خروش کی تیز چیخ مرد ضعیف کے منہ سے نکلی اور وہ نڈھال ہو کر پیٹھ کے بل گاؤ تکیہ پر گر پڑا۔

"محترم باپ" راڈرک نے پاس جا کر التجائی لہجہ میں کہا "میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں میری خطا بخش دیجئے بات دراصل یہ ہے۔۔۔"

"بس! بس! میں کوئی بات سننا نہیں چاہتا" بیرونٹ نے حالت جوش میں دوبارہ سیدھا بیٹھ کر چیختے ہوئے کہا "او اجل رسیدہ سرکش یہ تو نے کیا ستم کیا۔ جا میری نظروں سے دور ہو جا ورنہ میں تجھ کو سخت بددعا دوں گا۔۔۔"

"قبلہ خدا کے لئے ایسا نہ کیجئے" راڈرک نے بستر کے پاس دو زانو ہو کر کہا "باپ کا اپنے بیٹے کو بددعا دینا۔۔۔ میرے خدا یہ وہ ہولناک مصیبت ہے۔۔۔"

"اس کے باوجود میں ایسا کرنے پر مجبور ہوں۔۔۔"

"نہیں پیارے باپ میں ہاتھ جوڑ کر منت عرض کرتا ہوں ایسا نہ کیجئے
یہ سچ ہے کہ میں نے وینفرڈ سے شادی کی ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے
اُس سے بے حد محبت ہے۔ افسوس آپ کو معلوم نہیں وہ کتنی پاکیزہ خو نیک کردار
ہے آہ اگر آپ بھی اُس کی سیرت کو جانتے تو ضرور اُس سے پیار کرتے۔ اجازت
دیجئے کہ میں اس کو یہاں آپ کے پاس لاؤں تاکہ وہ بھی میرے پہلو میں دوزانو ہو کر
آپ سے دعائے خیر کی طلبگار ہو . . . "

"کیا میں ہربگنس نام کے کسی شخص کو اپنے گھر میں قدم رکھنے دوں! نہیں
نہیں یہ محال و غیر ممکن ہے . . . بیرونٹ نے چیختے ہوئے کہا" راڈرک میں نے آج
سے تجھ کو علیحدہ کردیا نہ تو میرا بیٹا نہ میں تیرا باپ۔ جا جدھر تیرا جی چاہتا ہے
چلا جا۔"

"قبلہ ایسا غضب نہ کیجئے" بدنصیب نوجوان نے کراہتے ہوئے کہا
"خدا کے لئے متعصبانہ خیالات دبا کر ایک لحظہ کے لئے سوچئے کہ جو کچھ ہوا
اُس میں کہاں تک ہماری اپنی بہتری ہے اگر آپ کو اپنے مقدمہ میں ہار نصیب
ہوئی . . . اور اب اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ہماری کامیابی ناممکن
ہے تو اس صورت میں جہاں ایک طرف جائداد کے ہاتھ سے نکلنے کا رنج ہمارے
دلوں کو ہوگا وہاں مقابلہ میں ہم یہ بھی جانیں گے کہ وہ دوبارہ ہمارے قبضہ میں
آجائے گی کیونکہ اس میں تو کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ مسٹر ہربگنس
آخر کار اسی طرح اپنی پوتی کو معاف کردیں گے جس طرح آپ مجھ کو . . . "

"نہیں میں کسی حال میں تم کو معاف نہ کروں گا" بیرونٹ نے جوش سے بھرے
لہجہ میں کہا "جاؤ میں حکم دیتا ہوں اسی وقت مکان سے باہر چلے جاؤ آئندہ میرا
تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جاؤ دیر نہ کرو" یہ کہتے ہوئے بڈھے آدمی نے اپنی

استخوانی انگلی تھما کر اندر سے دروازہ کی طرف اٹھائی۔

"قبلہ ایسا ظلم نہ کیجئے" راڈرک نے اپنی جگہ سے اٹھ کر سیدھا کھڑے ہو کر کہا
اس کے ساتھ ہی اس کی نگاہ ٹھیرلے کے منحوس چہرہ کی طرف گئی جو بستر کی پائنتی کے
قریب کھڑا ہو کر چھپی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا "آہ جب تک ایسے
ایسے مفسد اور فتنہ پرداز مشیر آپ کو حاصل ہیں" راڈرک نے اس کی طرف اشارہ
کر کے کہا "آپ جو بھی ناانصافی کریں کم ہے۔"

"بس تیرہ نصیب لڑکے میرے غصہ کو اور زیادہ نہ بھڑکا" بیرونٹ نے جواب
دیا "تو نے اپنی مرضی سے تعلق فرزندی کو قطع کر لیا اب اس کا خمیازہ بھگت تو نادان بچہ
نہیں تھا۔ اس کے برعکس جب یہ فعل تو نے کیا تو اس کے انجام سے پوری طرح واقف
تھا پس اب تجھے اس کا نتیجہ بھگتنے کو بھی تیار رہنا چاہیئے اسی لمحہ کے اندر جو گزر
رہا ہے میرے مکان سے نکل جا . . ."

راڈرک ڈلہم کے سینہ میں زور جد و جہد جاری تھی ایک بار اس کے جی میں آئی کہ
دوبارہ باپ کے قدموں میں گر کر معافی کا طلبگار ہو لیکن جب اس کی نگاہ ٹھیرلے کی
طرف گئی تو بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "جب تک یہ ستیزہ کار، نگوں بخت موجود
ہے میری منت سماجت کارگر نہ ہو گی۔"

"جاؤ کھڑے ہوئے کیا دیکھ رہے ہو!" بیرونٹ نے پھر ایک بار جھونجھل میں
آ کر کہا "اگر تم فوراً رخصت نہ ہو گئے تو میں بددعا دوں گا . . ."

"نہیں خدا کے لیئے ایسا نہ کیجئے میں جاتا ہوں" راڈرک نے کہا اور تیز چلتا
کمرہ سے رخصت ہو گیا۔

اس کے جاتے ہی بیرونٹ سخت کمزوری کی حالت میں دوبارہ بستر پر گر پڑا
شدت جوش سے اس کا دم اس طرح پھولا ہوا تھا کہ تنفس میں دشواری تھی ٹھیرلے

نے ایک مرد زنانہ ساز کی طرح جو وہ تھا پانی کا ایک گلاس پیش کیا مگر سر جان نے اشارہ سے اس کو پرے ہٹا دیا اور بڑبڑاتے ہوئے کہا "مجھے الماری سے نکال کر تھوڑی سی شراب دو" ٹمپرلے نے اس کی تعمیل کی اور چند لمحوں کے عرصہ میں سر جان پھر اپنی اصلی حالت پر آنے لگا۔

"ٹمپرلے" آخر کار اس نے رکتے ہوئے کہا "کتنی مدت سے تمہیں اس بات کا علم تھا کہ راڈرک کی شادی خفیہ طور پر اس لڑکی سے ہو چکی ہے؟"

"مسٹر کلر مجھے اس واقعہ کا علم آج ہی سہ پہر ہوا ہے" ٹمپرلے نے جواب دیا۔ "اور وہ بھی محض اتفاقاً لیکن میرے خیال میں بہتر ہوگا" اس نے ڈھونگ کرکے کہا "اس معاملہ کا ذکر زیادہ تفصیل کے ساتھ نہ کریں۔۔۔"

"پھر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کس لئے تم نے اس واقعہ کی اطلاع اس جگہ آتے ہی مجھ کو نہ دی؟" بیرونٹ نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سر جان امر واقعہ یہ ہے" وکیل نے عذر خواہی کرتے ہوئے کہا "میں در حقیقت یہی اطلاع آپ کے گوش گزار کرنے کو حاضر ہوا تھا لیکن اول تو آپ نے کچھ اس طرح کی سرد مہری کی اور اس کے بعد گفتگو اس طریقہ پر اور اور معاملات کی طرف پھر گئی کہ مجھے اس واقعہ کا ذکر کرنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا۔"

"ہاں سچ ہے" بیرونٹ نے کہا "خیر مجھ کو آخر کار اس ہیبت ناک راز کا علم ہو گیا مگر۔۔۔ یہ تو ضرور تم نے سنا ہوگا کہ راڈرک کی اس لڑکی کے ساتھ شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے؟" اس نے تھوڑے تامل کے بعد پوچھا۔

"اس کا حال افسوس مجھ کو معلوم نہیں" ٹمپرلے نے جواب دیا "سچ پوچھئے تو اس واقعہ کی خبر بھی محض اتفاقاً مجھ کو ہو گئی یعنی جس طرح صاحبزادہ نے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر ہماری باتیں سنی تھیں"

"میں تمہارے کہنے کا مطلب سمجھ گیا" سر جان نے قطع کلام کر کے کہا "درحقیقت تم نے چھپ کر بعض ایسی باتیں سنی تھیں . . ."

"جی ہاں مگر بلا کسی ارادہ یا نیت کے" ٹمپرلے نے کہا "بہر حال اُس گفتگو کی بنا پر جو میرے سننے میں آئی اتنا معلوم ہو گیا کہ مسٹر ڈلہم کی شادی ونیفرڈ سے ہو چکی ہے"

"چلو اچھا ہوا میں نے اس سفلہ ناخلف کو علیحدہ کر دیا" بیرونٹ نے اپنے فیصلہ پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا "ٹمپرلے مجھے اپنے کئے ہوئے پر ذرا بھی افسوس نہیں بلکہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو میرے جی کو بے حد رنج ہوتا میرے خدا کیا یہ دن بھی میری تقدیر میں دیکھنا لکھا تھا کہ میرا بیٹا . . . میری زندہ تصویر۔ میرے دشمن جان کے خاندان میں کسی عورت سے شادی کرے اور اس طرح اپنے بوڑھے باپ کے آخری ایام کو تلخ کرنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ مگر وہ میرا بیٹا نہیں ہے میں سمجھوں گا میرے کوئی اولاد نہ تھی اب وہ لاکھ گڑگڑائے اور عاجزی سے معافی کا طلب گار ہو وہ جتنا جی چاہے عاجزانہ خط لکھے میں ایک نہ سُنوں گا میرے مرنے کے بعد میرا خطاب ہر حال میں اس کو ملے گا اس کو میں کسی طرح روک نہیں سکتا مگر وہ خالی خطاب ہو گا کیونکہ میں اپنے مال و جائداد سے کوئی چیز اس کے قبضہ میں نہ جانے دوں گا . . . مگر ٹمپرلے سنو تو میں ابھی ایک وصیت لکھانا چاہتا ہوں تم اس کو میرے لئے تحریر کرو اگر مقدمہ کا فیصلہ میرے حق میں ہوا تو جتنی دولت میرے قبضہ میں آئے گی میں اُس وصیت میں لکھ دوں گا کہ اُس میں سے ایک کوڑی رالڈ کو نہ دی جائے ہار کی صورت میں جو کچھ میرے پاس ہے وہ کبھی میں اس کے قبضہ میں نہ جانے دوں گا ٹمپرلے تم قلم دوات لے کر جس طرح کہتا ہوں لکھنا شروع کر دو"

"لیکن سر جان" ٹمپرلے نے رکتے ہوئے کہا "پہلے اس کا تو فیصلہ کیجیے کہ آپ اپنی جائداد کس کے نام چھوڑنا چاہتے ہیں اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو شاید ایک بار آپ نے کہا تھا کہ صاحبزادے کے سوا اور کوئی رشتہ دار اس دنیا میں آپ کا نہیں ہے۔"

"اور بیشک نہیں ہے" بیرونٹ نے جواب دیا "مگر اس سے کیا؟ میں جو کچھ میرے پاس ہے کسی خیرات خانہ کے لیے یا کسی ہسپتال یا پبلک انسٹی ٹیوشن کے نام وقف کر دوں گا بہر حال دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے میں ایک حبہ اس بیٹے کے پاس نہ جانے دوں گا جس کو میں نے ہمیشہ کے لیے اپنے سے جدا کر دیا ہے۔"

"اس صورت میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں" ٹمپرلے نے پھر ایک بار رکتے ہوئے کہنا شروع کیا "کہ اگر آپ درحقیقت اپنا روپیہ صاحبزادے کے نام چھوڑنا نہیں چاہتے تو . . . یہ ایک مشورہ ہے جس پر آپ غور کر سکتے ہیں کیونکہ آپ اپنی جائداد میری امانت میں چھوڑ دیں تاکہ میں اس کے ٹرسٹی کی حیثیت میں اس کی تقسیم وغیرہ کا فیصلہ کر سکوں۔"

"بلا سے کوئی ہو" بڈھے نے غصہ میں بھر کر کہا "مجھے اس کی پروا نہیں میں تو فقط اتنا چاہتا ہوں کہ راڈرک کو میری جائداد میں سے ایک پائی تک نہ ملے بس اب دیر نہ کرو اور جس طرح میں کہتا ہوں وصیت کا مضمون لکھنا شروع کر دو۔"

ٹمپرلے آمادہ ہو گیا اور اس نے ایک تحریر اس مضمون کی لکھنی شروع کی کہ سر جان ڈلہم کی جائداد کا $\frac{1}{4}$ حصہ ان خیراتی انسٹی ٹیوشنوں میں صرف کیا جائے جن کے نام درج متن کیے اور باقی مانده کا حساب اس کے معتمد اور وفادار دوست ٹامس ٹمپرلے ٹرگیل سکنہ لنکنز ان فیلڈس کے ذمہ ہو۔ مگر اس موقعہ پر ٹمپرلے اپنے جی میں

سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ اگر کبھی اس وصیت کا مضمون پبلک میں ظاہر ہوا تو لوگوں کے
دلوں میں یہ شک لازمی طور پر جاگزین ہوگا کہ مسٹر ہیرنگٹن کے مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے
میری سر جان ڈلہم سے خفیہ سازباز تھی اس سے کچھ تامل اُس کے دل میں پیدا ہوا
لیکن اس کے مقابلہ میں لالچ اتنا زبردست تھا کہ وہ اس رکاوٹ کو نظر انداز کرنے پر آمادہ
ہو گیا چنانچہ اپنے دل کو اس طرح سمجھا کر کہ میں کسی نہ کسی طریقہ پر اس شک کو زائل کر دوں
گا وہ مضمون لکھنے میں مشغول رہا۔

آخر کار جب دستاویز مکمل ہو گئی تو دو نوکروں کو شہادت کے لیے طلب کیا گیا
اور سر جان ڈلہم نے اُن کی موجودگی میں اس وصیت نامہ پر بڑے استقلال کے ساتھ
دستخط کیے جس کی رو سے اُس نے اپنے بیٹے والڈرک کو محروم الارث کیا تھا ابھی اتنا
ہی والڈرک اپنا سامان باندھ کر اُسے ایک نوکر کے سر پر رکھوا کے اُس گھر سے
رخصت ہو چکا تھا ہمارے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے کہ اُس جگہ سے
چل کر وہ سیدھا اُس مکان کی طرف گیا جس میں ونیفرڈ کی سکونت تھی

اس باب کو ختم کرنے سے پیشتر ہم ناظرین کی یاد تازہ کرنے کے لیے پھر ایک
مرتبہ جتلا دینا چاہتے ہیں کہ جس وقت مسٹر ہیرنگٹن اپنی پوتی ونیفرڈ کو سدافنی کر کے
اُس کے حق میں نئی وصیت لکھانے میں مشغول تھا اُس کا حریف سر جان ڈلہم اس قسم کی
وصیت لکھوا رہا تھا جس کی رو سے اُس کے بیٹے کا اُس کی جائداد سے کوئی واسطہ
نہ رہ سکتا تھا اس موقعہ پر اتنی بات ہم اور اضافہ کریں گے کہ جو وصیت مسٹر ہیرنگٹن
نے ونیفرڈ کے حق میں لکھی ابھی تک اُس پر اُس کے دستخط نہ ہو سکے تھے اس لیے
وہ ردی کاغذ سے زیادہ کوئی وقعت نہ رکھتی تھی لیکن جو وصیت سر جان ڈلہم
نے اپنے بیٹے کے برخلاف لکھوائی اُس پر نہ صرف اس کے اپنے دستخط ثبت ہو گئے
بلکہ تصدیق بھی کرا دی گئی جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہوا کہ بہر حالت

میں مسٹر بیرنگٹن جو بھلائی کرنا چاہتا تھا وہ تو ناتمام ہی رہی مگر دوسری حالت میں سر
جان ڈلہم جو برائی کرنا چاہتا تھا وہ پوری ہو گئی۔ اسی طرح دنیا میں اکثر دیکھا گیا
ہے کہ نیکی کی راہ صعب اور بدی کی بے حد سہل ثابت ہوتی ہے نہیں معلوم قدرت
کا کونسا بھید اس میں مضمر ہے۔

باب ۱۰۲

فیصلہ اور اس کے بعد

واقعات مذکورہ کے بعد تیسرے دن اُس یادگار مقدمہ کی ساعت جو بیرنگٹن اور
ڈلہم کے درمیان مدت مدید سے چلا آتا تھا آخر کار خاتمہ کو پہنچ گئی اب اس میں
نہ کسی مزید تاخیر کا اندیشہ تھا نہ کسی تازہ بحث کی گنجائش نہ کوئی نیا حلفیہ بیان ہی
شامل کیا جانا باقی تھا صرف عدالت کے فیصلہ صادر کرنے کی دیر تھی قبل ازیں جیسا کہ
ناظرین کو معلوم ہے اس مقدمہ کی پیشیاں وعدہ معشوق کی طرح کافی لمبی
ہو چکی تھیں لیکن اب آخر کار اس کا فیصلہ یقینی طور پر ہونے والا تھا مقدمہ کو چلتے
تیس سال کا عرصہ ہو گیا بے حساب روپیہ اُس پر صرف ہوا ایک سے زیادہ وکیلوں
نے دھوکے فریب اور جعل سے اس میں کام لیا بہتوں نے مطلب براریاں کیں
کئی ایک نے ہاتھ رنگے لیکن اب ان ساری باتوں کا خاتمہ عنقریب ہونے والا تھا۔
مگر اُس وقت جب مقدمہ کے فیصلہ کا لمحہ قریب آیا تو متخاصمین کہاں تھے
وہ دو آدمی جن کی طرف سے یہ محاربہ عظیم جاری تھا وہ کس حالت میں پڑے تھے؟
سر جان ڈلہم ضعف و نقاہت سے اپنی کوٹھی واقع سینٹ جانز ووڈ میں بستر علالت
پر دراز تھا اور مسٹر بیرنگٹن خطرناک حالت میں مسٹر سلیفر کے مکان واقع اولڈ رس گیٹ

سٹریٹ میں قریب المرگ پڑا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فیصلہ صادر ہونے کے موقعہ پہ
اُن دو شخصوں میں سے جن کو اس مقدمہ سے سب سے زیادہ دلچسپی ہو سکتی تھی
کوئی ایک بھی حاضر عدالت نہ تھا البتہ راڈرک ڈلہم موجود تھا اور خلقت کے اس
ہجوم میں جو تماشائی تھا اُس نے مسٹر ٹمپرلے کا منحوس چہرہ بھی دیکھا۔

جب فیصلہ سنایا جا چکا تو سب سے پہلے ٹمپرلے تیز چلتا دروازہ کی طرف
گیا اور ایک کرایہ کی گاڑی میں سوار ہو گاڑی بان سے کہنے لگا "سینٹ جانز
وڈ میں سر جان ڈلہم کی کوٹھی کی طرف لے چلو" اس کے فوراً بعد راڈرک ڈلہم بھی
ہجوم سے گزرتا نظر آیا اُس نے بھی ایک گاڑی کرایہ کی اور مسز سلیٹر کے مکان
واقع آلڈرس گیٹ کی طرف چلا۔

مگر آیئے ہم سب سے پہلے مسٹر ٹمپرلے کے پیچھے چلیں عدالت کا فیصلہ سُنتے
ہی وہ گاڑی پر سوار ہو کے سر جان ڈلہم کی کوٹھی پہ پہنچا اور جلدی سے اٹھ کر سیڑھیوں
پہ تیز چلتا اُس کمرہ کی طرف گیا جس میں بیرونٹ رہا کرتا تھا سر جان نے پیروں کی تیز چاپ
سُنی تو فوراً معلوم کر لیا کہ ٹمپرلے آیا ہے اس کے ساتھ ہی اُس کا جی خوشی سے
بڑور دہک کرنے لگا اور اُس نے دل ہی دل میں کہا "وہ اتنی جلدی ہرگز نہ کرتا
اگر کوئی نیک خبر اُس کو پہنچانی نہ ہوتی۔"

اتنے میں دروازہ کھلا اور وکیل داخل ہوا۔

"کیوں ٹمپرلے کیا خبر لئے ہو؟" سر جان نے فکر مند لہجہ میں پوچھا۔

"افسوس جناب قدرت کو ایسا ہی منظور تھا۔ ۔" ٹمپرلے نے کہنا شروع کیا۔

"آہ۔ ستیاناس! بیرونٹ نے چیختی ہوئی آواز سے کہا اور اُس کے بعد قسمت
کی بیرحمی اور حالات کی نا مساعدت کو بے شمار کوسنے دیتے ہوئے کہنے لگا "افسوس!
افسوس! سب گئے گزرے پانچ ہزار کچھ تھا وہ برباد ہو گیا وہ اُس کی باتیں

بھی . . . "

"سر جان خدا کے لیئے جی کو سنبھالیئے" ٹمپرلے نے نرم لہجہ میں سمجھانا شروع کیا
"مگر میں تم سے دریافت کرتا ہوں" بیرونٹ نے غصہ کی جھانجھ اس پر نکالتے
ہوئے کہا "کیوں تم اس طرح دوڑے دوڑے آئے تھے؟ اگر کوئی ایسی ہی منحوس
خبر لائی تھی تو میرے سینہ میں امید پیدا کرنا کیا ضرور تھا؟ تمہاری غیر معمولی تیزی رفتار
سے میں نے بے اختیار سمجھا . . . "

"لیکن سرکار میں اس لیئے جلد از جلد آیا ہوں کہ آپ نے کل رات مجھ سے
اس بات کا وعدہ لیا تھا کہ فیصلہ صادر ہوتے ہی اس کی اطلاع بلا تاخیر آپ کو
دے جاؤں" ٹمپرلے نے عذر خواہی کر کے کہا "اب جیسا آپ دیکھ سکتے ہیں میں نے
فقط اس وعدہ کے سلسلہ میں یہ اطلاع آپ کو لا کر دی ہے ورنہ . . . "

ٹمپرلے کو اپنا فقرہ پورا کرنے کا موقعہ نہ مل سکا کیونکہ سر جان ڈلہم نے پھر ایک بار
گالیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی اب اس کی حالت کسی مرد مجذوب کی طرح تھی کبھی وہ
اپنے حریف بیرنگٹن کو کوستا کبھی اپنی تباہی پر سر دھنتا کبھی بستر پر کروٹیں بدلتا، کبھی
اٹھتا کبھی بیٹھتا اور لیٹتا۔ غرض اس کی حالت ٹھیک کسی دیوانے سے مشابہ
تھی حتی کہ اس کے منہ سے کف بھی جاری تھے۔

"سر جان خدا کے لیئے ایسی بیقراری نہ کیجیئے" ٹمپرلے نے پھر ایک بار سمجھایا۔
"اس سے فائدہ کچھ نہیں مگر آپ کی موجودہ حالت صحت میں نقصانات بہت ہیں اگر
آپ غور کر کے سوچیں تو آپ کے حریف کو بھی کیا ملا؟ وہ بر لب مرگ ہے . . . "

"کیپرو یاد آ گیا" بیرونٹ نے دفعتاً اپنی بیقراری پر قابو پا کر سوچتے ہوئے کہا
"غالباً تم نے کہا تھا کہ اس کی حالت بے حد خراب ہے بتاؤ اب وہ کس حال میں ہے؟
کیا اس کی کیفیت پہلے سے کچھ بہتر ہو گی؟ دیکھو کوئی بات میرا دل رکھنے کے لیئے غلط نہ کہنا

۲۳۹۷

"جی نہیں میں حقیقت حال عرض کروں گا" ٹمپرلے نے جواب دیا "مکمل رات میں نے اُن اطراف میں کہیں کہیں سے دریافت حال کی کوشش کی تھی اس سے معلوم ہوا کہ بنگٹن بے ہوش پڑا ہے اور اُسے مقدمہ کی رفتار کا تو کیا گرد و نواح کے حالات کا بھی کچھ علم نہیں۔"

"آہ اگر اتنا بھی ہو جائے کہ وہ اسی طرح بے ہوشی کی حالت میں جان دیدے اور اُس کو مقدمہ کی فتح کا حال معلوم نہ ہو تو میرے لیے بہت ہے۔" یہ کہتے ہوئے بیرونٹ کے چہرہ پر شیطانی جھلک پیدا ہو گئی۔

"خیر اس کا تو میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ وہ اب ہوش میں نہ آئے گا۔" ٹمپرلے نے کہا "اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں ہے تو اُس کی موجودہ بے ہوشی دائمی نیند کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔"

"ٹمپرلے کیا سچ کہتے ہو؟ کیا درحقیقت ایسا ہے؟" بیرونٹ نے پوچھا۔ "دیکھو جھوٹ نہ بولنا نہ کوئی بات مجھ سے چھپانے کی کوشش کرنا۔"

"جی نہیں۔ میں حلفیہ سچ سچ عرض کرتا ہوں۔"

"تب تو خدا کا شکر ہے" سرجان کے منہ سے نکلا "اگر میرے حریف کو یہ جاننے کا موقعہ نہ ملے کہ وہ مجھ پر بازی لے گیا اور اس جائداد کا مالک بنا جو سالہا سال سے متنازعہ چلی آتی تھی تو پھر میری خوش نصیبی میں کلام نہیں پھر میں اسے اپنے حق میں کامیابی ہی سمجھوں گا . . . مگر یہ کیا! مجھ کو یکایک کیا ہونے لگا؟ کیوں میری نظر دھندلی ہوتی جا رہی ہے؟ آہ میرے سر میں چکر آتے ہیں۔ کوئی چیز مجھ کو نیچے ہی نیچے کھینچے لیے جاتی ہے۔ اف! آہ!" اور اتنا کہہ کر بیرونٹ بے ہوشی کی سی حالت میں گاؤ تکیہ پر گر پڑا۔

ٹمپرلے نے زور سے گھنٹی بجائی جس کے بعد سرجان کو سہارا دے کر بٹھانے

کی کوشش کی مگر اتنے ہی میں بدنصیب بیرونٹ کو رک رک کر سانس آنے لگا تھا آنکھیں تارا سی چمکتی تھیں اور ہوئے بند ہوئے جاتے تھے۔

"افسوس یہ تو ہو گیا" وکیل نے اس کی ردی حالت دیکھ کر گھبرا کے کہا پھر اُس نوکر کو دیکھ کر جسے اُس نے گھنٹی بجا کر بلایا تھا اس سے کہا "جاؤ جس قدر جلد ممکن ہو کسی ڈاکٹر کو بلاؤ۔ . . لیکن نہیں اس سے کیا فائدہ؟ ڈاکٹر اب کیا کر سکتا ہے۔ وہ تو چند منٹ پکڑتا بھی نظر نہیں آتا" یہ کہہ کر اُس نے بدنصیب امیر کے سوکھے کھڑنگ جسم کو رفتہ رفتہ پھر اُسی بستر پر لٹا دیا۔

بدنصیب بڈھے کا سانس گلے میں اٹکنے لگا تھا اُس نے ایک ہی ہچکی لی اور دم توڑ دیا۔

تھوڑی دیر ٹمپرلے اور نوکر پاس ہی پاس چپ چاپ کھڑے اس غیر متوقع سانحہ کو دیکھا کئے اس کے بعد ٹمپرلے نے کہا "میرے خیال میں یہ اس جوش کا نتیجہ ہے جو اطلاع پا کر ان کو ہوا"۔

"تو کیا مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا؟" نوکر نے جلدی سے پوچھا

"ہاں اور وہ فیصلہ سر جان کے برخلاف تھا" ٹمپرلے نے جواب دیا "اگر اس پہلو سے دیکھیں تو اب اُن کا مر جانا ہی بہتر تھا کیونکہ اگر وہ اور زندہ رہتے تو اور زیادہ تکلیفیں دیکھنی پڑتیں"۔

"پھر کیا اب آپ کے خیال میں سر راڈرک . . . کیونکہ صاحبزادہ کا یہی خطاب ہو گا۔ جائداد کے مالک بنیں گے؟" نوکر نے دریافت کیا۔

"سر راڈرک مالک بنے گا!" ٹمپرلے نے حقارت سے کہا "واہ۔ اس کا اس عمارت یا اُس کے سامان سے کیا واسطہ؟ آئندہ میں اس گھر کا مالک ہوں اور جو کچھ اس میں ہے [illegible]"

نوکر تھوڑی دیر چپ چاپ حیرت آمیز نظروں سے تمپرلے کی طرف تکتا رہا۔ اس کے بعد مودبانہ سر جھکا کر بولا "صاحب میں آپ سے معافی کا طلب گار ہوں لیکن مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ معاملہ اس نوبت کو پہنچ چکا ہے۔"

"چلو اس بحث کو جانے دو" وکیل نے کہا "فی الحال ہم کو چاہیے سر جان کے انتقال کی خبر ان لوگوں کو بھیج دیں جن سے ان کا تعلق تھا۔"

"اور سب سے پہلے صاحبزادے کو" نوکر نے دبی آواز سے کہا مگر اس کی آواز وکیل کو سنائی نہ دی۔

ادھر راڈرک کا حال سنیئے۔ کمرہ عدالت سے چل کر وہ سیدھا آلڈرس گیٹ سٹریٹ میں مسٹر سلیٹر کے مکان پہ پہنچا گاڑی سے بہ عجلت اتر کر اس نے صدر دروازہ پر دستک دی جسے مسٹر سلیٹر نے اپنے ہاتھ سے کھولا کیونکہ اس نے کھڑکی کی راہ سے گاڑی کو دروازہ پر کھڑا دیکھ لیا تھا۔

"کہیئے مسٹر ڈلہم آپ کیا خبر لے کر آئے ہیں؟" اس نے بے تابانہ پوچھا "لیکن نہیں میرے خیال میں یہ سوال پوچھنے کی حاجت نہیں ہے . . ."

"اس لئے کہ مقدمہ کا فیصلہ حق و انصاف کی حمایت میں ہو گیا" راڈرک نے جس کے چہرہ پہ آثار اطمینان تھے جواب دیا "لیکن یہ بتاؤ ان کا کیا حال ہے؟" اس نے مسٹر برنگٹن کے بارہ میں پوچھا اور جواب کے انتظار میں اس کے چہرہ پہ فکر و تشویش کے آثار پیدا ہو گئے۔

"ان کی حالت اب بہتر ہے" مسٹر سلیٹر نے جواب دیا "وہ رفتہ رفتہ اچھے ہوتے جا رہے ہیں۔" راڈرک کے منہ سے خوشی کی آواز نکلی اور وہ تیز چلتا اس زینہ پر چڑھنے لگا جس کے سرے پہ کمرہ کے اندر اس کی رحمت و ناداری کی دنی فرڈ اپنے عمر رسیدہ

دادا کے پاس جو اس وقت پڑا سوتا تھا بیٹھی ہوئی تھی۔

" لو صاحب مقدمہ فتح ہو گیا" ڈلہم نے اندر آکر کہا

یہ سنتے ہی ونیفرڈ اپنی جگہ سے اُٹھی اور شوہر سے ہم آغوش ہوئی۔

" جان سے پیارے راڈرک" اُس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "تم کتنے فیاض و فرخ سرشت ہو کہ اُس فیصلہ پہ اظہار مسرت کرتے ہو جس نے تمہارے اپنے باپ کو تباہ کر دیا۔"

" میری پیاری ونیفرڈ" راڈرک نے جواب دیا "اس میں شک نہیں باپ نے مجھ کو ہمیشہ کے لیئے علیحدہ کر دیا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہوتا تو بھی میرے دل کو یہ جان کر خوشی ہوتی کہ حق و باطل کی اس لڑائی میں فتح آخر کار حق کو نصیب ہوئی ہے۔"

" آہستہ پیارے آہستہ تم دیکھتے ہو ابھی ان کی آنکھ لگی ہے" ونیفرڈ نے کہا

" لیکن ونی فرڈ" راڈرک نے کہا "تمہارے خیال میں اب اُن کے آثار تو سب اچھے ہیں؟ کیا امید کرتی ہو کہ وہ عنقریب ہوش میں آجائیں گے؟"

" ہاں مجھ کو پورا یقین ہے" ونیفرڈ نے جواب دیا "تھوڑی دیر پہلے دادا نے مجھ کو پہچانا تھا اور کچھ الفاظ بھی بڑبڑاتے ہوئے تھے مگر میں اُن کا مطلب نہ سمجھ سکی۔"

" دیکھنا اب وہ آنکھ کھولنے لگے ہیں" راڈرک نے اس موقعہ پہ کہا "مجھ کو قوی امید ہے کہ وہ عنقریب ہوش میں آجائیں گے اُس وقت ان کو خوشخبری سنانا کتنا مسرت بخش ہوگا . . ."

" ہاں سچ ہے" ونیفرڈ نے جس کا سینہ امنگوں سے بھرا ہوا تھا دبی آواز میں کہا

اس اثنا میں بڈھا آدمی آنکھیں کھولنے لگا تھا ونیفرڈ اُس کے اوپر جھک کر کھڑی ہو گئی بڈھے کے چہرہ پہ اس کو دیکھ کر مسکراہٹ پیدا ہوئی مشکل سے اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کو پیار دیتے ہوئے وہ اس طرح کی مردہ آواز میں جو مشکل سے سنی جا سکتی تھی بولا " میری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پیاری ڈنی!"

اصل واقعہ یہ ہے کہ تم پہلے سے سر جان ڈلہم کے روبرو غلط گوئی نہ کی تھی جب اُس نے اس کو بتایا تھا کہ میں نے سنا ہے بڈھا بیرنگٹن بالکل بے ہوش پڑا ہے لیکن دوسرے دن صبح کو اس کی حالت کچھ بہتر ہونے لگی اور پچھلے چند گھنٹوں سے اندر ڈاکٹروں نے اس کے متعلق حوصلہ افزا رائے ظاہر کرنی شروع کر دی تھی۔ ہمارا خیال ہے کہ ناظرین مسز سلیٹر اور ونیفرڈ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کی بنا پر پہلے ہی اس حقیقت سے واقف ہو چکے ہوں گے۔

اور اب اپنے ضعیف دادا کو آنکھیں کھولتے اور حرکت کرتے دیکھ کر ونیفرڈ کے دل میں وہ ناقابل بیان مسرت پیدا ہوئی جس کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے بڈھے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ سُن کر ونیفرڈ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہ نکلے اور وہ سسکیاں لے لیکر رونے لگی اس پر پیر ضعیف نے سمجھایا "پیاری ونی نہ روبے شک میں بہت بیمار رہا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے واقعات کا مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں پیارے دادا آپ درحقیقت بہت بیمار رہے ہیں" ونی فرڈ نے کہا "لیکن اب خدا کے لئے کسی طرح کا جوش ظاہر نہ کیجئے اگر آپ اس وقت آرام سے لیٹے رہیں گے تو بہت جلد اچھے ہو جائیں گے مگر کیا آپ کو یاد ہے کہ پیشتر آپ نے راڈرک سے ملنے کا وعدہ کیا تھا وہ فی الحال یہیں ہے"

"آہ لگریک کا ذکر ہے جو تم کرتی ہو؟" بڈھے نے چونک کر پوچھا اور اس کے اندازِ گفتگو سے پایا جاتا تھا کہ اب وہ پہلی مرتبہ سمجھنے لگا ہے کہ پچھلے واقعات کو بہت سا عرصہ گزر گیا ہے لیکن یکایک اس کے زرد استخوانی چہرہ پر ذہانت کی چمک پیدا ہوئی آنکھوں میں نئی طرح کے آثار دکھائی دینے لگے اور وہ غیر معمولی جوش کے ساتھ بولا "ونی ہمارے اس مقدمہ کا کیا ہوا بس کا فیصلہ ہو گیا اب تک سنایا جا چکا ہوگا"

"جی اس کا فیصلہ بے شک سنایا جا چکا ہے" راڈرک نے اس موقعہ پر آگے بڑھ کر بڈھے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "آپ . . . لیکن خدا کے لیئے ضبط سے کام لیجئے میں التجا کرتا ہوں کسی طرح کا جوش ظاہر نہ کیجئے . . . میں سچے دل سے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔"

"میں سمجھ گیا" اتنا کہہ کر مسٹر بیرنگٹن پھر اسی تکیہ پر لیٹ گیا جس سے وہ کسی قدر اٹھا تھا اس کے بعد راڈرک ڈلہم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر انداز حیرت سے بولا "کیا میرے کانوں نے صحیح سنا یا مجھ کو دھوکا ہوا ہے؟ . . . کیا سچ مچ تم جو خاندان ڈلہم کے نام لیوا ہو مجھ کو اس مقدمہ کی فتح پر مبارک باد دیتے ہو۔"

"اے صاحب خدا کے لیئے" راڈرک نے التجائی لہجہ میں کہا "مجھ کو بھی اپنے ہی خاندان میں شامل کر لیجئے کیونکہ میرے باپ نے مجھ بدنصیب کو علیحدہ کر دیا ہے۔"

"اوہ کیا واقعی؟" بڈھے نے متعجبانہ پوچھا "مگر کس لیئے؟"

"اس نے اس لئے مجھ کو گھر سے نکال دیا کہ میں نے آپ کی پوتی سے محبت کا جرم کیا اور اس سے شادی کر لی تھی" راڈرک نے جواب دیا۔

"اوہ کیا درحقیقت ایسا ہے" بیرنگٹن نے کہا "کیا سچ مچ تمہارے باپ نے تم کو علیحدہ کر دیا ہے؟"

"ہاں پیارے دادا یہ بالکل صحیح ہے" ولی فرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "اس لیے آپ کو چاہیئے راڈرک کو اپنی فرزندی میں قبول کریں۔"

"ہاں میں ضرور ایسا کروں گا" بڈھے نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا مگر عین اس موقعہ پر دروازہ بے آواز کھلا اور لارڈ اور مسی آہستہ سے داخل ہوا اس نہ بھولنے والی رات کے بعد جب مسٹر بیرنگٹن دفعتاً بیمار ہوا تھا لارڈ اور مسی قریباً ہر روز اس کی حالت دیکھنے آتا تھا اس لیئے راڈرک ڈلہم سے بھی قبل ازیں اس کی واقفیت

ہو چکی تھی اور یہ بھی اُس کو معلوم تھا کہ راڈرک کو اُس کے باپ نے محروم الارث کر دیا ہے

"آہ" اُس نے اندر آ کر مسٹر ہیرنگٹن کو ہوش مند دیکھنے کے بعد کہا اور اُس کے ساتھ ہی انداز سے معلوم کیا کہ بڈھے نے راڈرک ڈاہم کو معافی دے دی ہے" آہ معلوم ہوتا ہے کہ معاملات نے صورت اصلاح اختیار کر لی ہے۔ مسٹر ہیرنگٹن آپ کے صحت یاب ہونے سے بہنوں کے دلوں کو خوشی ہو گی اور اب شاید مجھ کو اس موقعہ پر آپ کو مبارکباد بھی دینی چاہیئے۔۔۔"

"ہاں دادا کو معلوم ہے کہ انہیں مقدمہ میں فتح حاصل ہو گئی" ونیفرڈ نے کہا۔

"بے شک مجھ کو معلوم ہے کہ میرے جائز حقوق مجھ کو مل گئے" بڈھے نے کہا۔

"لیکن ٹھیریئے میں ذرا سوچ لوں یہ دراصل اتنی نیک خبر ہے کہ مجھے اس کی سچائی پر فوراً یقین نہیں آتا یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں کوئی خواب راحت دیکھ رہا ہوں"

"نہیں پیارے دادا یہ خواب نہیں حقیقت ہے" ونیفرڈ نے میٹھی آواز سے کہا اس کے باوجود بڈھے نے اپنا چہرہ دونو ہاتھوں سے ڈھک لیا اور دیر تک اسی حالت میں پڑا رہا۔

آخرکار اُس نے آہستگی سے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا "مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ میں اس خوشخبری کو اس قدر اطمینان کے ساتھ سُن سکوں گا میں تو خیال کرتا تھا اس طرح کی حالت میں میں فرط مسرت سے دیوانہ ہو جاؤں گا اور ناچنے اور گانے لگوں گا۔۔۔"

"پیارے دادا اس بات کا خیال کیجیے کہ آپ حال میں کتنے بیمار رہے ہیں اور ابھی کسی قدر کمزور ہیں تاہم مجھ کو یقین ہے آپ بہت جلد اچھے ہو جائیں گے۔۔"

"ہاں اب میں جلد اچھا ہو جاؤں گا" اس نے کہا اور اس کے بعد دفعتاً سسکیاں لے لے کر رونے لگا اسی حالت میں اس نے روتے ہوئے کہا ہاں اب میں بہت جلد اچھا

ہو جاؤں گا . . . اس وقت میں خوب ناچوں گا اور گاؤں گا اور ہم سب مل کر خوشیاں
منائیں گے . . لیکن یاد آ گیا ہمیں اُن لوگوں کو فراموش نہ کرنا چاہیئے جو کبھی میرے
ساتھ رہا کرتے تھے . . . غالباً تم سمجھ گئے ہوئے میرا اشارہ کن کی طرف ہے میں نے
اُن کو دعوت دینے کا وعدہ کیا تھا اس لیئے میں چاہتا ہوں فوراً اس کی تیاری شروع
کر دی جائے ونی تم آپ جا کر مسٹر رولبس سے ملو اس کو میری طرف سے کہنا کہ وہ میری
بجائے اُس جلسہ دعوت کا صدر ہو اب میرا دل لحظہ بہ لحظہ زیادہ مسرور ہوتا جا رہا ہے
مسٹر ہارگریو۔ اور تم بھی راڈرک اپنے ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اور پیاری ونی تم میری
پیشانی کو بوسہ دو" یہ کہہ کر اُس نے پھر بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا۔

"مسٹر ہیرنگٹن" لارڈ اورسبی نے جس کو بڈھے نے اب تک سادہ مسٹر ہارگریو ہی
سمجھا ہوا تھا کہا" اطمینان رکھیئے سب کام آپ کے حسب منشا کر دیا جائے گا اور قیدیوں کی
دعوت کا نہایت اچھا انتظام ہوگا یہ خوشی کی گھڑی ہے خدا کرے وہ بخیر معمولی ثابت
ہو لیکن اس موقعہ پر میں آپ کو ایک بات یاد دلانا چاہتا ہوں . . ."

"آہ میں سمجھ گیا" بڈھے نے جلدی سے کہا اور اُس کے ساتھ ہی اس کو یاد آ گیا
کس طرح وصیت نامہ پر دستخط کرنے کی تیاری کرتے ہوئے وہ بے ہوش ہو گیا
تھا" پیاری ونی" اس نے کہا" میں تم کو اپنا وارث بنانا چاہتا تھا خیر ابھی کیا بگڑا ہے
مسٹر ہارگریو آپ وہ دستاویز مجھے دیں کہ میں اُس پر دستخط کر دوں مہربانی سے
اس کام میں دیر نہ کیجئے"

" دادا کیا اب تو آپ کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے؟" ونی فریڈ نے
فکر مند لہجہ میں پوچھا۔

"نہیں بیٹا اب میں اچھا ہوں" بڈھے نے جواب دیا" حال کی خوشی نے میرے
سب رنج و غم مٹا دیئے ہیں اور میں چاہتا ہوں تم کو بھی خورم و مسرور دیکھوں لائیے

مسٹر ہارگریو دیر نہ کیجئے . . .!"

" میں ابھی ایک منٹ کے اندر کاغذات آپ کو دیتا ہوں" لارڈ اورمسبی نے کہا "ذرا اس پر آج کی تاریخ لکھ لوں۔"

" لیکن میرے خدا یہ اندھیرا سا کیوں چھا رہا ہے" ہیر نگٹن نے یکایک کہا "اس تاریکی میں تو آدمی دیکھ بھی نہیں سکتا . . .!"

ونیفرڈ نے بے تابانہ دادا کی طرف دیکھا اور اس کے ستے ہوئے زرد چہرہ اور آنکھوں کے بدلے ہوئے انداز کو دیکھتے ہی اتنی سہمیں ہوئی کہ منہ سے بے اختیار دبی ہوئی آواز نکل گئی ابھی مشکل سے دن کے دو بجے تھے . . . گو نومبر کا مہینہ تھا تاہم مطلع خلاف معمول صاف تھا اس لیئے جس اندھیرے کا ذکر ہیرنگٹن نے کیا وہ یقینی طور پر اس کے اپنے باصرہ کی کمزوری سے تعلق رکھتا ہو گا۔

لارڈ اورمسبی کی طرف مڑ کر وہ دبی ہوئی آواز میں کہنے لگی" خدا کے لیئے کوئی ایسی بات نہ کیجئے جو دادا کو جوش میں لانے کا ذریعہ ہو راڈرک میں ڈرتی ہوں پھر ان کو نقاہت کا دورہ نہ پڑجائے تم ذرا جا کر ڈاکٹر کو بلا لاؤ . . . اوہ میرے خدا یہ تو موت کی سی زردی ہے جو اُن کے چہرے پر چھائی جاتی ہے ۔ نہیں اب ان کے بچنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی!"

" ونی تو کہاں ہے" بدنصیب بڈھے نے مری ہوئی آواز سے کہا "کیوں تو نے ابھی سے پردے چھوڑ دیئے؟ اگر رات ہو گئی ہے تو موم بتیاں ہی جلا دو ۔ کیونکہ اس اندھیرے میں تو مجھے کچھ بھی نظر نہیں آتا ونی خدا کا شکر ہے ہم کو مقدمہ میں فتح نصیب ہوئی مگر اُس دعوت کا انتظام کیا ہوا؟ کیا تم روبس کے ہاں گئی تھیں . . . لیکن میں بھی کتنا بیوقوف ہوں درحقیقت یہ ایک خواب ہے اب معلوم ہوا اس اندھیرے کا کیا مطلب ہے ذرا اس کی ہیبت ناک تیدخانے کے اندر بند ہوں . . .!"

"نہیں پیارے دادا" ونیفرڈ نے جس کا دل مارے خوف کے ڈوبا جا رہا تھا مشکل سے ضبط کر کے دبی آواز سے کہا "آپ اب اُس ہیبت ناک مقام میں نہیں ہیں اب خدا نے آپ کو آزادی عطا کر دی ہے . . ."

"دنی۔ کیوں تو مجھ کو جھوٹا دلاسہ دینے کی کوشش کرتی ہے" مرد ضعیف نے کہا "اب میں سارا حال سمجھ گیا فیصلہ پھر اگلی پیشی پر ملتوی ہو گیا اف میرے خدا اس عرصہ میں دوبارہ مجھ کو اسی قید خانہ میں جانا پڑے گا روبس خدا کے لئے چپ رہو کیوں مجھ کو طعن کرتے ہو؟ دنی کیوں تو اس ہنگامہ پرداز کو چپ نہیں کراتی؟ ہائے پھر وہی قید خانہ . . . پھر وہی اندھیری کوٹھڑی . . .!"

اُس کی آواز لحظہ بہ لحظہ مدھم ہوتی جا رہی تھی الفاظ رُک رُک کر ادا ہوتے تھے سانس نے ہچکیوں کی صورت اختیار کر لی تھی غریب ونیفرڈ دادا کے اوپر جھکی ہوئی اس کی گردن میں بازو ڈالے سکیاں لے لے کر روتی اور کبھی کبھی تشفی آمیز کلمات کہنے کی کوشش کرتی تھی۔ مگر زندگی اور موت کی اس جدوجہد کا جلدی ہی خاتمہ ہو گیا اور عرصہ قلیل میں فتح یاب بیرنگٹن بھی اپنے ناکام حریف سے دوسری دنیا میں جا ملا موت نے آن واحد میں دونو مساوی کر دئیے۔

دل شکستہ ونیفرڈ کو غش پر غش آ رہے تھے اسی حالت میں اس کو اُٹھا کر دوسرے کمرہ میں لے گئے جہاں اس کے شوہر نے بڑی تن دہی سے اس کی خدمت گزاری کی اس کے تھوڑی دیر بعد لارڈ اور مسی بھی وہاں سے رخصت ہو گیا کیونکہ وہ اپنی بہن اگینس کو سارے حالات سے مطلع کرنا چاہتا تھا یعنی کس طرح مقدمہ کا فیصلہ مسٹر بیرنگٹن کے حق میں ہوا کس طرح اس پر بے ہوشی طاری ہوئی بعد ازاں کیونکر وہ ہوش میں آیا اور کس طرح فتح یابی کی خوشی نے اس کی زندگی کا پیش از وقت خاتمہ کر دیا۔

مسٹر بیرنگٹن کو مرے قریباً دو گھنٹے ہو گئے ونی فرڈ نے رفتہ رفتہ اپنے جی

کو سنبھالا اور خدا کی مرضی پر شاکر ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

اپنے شوہر سے مخاطب ہو کر اُس نے کہا "گسٹیوس اب ساری دولت کا مالک ہے پیارے راڈرک ہمیں جس قدر جلد ممکن ہو اُس کو مقدمہ کے فیصلہ سے مطلع کرنا چاہیئے"۔

"ہاں پیاری شانی ایسا کرنا ہمارا فرض ہے" ڈلہم نے کہا "اور یہ کام جلد از جلد کیا جائے گا غالباً تم کو معلوم ہو گا جمیکا کے مسٹر پنک کے لندنی گماشتہ کا کیا نام ہے"؟

"مسرز ملرڈ اینڈ کمپنی تاجران غرب الہند لائم سٹریٹ سٹی یہ اُن کا پتہ ہے"۔

"میرے خیال میں اُن سے معلوم کیا جا سکے گا کہ گسٹیوس اور اس کی بی بی کہاں ہیں کیونکہ اُن سے مسرز ملرڈ کی خط و کتابت ضرور ہوا کرتی ہو گی"۔

اس موقعہ پر کسی نے اُس کمرہ کے دروازہ پر دستک دی جس میں راڈرک اور ونیفرڈ بیٹھے تھے پھر مسز سلیٹر داخل ہوئی۔

"معاف کیجئے دخل انداز ہوتی ہوں" اس نے کہا "مگر ایک نوکر سینٹ جانز وڈ سے ابھی آیا ہے اور مسٹر ڈلہم سے فی الفور ملنا چاہتا ہے پہلے وہ کنشش ٹون گیا تھا غالباً وہیں سے اس کو معلوم ہوا کہ مسٹر ڈلہم یہاں پر ملیں گے اُس آدمی کے چہرہ پر آثار اضطراب ہیں اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں تو غالباً وہ آپ کے والد کے بارہ میں کوئی اطلاع لے کر آیا ہے"۔

"ونی فرڈ تم اس جگہ ٹھیرو میں ابھی مل کر آتا ہوں" ڈلہم نے کہا اور سیڑھیوں کے نیچے اُتر گیا۔

مسز سلیٹر اسی جگہ ونیفرڈ کے پاس رہی اور چند کلمے اظہار افسوس کے کہنے کے بعد یکایک بولی "میں امید کرتی ہوں آپ کے بھائی گسٹیوس اس دولت کے بارہ میں جو آپ کے دادا نے چھوڑی ہے بڑی فیاضی سے کام لیں گے"۔

"بے شک [illegible] گسٹیوس اپنے سارے عیبوں کے باوجود کریم الطبع

ہے" ونیفرڈ نے کہا" لیکن میرا شوہر ہرگز وہ چیز اس سے خیرات کے طور پر لینا منظور نہ کرے گا جو . . ."

" آہ مگر بانو اس میں خیرات کا کیا سوال ہے" مسٹر سلیٹر فصیح کلام کر کے بولی "گسٹبوس نے اگر اپنے دادا کی ساری دولت بھی آپ لوگوں کو دے دی تو یہ بات داخل احسان نہ ہوگی کیونکہ اس میں تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ مسٹر ہبر نگٹن حقیقت میں سب کچھ آپ ہی کے نام چھوڑنا چاہتے تھے۔"

" یہ جو کچھ تم کہتی ہو صحیح ہے" ونیفرڈ نے تسلیم کیا" لیکن میرے شوہر کا مزاج اتنا بے نیاز اور غیور واقع ہوا ہے کہ وہ انتہائی مجبوری میں بھی کسی کا احسان اپنے اوپر لینا قبول نہ کرے گا اس کے علاوہ اُسے اچھی طرح معلوم ہے کہ گسٹبوس ایک زمانہ میں مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا پس وہ کیونکر کوئی چیز اس آدمی سے لینا پسند کر سکتا ہے جو ایک معنوں میں اس کا رقیب تھا" اس کے بعد" اوہ مسٹر سلیٹر" اس نے دیکا یک پر جوش لہجہ میں کہا" اپنے لیئے مجھ کو زر و مال کی ذرا پروا نہیں میں غریبی کی زندگی خوشی سے گذار سکتی ہوں مجھ کو محنت کر کے روزی کمانے میں شرم نہیں لیکن جب مجھے اپنے شوہر اور اس عزیز بچے کا خیال آتا ہے جس نے ابھی . . . پیدا ہونا ہے۔ نیز جب میں سوچتی ہوں کہ راڈرک کو اس کے باپ نے جائز حق وراثت سے محروم کر دیا ہے . . . لیکن آہ شاید تم نے کہا تھا کہ نوکر اُس کے باپ کی طرف سے ہی کوئی پیغام لے کر آیا ہے کیا یہ صحیح ہے ؟"

" نہیں بانو میں نے یہ تو نہیں کہا" مسٹر سلیٹر نے جواب دیا" میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ مسٹر ڈلہم کے والد کے متعلق کوئی بات کہنا چاہتا ہے اور اس کے چہرہ پر آثار اضطراب نمودار ہیں۔"

اس موقعہ پر راڈرک ڈلہم کمرہ میں واپس آگیا اور بی بی کے پاس جا کر کہنے لگا" اوہ پیاری ونیفرڈ کیسا عجیب اور اس کے ساتھ ہی کس قدر الم ناک اتفاق ہے . . ."

شوہر کے چہرہ کی بدلی ہوئی حالت دیکھ کر ونیفرڈ کا جی بے اختیار سینہ میں بیٹھ گیا فکرمند لہجہ میں بولی "اوہ پیارے راڈرک، ایسا تو نہیں ہے کہ تمہارے والد تمہارے حق میں دعائے خیر کئے بغیر رحلت کر گئے ہ؟"

"افسوس ونیفرڈ والد اب زندہ نہیں ہیں" نوجوان نے جواب دیا "آیندہ کے لیئے میرا نام سر راڈرک ڈلہم اور تمہارا لیڈی ڈلہم ہوگا مگر ہم ان خالی خطابات کو لیکر کیا کریں گے؟"
پھر ایک آہ سرد بھر کر اُس نے کہا "افسوس نہ صرف والد نے مجھ کو محروم الارث کر دیا بلکہ جہاں تک ممکن تھا مجھ بدنصیب کو مفلس قلاش بنانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا حتیٰ کہ گھر کی عمارت اور جو سامان اس کے اندر تھا وہ بھی انہوں نے بدمعاش ٹمپرلے کے نام کر دیا!"

"آہ میرے مظلوم شوہر" ونیفرڈ نے راڈرک کی گردن میں بانہیں ڈال کر کہا "میرے دل کو یہ جان کر سخت قلق ہوتا ہے کہ یہ مصیبت محض میری وجہ سے تم کو اٹھانی پڑی..."

"ونی فرڈ اپنے آپ کو بُرا نہ کہو" مسٹر راڈرک نے قطع کلام کر کے اُس کو آغوش محبت میں لیتے ہوئے کہا "کیا وہ میں ہی نہ تھا جس نے تم کو شادی پر مجبور کیا؟ یہ میری ہی التجاؤں اور منتوں کا نتیجہ تھا کہ تم شادی پر آمادہ ہوئیں پس تمہیں اپنے آپ کو نتیجہ کا ذمہ دار نہ سمجھنا چاہیئے اور اگر مجھ سے پوچھتی ہو تو گو میں اس وقت بے زر کنگال ہوں تاہم مجھ کو اس بات کا ذرا بھی افسوس نہیں کہ تم سے شادی کی۔"

تھوڑی دیر خاموشی چھا گئی مسز سلیٹر وہیں کمرہ کے اندر ایک جانب کھڑی اس دردناک نظارہ سے متاثر ہو کر آنسو پونچھ رہی تھی۔

"ونیفرڈ کتنی عجیب بات ہے" یکایک سر راڈرک ڈلہم نے کہا "کہ اس نامبارک مقدمے کا فیصلہ دو جانوں کے اتلاف کا ذریعہ ثابت ہوا کم و بیش ایک ہی وقت۔ ایک ہی گھنٹہ کے اندر اندر مدعی اور مدعا علیہ دونو اس جہان سے رحلت کر گئے ایک کی حالت میں فرط مسرت اور دوسرے کی حالت میں شدت غم اس کی ترنگ ناگہانی کا موجب ہوئی اب

۲۳۸۰

نہ وہ زندہ ہے جیسے متنازعہ دولت مل گئی اور نہ وہ جس کو مقدمہ کے فیصلہ نے تباہ وبرباد کردیا۔ پیاری ونیفرڈ آدمی اگر چاہے تو اس واقعہ سے کہاں تک عبرت حاصل کرسکتا ہے گو میرے کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تمہیں اس سے کسی طرح کا سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ تم کو تو خدا نے پہلے ہی درویشی کی بے زوال سلطنت عطا کی ہے اور میں نے تمہارے عمل کو ہر حال میں ہر موقعہ پر لائق تعریف پایا ہے۔"

اس کے بعد پھر خاموشی چھاگئی لیکن جلدی ہی سر راڈرک ڈلہم کسی فوری خیال کے زیر اثر بولا "خیر کچھ ہی کیوں نہ ہو میں اس بدسگال کمپرلے کو تو اس کی اجازت نہ دوں گا کہ وہ روپیہ جو قرضخواہوں کو ملنا چاہیئے تھا اپنے پاس رکھ کر ہمارے خاندان کو ذلیل اور ہمارے نام نیک کو رسوا کرے۔"

"مگر راڈرک تم نے کیونکر جانا کہ اس کا یہ ارادہ ہے؟" ونیفرڈ نے جس کا نام اب ہمیں لیڈی ڈلہم تحریر کرنا چاہیئے پوچھا۔

"بات دراصل یہ ہے کہ وہ نوکر جو والد کے انتقال کی خبر لایا تھا" سر راڈرک نے جواب دیا "اس سے کمپرلے نے کہا ہے کہ اب اس کوٹھی کی ہر ایک چیز میری ہے اور میں ہی اس کا واحد مالک ہوں اس کے ان الفاظ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ ضرور کوئی فاسد ارادہ رکھتا ہے مگر خواہ کچھ ہو میں اس کو کسی طرح کی دھوکا بازی نہ کرنے دوں گا۔"

"لیکن پیارے راڈرک میں سمجھی نہیں اب تم اس بارہ میں کیا کرنا چاہتے ہو" ونیفرڈ نے شوہر کو غصہ اور جوش میں بھرا دیکھ کر سہمی ہوئی آواز سے پوچھا۔

"ونیفرڈ تو کسی بات کا اندیشہ نہ کر" راڈرک نے جواب دیا "میں کوئی ایسا فعل نہ کروں گا جو بے جا یا نامناسب ہو یا جس سے میرے لئے کسی خطرہ کا سامنا ہو سکے اس کے علاوہ میں بہت جلد تیرے پاس واپس آجاؤں گا۔ ۔ ۔"

مکان سے رخصت ہوا اور ایک گاڑی کرایہ کرکے گاڑی بان کو

سینٹ جائزوڈ کی طرف چلنے کیلئے کہا اُس جگہ پہنچ کر اُس نے اُس نوکر سے جو دروازہ کھولنے کے لیئے آیا تھا پوچھا کیا مسٹر ٹمپرلے یہیں ہیں نوکر نے اثبات میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہمدردانہ کہا "سر راڈرک میری سچے دل سے دعا ہے کہ آپ اپنے جائز حق سے محروم نہ رہ جائیں"

"مجھے اپنے حق کی رتی بھر پرواہ نہیں" راڈرک نے لاپروائی سے کہا "لیکن میرا مصمم ارادہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو میرے باپ سے قرضہ وصول کرنا تھا اُن کا حساب جمعہ رسدی صاف کیا جائے میں نہیں چاہتا کسی طرح کی دھوکا بازی ان سے ہو"

"دھوکا بازی!" مسٹر ٹمپرلے نے اس موقعہ پر ایک کمرے سے باہر نکل کر کہا "سر راڈرک کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ میری طرف سے کسی اس قسم کے فعل ناجائز کا اندیشہ رکھتے ہیں؟"

"مسٹر ٹمپرلے" نوجوان نے ان کو سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "اگر آپ کو ذرا سی دیر کے لیئے فرصت ہو تو میں علیحدگی میں کچھ باتیں کیا چاہتا ہوں"

"ہاں بڑی خوشی سے" ٹمپرلے نے جواب دیا "اپنے والد کی جائداد کے بارہ میں جو سوال آپ مجھ سے پوچھیں گے میں اس کا جواب دینے کے لیئے تیار ہوں"

"میرے خیال میں والد نے کسی طرح کا وصیت نامہ جس پر دو نوکروں کے دستخط بطور گواہ ثبت ہیں غالباً آپ کے حق میں تحریر کیا تھا؟" سر راڈرک نے کہا۔

"ہاں ان کا وصیت نامہ ہر لحاظ سے مکمل موجود ہے" ٹمپرلے نے جسے اپنی طاقت مقابلہ پر پورا بھروسہ تھا جواب دیا "اور آپ جس وقت چاہیں اس کو دیکھ سکتے ہیں"

"مگر پہلے یہ بتلایئے اُس وصیت نامہ میں کیا لکھا ہے؟" سر راڈرک نے کہا "کیا اُس کی رُو سے آپ ...؟"

"ہاں اگر آپ ... وصیت نامہ کے مضمون ... کا شوق ہے تو میں بڑی خوشی سے

آپ کو دکھا دوں گا" وکیل نے قطع کلام کر کے کہا "اس کی شرطوں کے مطابق آپ کے والد کی جائیداد کا ⅓ حصہ خیراتی کاموں میں صرف ہوگا اور باقی دو تہائی کا مالک سرجان ڈلہم کے وفادار دوست و مددگار کی حیثیت میں میں ہوں ۔ ۔ ۔"

"مسٹر ٹمپرلے آپ وکیل ہیں اس لئے قانون کی باریکیاں آپ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتیں" سر راڈرک نے جواب دیا "تاہم میں ایک بات ضرور آپ سے کہوں گا یعنی اگر سچ مچ والد نے آپ کو اپنی جائداد کا ٹرسٹی بنایا ہے تو خیراتی کاموں کا خیال دل میں لانے سے پیشتر آپ کا فرض ہوگا کہ قرضخواہوں کا جس قدر روپیہ والد کے ذمہ واجب الادا تھا سب سے پہلے آپ اس کو ادا کریں۔"

"سر راڈرک خاطر جمع کیجئے" ٹمپرلے نے مسکراتے ہوئے کہا "آپ کے والد مرحوم کے سب قرضے ادا ہو چکے ہیں۔"

"ادا ہو چکے!" راڈرک نے بے اعتباری کے لہجہ میں کہا "کب؟ کس طرح؟ ۔ ۔ ۔ لیکن نہیں میں یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہوں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس روز آپ نے انتہائی بے رحمی کے ساتھ میری شادی کا راز جو نہ معلوم کس طرح آپ کو معلوم ہو گیا تھا والد پر ظاہر کیا تو میں نے آپ کی گفتگو کا اس قدر حصہ سن لیا تھا جس کی بنا پر ۔ ۔ ۔"

"دیکھئے صاحب آپ نفس مضمون کو چھوڑتے جا رہے ہیں" ٹمپرلے نے قطع کلام کر کے کہا "سوال آپ کے والد کے قرضہ کی ادائیگی کا تھا۔ اس کے متعلق میرا جواب ہے کہ وہ سب ادا ہو چکا۔"

"مگر اسے کب اور کس نے ادا کیا؟" مسٹر راڈرک نے متعجبانہ پوچھا۔

"کس نے ادا کیا!" ٹمپرلے نے استہزائی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "میں نے! ۔ ۔ ۔ میرے سوا اور کون ادا کرتا! مگر آپ بے اعتباری کی نظروں سے دیکھتے ہیں حالانکہ میں ہر ممکن طریقہ پر آپ کا خیال کرنے کے لئے تیار ہوں اس کے علاوہ میں نہیں

چاہتا کہ آپ جدا جدا قرضخواہوں کے پاس جا کر یہ دریافت کرتے پھریں. کہ کیا اُن کا حساب صاف ہو گیا یا نہیں ؟"

" دیکھئے جو حقیقت حال ہے مہربانی سے صاف صاف بیان کیجئے" سر راڈرک نے اس طرح کی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جن سے پایا جاتا تھا کہ وہ اس معاملہ میں کسی طرح کی چالاکی یا دھوکا بازی گوارا نہ کرے گا۔

" تو سنئے" ٹمپرلے نے جواب دیا" اُس دن سہ پہر کو جب آپ نے چھپ کر ہماری گفتگو سنی تھی دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی لازمی طور پر آپ کو معلوم ہوا ہو گا کہ آپ کے والد کو بہت سا روپیہ اپنے وکیلوں کی فیس کا ادا کرنا تھا میں نے اُن لوگوں کے پاس جا کر اُن کو سمجھایا کہ سرجان کے پاس روپے پیسہ کی قسم سے اب کوئی چیز باقی نہیں ہے اور اگر مقدمہ کا فیصلہ اُن کے برخلاف صادر ہوا تو انہیں اپنی فیس وصول کرنی مشکل ہو جائے گی گو وہ ان حالات کو سن کر بہت گھبرائے مگر میں نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ اگر آپ لوگ براہ راست مجھ سے کسی طرح کا سمجھوتہ کر سکیں تو میں اپنے طور پر روپے میں چند آنے دے کر آپ کا مطالبہ معاف کر سکتا ہوں مختصر یہ ہے کہ میں نے اُن کا قرضہ خرید لیا اور گو یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے کہ میں نے انہیں کیا دیا . . ."

" واہ حاجت کیوں نہیں" سر راڈرک ڈلہم نے غصہ میں بھر کر کہا" میں سب حال مفصل معلوم کرنا چاہتا ہوں" تاہم پہلے یہ بتایئے کیا دوسرے قرضخواہوں کے متعلق بھی آپ نے یہی طریقہ برتا ہے ؟"

" ہاں بالکل یہی" ٹمپرلے نے پُرسکون لہجہ میں جواب دیا" جب میں نے ان کو سمجھایا کہ وکیلوں کی فیس تک خطرہ میں پڑی ہے تو وہ کسی نہ کسی طریقہ پر معاملہ کرنے کو آمادہ ہو گئے"۔

سر پیٹ نے ڈلہم نے اب تر آلودہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اگر

آپنے قرضخواہوں پر یہ بات روشن کی ہے کہ میرے والد دیوالیہ ہو کر مرے ہیں تو آپ نے بہت بیجا کیا ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ آپ دھوکا بازی اور نیرنگ سازی کے مرتکب ہوئے ہیں مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ والد کے پاس اتنا زر نقد موجود تھا جس سے ہر ایک قرضخواہ کا مطالبہ روپیہ میں سولہ آنے پورا کیا جا سکتا ہے۔"

"خیر اس بحث سے کیا حاصل" ٹمپرلے نے کہا "آپ نے کچھ باتیں مجھ سے پوچھی تھیں میں نے اُن کا جواب دے دیا اور اگر میں نے آپ کے والد کے قرضخواہوں سے کسی طرح کا سمجھوتہ کیا ہے تو آپ کو اُس پر حرف گیری کا کوئی حق حاصل نہیں۔"

"مسٹر ٹمپرلے آپ جس کو سمجھوتہ قرار دیتے ہیں"۔ راڈرک ڈلہم نے جوش میں بھر کر کہا "وہ میری نظروں میں صریحاً فریب کاری ہے اس لئے پھر ایک بار کہتا ہوں کہ جب تک آپ قرضخواہوں کا مطالبہ کوڑی کوڑی پیسے پیسے سے بے باق نہ کر لیں آپ کو والد کا روپیہ اپنے مصرف میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔"

"ممکن ہے یہ آپ کی رائے ہو" ٹمپرلے نے لاپروائی سے کہا "بہر حال میرا خیال اس سے جدا ہے اور اب مجھ کو یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ یہ گھر آپ کا نہیں اور نہ آپ اس میں میرے بلا اجازت ٹھیر سکتے ہیں۔"

راڈرک کے چہرہ کی رنگت ایک ثانیہ کے لئے پیلی پڑ گئی لیکن فوراً ہی سنبھل کر اُس نے کہا "بہت اچھا اگر مجھ کو اس جگہ ٹھیرنے کی اجازت نہیں ہے تو میں جاتا ہوں لیکن اپنے باپ کے گھر سے نکالے جانے سے پیشتر غالباً مجھے اس بات کا حق حاصل ہے کہ میں ان کی لاش کو ایک نظر دیکھ لوں۔"

ٹمپرلے نے سر کو ذرا سا خم کیا جس کے بعد سر راڈرک کمرہ سے باہر نکلا جس جگہ اُس کے باپ کی لاش پڑی تھی اس کمرہ میں جا کر وہ صرف چند منٹ ٹھیرا اور جب آخر کار نکلا تو گھر کے تین چار نوکر قصداً اُس کو رستہ میں ملے کیونکہ اُس کے محروم الارث کئے جانے

کی خبر ان میں پھیل چکی تھی اور وہ قدرتی طور پر اُس سے اظہار ہمدردی کرنا چاہتے تھے۔

"میرے عزیزو" مسٹر رادرگ نے لرزتی ہوئی آواز سے نوکروں کو مخاطب کر کے کہا۔
"میں تمہاری ہمدردی و غمگساری کا ممنون ہوں اور یقین کرو مجھ کو اپنی تنگ دستی کا ذرا بھی غم نہ ہوتا اگر والد مرحوم کے کل قرضے شریفانہ اور باعزت ادا کر دئیے جاتے" پھر یہ دیکھ کر کہ اُس کمرہ کا دروازہ جس میں مسٹر ٹمپرلے بیٹھا تھا کھلا ہے اُس نے قصداً اونچی آواز سے اُس کو سُنا کے کہا "تاہم کوئی بات نہیں۔ معاملہ کو اس حالت میں ہر طور نہ چھوڑا جائے گا اور میں تب تک چین نہ پاؤں گا جب تک اس کی پوری چھان بین نہ کر لوں"۔

ان تہدیدی لفظوں کو سُن کر وکیل اپنے کمرہ سے باہر نکلا اور کہنے لگا "مسٹر رادرگ رخصت ہونے سے پہلے میری ایک بات اور بھی سُنتے جائیے"۔

"ہاں کہئیے میں سننے کو تیار ہوں" ڈلہم نے جواب دیا اور وہ دوبارہ ٹمپرلے کے ساتھ کمرہ کے اندر چلا گیا۔

"مسٹر رادرگ" اس مرد زمانہ ساز نے اب نرم مصالحتی لہجہ اختیار کر کے کہا "ہر چند مجھے آپ کی دھمکیوں کی رتی بھر پروا نہیں تاہم اپنے مزاج کی نرمی سے مجبور ہو کر میں حتی الوسع آپ کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کیا چاہتا ہوں جس سے میری ذات پر سخت گیری کا حرف نہ آئے۔ آپ نے اپنے والد کو ناراضگی کا موقعہ دیا اس لیے اُن کو اختیار تھا جس طرح جی چاہتا اپنی جائداد کا انتظام کرتے پس آپ کو میری طرف سے یا ان ہسپتالوں یا خیراتی خانوں کی طرف جن کے نام روپیہ چھوڑا گیا ہے کسی طرح کی رنجش نہ ہونی چاہئیے . . ."

"مسٹر ٹمپرلے" ڈلہم نے قطع کلام کر کے جواب دیا "میں اس سوال پر کوئی لمبی بحث کرنا پسند نہیں کرتا مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کس طریقہ پر آپ نے جو سالہا سال مسٹر ہیرنگٹن کے وکیل تھے اور ڈلہم کا اتنا اعتماد حاصل کیا کہ وہ اپنی جائداد آپ کے نام

چھوڑ گئے ہاں اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں" اس نے بڑھتے ہوئے جوش
کے ساتھ کہا" کہ سالہا سال تم نے اپنی مطلب براری کے لیئے فریقین کو دھوکا دیا
یہ تمہاری ہی ادنےٰ سازشوں کا نتیجہ تھا کہ مسٹر ہیرنگٹن کو اتنی مدت قید خانہ میں رہنا پڑا
تمہیں نے اس کی صحت خراب کرنے کے ذریعے پیدا کیئے اف جب میں ان حالات
کو یاد کرتا ہوں تو آپے میں نہیں رہ سکتا - جی چاہتا ہے تم کو پکڑ کر وہ عبرتناک
سزا دوں . . . "

" بس بس زبان سنبھالیئے" مسٹر ٹمپرے نے جس کے چہرہ کی رنگت پہلے زرد
پڑ گئی تھی دفعتاً ضبط کرکے انداز حقارت سے کہا" اگر آپ ایسے ہی منہ زور و خود سر
بنیں گے تو مجھ کو مجبوراً اپنے اس نیک ارادہ سے کہ آپ کو ایک ہزار پونڈ کا چیک دیکر
کوئی کاروبار چلانے کے لائق بنا دوں - دست بردار ہو جانا پڑے گا "

" بد اندیش پاجی!" نوجوان نے غصہ میں بھر کر کہا" کیا تم مجھ کو رشوت دیا چاہتے
ہو! میرے خدا تم اتنے فرومایہ اور ذلیل ہو کہ دنیا کا ایک ایسے مرد بدسگال کے
ملوث وجود سے پاک ہو جانا ہی بہتر ہے جس کے سانس میں بھی زہر و عفونت
بھری ہے . . . "

" آہ یہ گستاخانہ الفاظ میرے سامنے!" اب ٹمپرے نے بھی جوش میں بھر کر کہا
" خیر کوئی بات نہیں میں بہت جلد تم کو ایسا سیدھا کروں گا . . . "

" چپ! خاموش! تو مجھ کو دھمکاتا ہے - تو جو سب سے زیادہ بد بیں اور فریبی ہے -
یاد رکھ میں کچھ چوہا نہیں ہوں کہ تیری میاؤں سے ڈر جاؤں گا "

اتنا کہہ کر راڈرک ڈلہم تیز چلتا مکان سے باہر نکلا اور گاڑی میں سوار ہو کر
اس نے گاڑی بان کو آلڈرس گیٹ سٹریٹ کی طرف چلنے کا حکم دیا -

باب ۱۰۳

جنازہ

جس وقت سر راڈرک مسٹر سلیٹر کے مکان پر پہنچا تو ونیفرڈ تسلیم و رضا کی اُس حالت میں تھی جو انسان کو ہر کٹھی مصیبت میں سہارا دیتی ہے راڈرک نے وہ سب باتیں جو اُس کے اور ٹمپرلے کے درمیان ہوئی تھیں، بیان کیں اور آخرکار کہا "مجھے اس آدمی کا طریق کار ایک آنکھ نہیں بھاتا کئی طرح کے شبہات اُس کے برخلاف میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں اور میرا ارادہ کسی لائق وکیل سے اس بارہ میں مشورہ کرنے کا ہے۔"

"لیکن پیارے میری سمجھ میں نہیں آتا" لیڈی ڈلہم نے جواب دیا "کہ تمہیں اُس کے برخلاف شبہ کسی بات کا ہے؟ آخر وہ کونسا طریقہ ہے جس پر عمل کر کے وہ امانت کے روپے میں خورد برد کر سکتا ہے؟"

"ونیفرڈ میں تجھ کو سمجھاتا ہوں۔ فرض کرو والد کو اپنے وکیلوں کا محنتانہ دس ہزار پونڈ دینا تھا اور ٹمپرلے نے اُن لوگوں کے پاس جا کر کسی طرح کمیشن کے دو ہزار پر راضی کر لیا۔ ۔ ۔"

"آہ اب میں اس معاملہ کو کچھ کچھ سمجھنے لگی ہوں"۔ ونیفرڈ نے کہا۔

"امر واقعہ یہ ہے کہ والد کے ذمہ سب ملا کر کم و بیش پچیس ہزار پونڈ واجب الادا تھے" سر راڈرک نے تقریر کرتے ہوئے کہا "اور قریباً اتنے ہی کی جائداد اُن کے پاس تھی اب فرض کرو مسٹر ٹمپرلے نے پانچ ہزار پونڈ کے صرفہ سے سارا قرضہ خرید لیا تو جائداد پر تو کسی قرضخواہ کا بار نہ رہا اب اگر اُس پچیس ہزار کی رقم میں سے جو

عمارت اور سامان کی فروخت سے حاصل ہو سکتی ہے آٹھ ہزار کی رقم ہسپتالوں میں

چھوڑ گئے ہاں اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں" اُس نے پڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کہا " کہ سالہا سال تم نے اپنی مطلب براری کے لیئے فریقین کو دھوکا دیا یہ تمہاری ہی ادنٰے سازشوں کا نتیجہ تھا کہ مسٹر ہیرنگٹن کو اتنی مدت قید خانہ میں رہنا پڑا تمہیں نے اس کی صحت خراب کرنے کے ذریعے پیدا کیئے اف جب میں ان حالات کو یاد کرتا ہوں تو آپے میں نہیں رہ سکتا ۔ جی چاہتا ہے تم کو پکڑ کر وہ عبرتناک سزا دوں . . . "

" بس بس زبان سنبھالیئے " مسٹر ٹمپرے نے جس کے چہرہ کی رنگت پہلے زرد پڑ گئی تھی دفعتاً ضبط کر کے انداز حقارت سے کہا " اگر آپ ایسے ہی منہ زور و خود سر بنیں گے تو مجھ کو مجبوراً اپنے اس نیک ارادہ سے کہ آپ کو ایک ہزار پونڈ کا چیک بکہ کوئی کاروبار چلانے کے لائق بنا دوں ۔ دست بردار ہو جانا پڑے گا "

" بد اندیش پاجی ! " نوجوان نے غصہ میں بھر کر کہا " کیا تم مجھ کو رشوت دیا چاہتے ہو ! میرے خدا تم اتنے فرو مایہ اور ذلیل ہو کہ دنیا کا ایک ایسے مرد بد سگال کے ملوث وجود سے پاک ہو جانا ہی بہتر ہے جس کے سانس میں بھی زہر و عفونت بھری ہے . . . "

" آہ یہ گستاخانہ الفاظ میرے سامنے ! " اب ٹمپرے نے بھی جوش میں بھر کر کہا " خیر کوئی بات نہیں میں بہت جلد تم کو ایسا سیدھا کروں گا . . . "

" چپ ! خاموش ! تو مجھ کو دھمکاتا ہے ۔ تو جو سب سے زیادہ بد ہیں اور فریبی ہے ۔ یاد رکھ میں کچھ چوہا نہیں ہوں کہ تیری میاؤں سے ڈر جاؤں گا "

اتنا کہہ کر رادرک ڈلہم تیز چلتا مکان سے باہر نکلا اور گاڑی میں سوار ہو کر اس نے گاڑی بان کو آلڈرس گیٹ سٹریٹ کی طرف چلنے کا حکم دیا ۔

باب ۱۰۳

جنازہ

جس وقت سر راڈرک مسٹر سلیٹر کے مکان پر پہنچا تو ونیفرڈ تسلیم و رضا کی اُس حالت میں تھی جو انسان کو ہر کٹھن مصیبت میں سہارا دیتی ہے۔ راڈرک نے وہ سب باتیں جو اُس کے اور ٹمپرلے کے درمیان ہوئی تھیں بیان کیں اور آخرکار کہا "مجھے اس آدمی کا طریق کار ایک آنکھ نہیں بھاتا کئی طرح کے شبہات اُس کے برخلاف میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں اور میرا ارادہ کسی لائق وکیل سے اس بارہ میں مشورہ کرنے کا ہے۔"

"لیکن پیارے میری سمجھ میں نہیں آتا" لیڈی ڈلہم نے جواب دیا "کہ تمہیں اُس کے برخلاف شبہ کسی بات کا ہے؟ آخر وہ کونسا طریقہ ہے جس پر عمل کر کے وہ امانت کے روپے میں خورد برد کر سکتا ہے؟"

"ونیفرڈ میں تجھ کو سمجھاتا ہوں۔ فرض کرو والد کو اپنے وکیلوں کا محنتانہ دس ہزار پونڈ دینا تھا اور ٹمپرلے نے اُن لوگوں کے پاس جا کر کسی طرح کر کے اُن کو دو ہزار پر راضی کر لیا . . ."

"آہ اب میں اس معاملہ کو کچھ کچھ سمجھنے لگی ہوں"۔ ونیفرڈ نے کہا۔

"امر واقعہ یہ ہے کہ والد کے ذمہ سب ملا کر کم و بیش پچیس ہزار پونڈ واجب الادا تھے" سر راڈرک نے تقریر کرتے ہوئے کہا "اور قریباً اتنے ہی کی جائداد اُن کے پاس تھی اب فرض کرو مسٹر ٹمپرلے نے پانچ ہزار پونڈ کے صرفہ سے سارا قرضہ خرید لیا تو جائداد پر تو کسی قرضخواہ کا بار نہ رہا اب اگر اُس پچیس ہزار کی رقم میں سے جو عمارت اور سامان کی فروخت سے حاصل ہو سکتی ہے آٹھ ہزار کی رقم ہسپتالوں میں چلی جائے تو بھی سولہ سترہ ہزار باقی رہ جاتے ہیں ان میں سے پانچ ہزار کی رقم وہ

دسمع کر لو جو ٹمپرلے نے قرضخواہوں کو دی اس کے بعد سوچ کیا گیارہ ہزار کا خالص
منافع اُس کو نہ رہا، ونیفرڈ یہ اگر صریح دھوکا بازی نہیں ہے تو میں نہیں جانتا اسے
اور کس نام سے موسوم کر سکتے ہیں" ہیرا ڈرک نے تلخ لہجہ میں پوچھا۔

اس موقعہ پر مسز سلیٹر اندر آئی اور کہنے لگی کہ وہی آدمی جو پیشتر مسٹر راڈرک
سے ملنے کے لیے آیا تھا اب دوسری بار آیا ہے اور ملاقات کرنا چاہتا ہے

"میں سمجھ گیا" راڈرک نے جلدی سے کہا "یہ ہمارا وفادار نوکر ہمیں نیش ہے
نہیں معلوم اب وہ کیا خبر لایا ہے شاید ٹمپرلے ڈر گیا اور اُس نے اُس کو صلح کی شرطیں
دے کر میرے پاس بھیجا ہے لیکن میں تب تک کسی حال میں رضامند نہ ہوں گا جب تک
والد کی چھوڑی ہوئی جائداد کی آمدنی سے اُن کے قرضہ کی ہر ایک رقم ادا نہ کی جائے۔
اچھا تم یہیں ٹھیرو میں ابھی مل کر آتا ہوں"۔

وہ ڈیوڑھی میں گیا جہاں نوکر بیٹھا انتظار کر رہا تھا پھر اس کو ساتھ لے کر
مسز سلیٹر کی بیٹھک میں چلا گیا۔

"میں سرکار سے معافی کا خواستگار ہوں" خادم نیش نے کہنا شروع کیا "مگر آپ سے
ملے بغیر میرے جی کو چین نہ آتا تھا اصل بات یہ ہے کہ وہ آدمی ٹمپرلے جس طریقہ پر کام کر رہا
ہے میں اُسے بالکل پسند نہیں کرتا۔ میں بڑی مدت سے معاملہ کے پہلوؤں کو سوچ رہا ہوں ایک
کے سلسلہ میں دوسرا خیال پیدا ہوتا ہے . . ."

"تاہم بات کیا ہے؟" ڈلیم نے پوچھا "میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم ہمارے
خاندان کے پرانے نمک خوار ہو پس اطمینان رکھو کہ تمہاری خدمت گزاری کا ہمیشہ خیال
رکھا جائے گا"۔

"سرکار میں کسی انعام کی خواہش نہیں رکھتا" نوکر نے جواب دیا "آپ کے
دردولت کا پروردہ ہوں [illegible] کی عمر میں [illegible] بیٹھے [illegible] اب کسی بات کی خواہش

نہیں ہے۔ مگر اس آدمی ممپرلے سے کچھ ایسی نفرت میرے دل کو ہو گئی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا طرح طرح کے خیالات جی میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر آدمی کو ایک بار کسی پر شبہ ہو جائے تو وہ اس کے ہر ایک فعل کو غیر معمولی اہمیت دینے لگتا ہے۔"

"بے شک جو تم کہتے ہو صحیح ہے" بیرونٹ نے تسلیم کیا "میں خود بھی اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ شخص ممپرلے بڑا ہی مردم آزار ہے دنیا کی کوئی شرارت ایسی نہیں جس کا وہ مرتکب نہ ہو سکتا ہو تاہم بتاؤ تم کونسی نئی خبر لائے ہو اور وہ کیا خیال ہے جو بار بار جی میں پیدا ہوا ہے؟"

اس پر نوکر نے بعض حالات سر راڈرک سے بیان کئے لیکن چونکہ ان کا ذکر اس قصہ کے دوران میں آگے چل کر تفصیل کے ساتھ آئے گا اس لئے ہم سر دست اُن کی گفتگو قلم انداز کرتے ہیں مختصر یہ ہے کہ سر راڈرک ڈیہم نے نوکر کی باتوں کو پوری توجہ کے ساتھ سُنا اور بعد ازاں اُس کی بیان کردہ کیفیت کو ہر پہلو سے جانچا آخر کار آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے اُس نے کہا "بات اس میں شک نہیں عجیب ہے تو بھی فی الحال مفروضات کی بنا پر کوئی فیصلہ کن رائے قائم کرنا پیش از وقت ہوگا ممکن ہے یہ سب محض امر اتفاقی ہو جیسا تم آج تک سمجھتے رہے ہو اور چونکہ اب تمہیں ممپرلے سے نفرت سی ہو گئی ہے اس لئے تم نے اس واقعہ کو غیر معمولی اہمیت دینی شروع کر دی ہے بہرطور میں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ کی نسبت جہاں تک ممکن ہو خاموش رہنا بہتر ہوگا میرا ایک دوست ہے۔ کل میں اُس سے مل کر ساری کیفیت اس کو بتاؤں گا اور اُس کے بعد جو مشورہ وہ دے گا اُس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔"

اس کے بعد نوکر رخصت ہو گیا اور سر راڈرک ڈیہم نے دوبارہ ونیفرڈ کے پاس جا کر نشست کی آج کے بارہ میں کچھ بہانہ کر دیا کیونکہ وہ دور اندیشی کی راہ سے فی الحال

اُس کو بھی اُس معاملہ کی حقیقت سے خبردار کرنا چاہیئے تھا جس کے سلسلہ میں نیش ملنے کے لیئے آیا تھا۔

اس سے اگلے دن کا ذکر ہے کہ لارڈ اور ہیبی قریباً دوپہر کو سڈنی ولا کی طرف جاتا دیکھا گیا ایگنس اور کورنا دونو کمرہ نشست میں بیٹھی تھیں اور ہیبی بڑی شفقت سے اُن کو ملا اس کے بعد کہنے لگا "پیاری ایگنس اب میں تمہاری تصویروں کو زیادہ غور سے دیکھ سکوں گا کیونکہ فی الحال مجھے ایک دو گھنٹہ کی فرصت ہے میری عزیز لڑکی یہ بیان کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ تیری ہر ایک بات اور ہر چیز میرے لیئے خاص دلچسپی کا موجب ہے تو نے آبی رنگوں کی تصویریں کھینچنے میں بیشک کمال کیا ہے۔ . مگر آہ یہ کیا؟ معلوم ہوتا ہے اب تو روغنی تصویریں بھی تیار کرنے لگی ہے"۔

"ہاں میری پیاری بہن کورنا اس فن کی استاد ہے" ایگنس نے جواب دیا "اور میں اُس کی شاگردی کرنے لگی ہوں"۔

"اوہ مائی لارڈ" اطالوی دوشیزہ نے جلدی سے کہا "میں ڈرتی ہوں اس موقعہ پر میں اپنی عزیز بہن ایگنس کی اچھی معلمہ ثابت نہیں ہوگی کیونکہ میرا جی ہر وقت اس خیال سے گھبرایا رہتا ہے کہ نہ معلوم والد کو کونسے واقعات پیش آئے یا وہ اب کس حال میں ہیں"۔

"یا شاید جی گھبرانے کی وجہ ایڈگر مارسلین کی یاد ہو" اور ہیبی نے نیک طینتی سے مسکراتے ہوئے کہا "مگر ایگنس لاؤ میں دیکھوں یہ تصویر جو تو نے کورنا کے زیر تعلیم بنانی شروع کی ہے" یہ کہتے ہوئے وہ بیٹی کی طرف مڑا۔

ایگنس کے رُخ تاباں پر غم کے بادل چھا گئے افسوسناک لہجہ میں کہنے لگی "پیارے ابا میں نے اپنی ماں کی اُس چھوٹی تصویر کو بڑا کرنا شروع کیا ہے جو میرے پاس تھی"۔

"بیٹی اگنیس تو نے اپنی مشق کے لئے بہت اچھا مضمون سوچا ہے" لارڈ اور مسبی

نے کہا "تیری ماں بے حد شکیل و خوبصورت تھی۔ تیرا اپنا چہرہ بڑی حد تک اُس سے
ملتا ہے مگر اس میں فرشتگانہ معصومیت کی کچھ ایسی جھلک پائی جاتی ہے . . ."
وہ کہتا کہتا رک گیا کیونکہ الفاظ اونچی آواز میں اُس کے مُنہ سے نکل رہے
تھے حالانکہ وہ انہیں اپنی بیٹی یا کورنا کے کانوں تک پہنچانا نہ چاہتا تھا بلکہ محض اپنے
آپ سے اظہار خیالات کر رہا تھا خیر اُس نے اُس تصویر کو جو نصف سے زیادہ بن
چکی تھی اتار کر ہاتھ میں لے لیا اگینس اُس کے پہلو میں کھڑی تھی لارڈ اور مسبی کی نگاہ
کبھی انوریا کے پُرجمال چہرہ کی طرف جاتی کبھی اپنی بیٹی کی خوش گل صورت کی طرف
کورنا بھی اُن کے پاس کھڑی ہوئی اس دردناک معاملہ سے گہری دلچسپی لے رہی تھی
آخر کار لارڈ اور مسبی نے کہا "پیاری اگینس میں اصلی تصویر دیکھنا چاہتا ہوں میں نے
پیشتر بھی اُسے دیکھا تھا لیکن اب دوبارہ دیکھنے کی خواہش ہے"

اگینس فوراً جا کر اپنی ماں انوریا کی سابقہ تصویر لے آئی جو بیس سال پیشتر
اُس زمانہ میں تیار کی گئی تھی جب مورٹن ایولن کی شادی مسٹر والڈرن کی دختر کے
ساتھ ہوئی تھی اس میں اُس خاتون کا انبساط شباب سے پُر چہرہ بصد شان
رعنائی جلوہ افروز تھا جو اگر آج زندہ ہوتی تو لیڈی اور مسبی کہلاتی۔ جانسوز
اور جگردوز خیالات کا ہجوم اُس تصویر کو دیکھ کر لارڈ اور مسبی کے سینہ میں پیدا ہوگیا
چہرہ پر وحشت اور ملالت کے آثار نمایاں ہوئے اور آنسوؤں کے چند قطرے
بے اختیار اُس کے جھریدار رخساروں پر بہ نکلے گل اندام اگینس بھی زار زار روتی
اس کے پہلو میں کھڑی تھی حتیٰ کہ کورنا کے لئے بھی ضبط کرنا مشکل ہوگیا اور اُس
کی اپنی آنکھوں سے سیل اشک بہ نکلا۔

"اچھا آؤ اب ہم آپ کی تصویریں دیکھیں" لارڈ اور مسبی نے کسی طرح اس الم ناک

نظارہ کو ختم کرنے کے خیال سے کہا چنانچہ اُسی وقت فرداں پیش کیا گیا پھر اُس
نے ایک ایک چیز اُٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا" یہ نظارہ خوب ہے اس میں بڑی خوش
اسلوبی کے ساتھ مختلف رنگوں کو آمیز کیا گیا ہے لیکن یہ دوسری تصویر اُس سے
بھی زیادہ نظر فریب ہے ..."

" مائی لارڈ" گورنا نے اس موقعہ پر کہا" اس تصویر کی تیاری میں مِس ایگنس
نے اپنی عقل رسا اور فہم و ذکا سے خوب کام لیا ہے"

" ہاں سچ ہے" اورمسبی نے کہا" مگر یہ کس کی تصویر ہے میرے خیال میں
اگر اس کا دہانہ اتنا کشادہ اور نمایاں نہ ہوتا تو اس خاتون کی خوبصورتی بڑے
تجمل اور شکوہ کی حامل سمجھی جاتی مگر کیا یہ کسی کی فرضی تصویر ہے؟"

" جی نہیں" ایگنس نے جواب دیا" یہ میری ایک سہیلی کی اصلی تصویر ہے یعنی اُس
خاتون کی جو مسٹر ٹمپرلے کی بھانجی ہے"

" آہ مسٹر ٹمپرلے کی بھانجی" لارڈ اورمسبی نے کہا" غالباً سسلی نیل اُس کا
اصلی نام تھا اور ان دنوں وہ مسز ہیکر ہارڈرس کے نام سے مشہور ہے"

" جی بیشک وہی" ایگنس نے جواب دیا۔

" مگر بیٹی ایگنس" یکایک لارڈ اورمسبی نے کسی فوری خیال کے زیر اثر پوچھا
"کیونکر ممکن ہوا کہ اس خاتون کی شادی ایک خاندانی امیر زادہ کے ساتھ ہوئی
کیا وہ اُس کی خوبصورتی اور طرحداری سے متاثر ہو کر شادی پر آمادہ ہوا تھا ..؟

" پیارے ابا میں صحیح حالات سے واقف نہیں ہوں" ایگنس نے جواب دیا
" فقط اتنا معلوم ہے کہ پہلے وہ مسٹر ہارڈرس کے ساتھ فرار ہوئی تھی بعد ازاں
اُن کی شادی سکاٹ لینڈ میں ہو گئی"

"یا شاید ایسا ہوا ہو گا کہ انہوں نے اُس ملک کی حد کے اندر اپنے آپ کو ز

شوہر کہہ لیا" لارڈ اورمسبی نے کہا" کیونکہ سکاٹ لینڈ کے دستور کے مطابق اگر اتنا بھی ہوجائے تو وہ شادی کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔"

"ممکن ہے آپ کا خیال صحیح ہو" ایگنس نے جواب دیا" بہرحال اتنا مجھ کو معلوم ہے کہ بعدازاں اُن کی رسم شادی وہاں سے آ کر کلیسائے انگلستان کے مطابق ادا ہوئی تھی اس موقعہ پر مسٹر ہمپرے نے بھی غیر معمولی فیاضی کا ثبوت دیا تھا یعنی سسلی کو اس کی طرف سے تیس ہزار پونڈ کا جہیز ملا۔"

"خوب۔ اس کو تو ہمپرلے ایسے آدمی کی حالت میں جو روپے پہ جان دیتا ہے انتہائی سیر چشمی اور فیاضی سمجھنا چاہیئے۔"

"یا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ سسلی کا اپنے خالو پر غیر معمولی دباؤ ہے۔" ایگنس نے کہا" پیارے اباجی پوچھئے تو اُس خاتون کے ذریعہ سے ہی میں نے وہ دستاویز حاصل کی تھی جو آخر کار مسٹر بیرنگٹن کو لمبی حراست سے چھڑانے کا ذریعہ ثابت ہوئی۔"

"آہ میں سمجھ گیا وہ دستاویز جو اس قدر پیچ حالات سے گزر کر میرے پاس پہنچی تھی" اورمسبی نے کہا" مگر ایگنس یہ عورت سسلی مسٹر ہمپرلے پر بہت ہی دباؤ رکھتی ہوگی کہ وہ اس سے تیس ہزار کا جہیز اور بعدازاں وہ دستاویز لینے میں کامیاب ہوئی جو اس آدمی کے لئے اشد ضروری تھی جو ایک طرف مسٹر بیرنگٹن کے اور دوسری جانب سرجان ڈُرہم کی رفاقت کا دم بھرتے ہوئے کج دپیچ طریقوں سے کام لیا کرتا تھا۔"

"اباجی سسلی نے مجھ کو بتایا تھا" ایگنس نے اس پر کہا" کہ وہ جو بات چاہے مسٹر ہمپرلے سے منوا سکتی ہے۔"

"ہاں یہ تو واقعات ہی سے ظاہر ہے" اورمسبی نے متعجب ہوکے کہا پھر

فوراً ہی وہ بجبانہ سنے لگا نہیں معلوم کیوں اس کو ہمیرسلے پر اتنا اختیار حاصل ہے ضرور
اس کی کوئی خاص وجہ ہو گی ورنہ وہ ایسا آدمی نہیں کہ فقط محبت کی راہ سے
سسلی کے لئے سب کچھ کرنے کو آمادہ ہو۔"

اس موقعہ پر خادمہ ریشل داخل ہوئی اور اس نے آکر اطلاع دی کہ سر
راڈرک ڈلہم ملاقات کے لئے آئے ہیں اور سرکار سے فوراً ملنا چاہتے ہیں۔

"میرے خیال میں کوئی بڑا ہی ضروری کام ہوگا جس کے لئے اس
نوجوان نے بے وقت تکلیف گوارا کی ہے" لارڈ اورمسبی نے کہا۔

اس کے بعد وہ ایگنس کو چھوڑ کر کمرہ نشست کی طرف گیا جہاں نوجوان
بیرونٹ اس کا انتظار کر رہا تھا اس قسم کی رسمی گفتگو کے بعد جو از روئے حالات
ضروری تھی سر راڈرک نے کہا" مائی لارڈ یہ تو آپ نے سن لیا ہوگا کہ میرے والد
اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔"

"ہاں میں نے ان کے انتقال کی خبر کل رات سنی تھی" امیر مذکور نے جواب دیا
"جس طرح ونیفرڈ کے دادا کی موت مقدمہ جیتنے کی خوشی سے واقع ہوئی تھی اسی
طرح ہار کے غم نے آپ کے والد کی جان لے لی۔"

سر راڈرک نے انداز الم سے سر جھکا لیا اس کے بعد وہ گفتگو بیان کی جو
اس کے اور مسٹر ہمیرسلے کے درمیان بنگلہ پر ہوئی تھی۔

"میرے خدا یہ حالت ناقابل برداشت ہے!" لارڈ اورمسبی نے غصہ میں بھر کر
کہا "پچھلے بیس سال سے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آدمی ہمیرسلے کتنا سیاہ کار
ہے . . . مگر ہاں آگے بیان کیجئے اس کے بعد کیا ہوا؟"

"دیکھئے عرض کرتا ہوں" سر راڈرک نے کہا اور بعد ازاں اس نے وہ واقعات
بیان کئے جو بیشتر اس کو اپنے وفادار خادم کی زبانی معلوم ہوئے تھے۔

اورمسبی نے ساری حکایت گہری توجہ کے ساتھ سُنی پھر کچھ عرصہ تک سنجیدہ گفتگو
اس کے اور سرراڈرک کے درمیان ہوتی رہی جس کا حال ہم اس موقعہ پر درج کرنا نہیں چاہتے۔

"میرے عزیز" آخرکار لارڈ اورمسبی نے کہا "سمجھ میں نہیں آتا آپ کو اس معاملہ کی نسبت کیا رائے دوں بہرحال اس میں شک نہیں کہ ہمیں کوئی بات سوچے سمجھے بغیر نہ کرنی چاہیئے۔"

"مائی لارڈ میں آپ کے حکم کی تعمیل کے لیئے ہر وقت آمادہ ہوں" ڈلہم نے جواب دیا "نہ صرف میرے دل میں آپ کی دوراندیشی اور دانائی کی بڑی عزت ہے بلکہ یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ آپ نے ہر موقعہ پر مجھ سے دوستانہ فیاضی برتی ہے۔"

"تو اگر میرا کہا مانو تو ہمیں چاہیں کہ ٹھنڈے اچھی طرح سوچ بچار کرنے کے بعد کوئی طریقہ عمل اختیار کرنا چاہیئے" امیر نذکور نے جواب دیا "ہم کل اسی وقت دوبارہ ملیں گے آپ نے اُس ہوٹل میں آجانا جس میں میرا قیام ہے اور یہ پوچھنا کہ مسٹر ہارگریو کہاں ہیں کیونکہ میں اسی نام سے وہاں رہتا ہوں اس کے بعد ہم سارے پہلو سوچ کر اپنی اپنی رائے ملا کے فیصلہ کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔"

"بہت اچھا میں وقت مقررہ پر حاضر ہو جاؤں گا۔" سرراڈرک نے جواب دیا اور وہ دونو خاتونوں سے مل کر آداب بجا لانے کے بعد رخصت ہوا۔

اسی دن شام کو بعض اس طرح کے سراغ جو ایک خاص راز کے انکشاف میں مدد دینے والے تھے اتفاقاً لارڈ اورمسبی کو معلوم ہو گئے لیکن یہ موقعہ اُن کی تفصیل کا نہیں ہے مختصر یہ کہ جب اس سے اگلے روز سرراڈرک ڈلہم لارڈ اورمسبی سے ملنے گیا تو اس بات کا فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دقت نہ ہوئی کہ انہیں کونسا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ لگاتار دو تین دن اورمسبی اور ڈلہم میں ملاقاتیں ہوتی رہیں ان موقعوں پر انہیں اجنبی آدمی بھی جن کی خدمات غالباً اسی سلسلہ میں حاصل کی گئی تھیں اُن کے

کدا

مشوروں میں حصہ لیا کرتے تھے۔

اتنے میں وہ دن آ گیا جب مسٹر ہیرنگٹن کا جنازہ اٹھنا تھا اس موقعہ پر مسٹر راڈرک ڈلہم مسٹر ہیرنگٹن کا قانونی مشیر اور مخبوط الحواس مسٹر روبس جس نے اس دن کے لئے وائٹ کراس سٹریٹ کے قید خانہ سے رخصت لے لی تھی جنازہ کے ساتھ قبرستان تک گئے اور اس طریقہ پر اس نہ بھولنے والے مقدمہ کے ایک فریق کو جو لگاتار کئی سال تک چلتا رہا تھا سپرد خاک کیا گیا۔

سر جان ڈلہم کا جنازہ اس کے دوسرے دن اٹھنا تھا چونکہ وصیت کی رو سے سارے معاملات کا اختیار مسٹر ٹمپرلے کو دے دیا گیا تھا اس لئے اسی نے کل اہتمام کیا بہت کم آدمی اس موقعہ پر شامل ہوئے کیونکہ سر جان کے دوست انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے اس کے علاوہ اس نے ٹمپرلے کے سوا اپنی وصیت میں کسی کا ذکر بھی نہ کیا تھا میت بردار گیارہ بجے کے قریب بنگلہ پر جمع ہو گئے فیصلہ یہ ہوا کہ لاش قریبی گرجا کے قبرستان میں دفن کی جائے اس تقریب پر سر راڈرک ڈلہم کو بلایا نہ گیا تھا اور جب حاضرین میں سے ایک نے دبی آواز میں مسٹر ٹمپرلے سے پوچھا "کیا سر راڈرک نہ آئیں گے" تو اس نے سرسری جواب دیا "مجھ کو معلوم نہیں۔ چونکہ سر جان نے دم آخر میں اپنے بیٹے کو عاق کر دیا تھا اس لئے میں نے اسے رقعہ بھیجنا مناسب نہ سمجھا اس کو بھی اپنے طور پر یہی بات واجب ہے کہ شریک جنازہ نہ ہو آپ لوگوں کو معلوم ہو گا کہ اس نے نہ صرف اپنے باپ کی رضامندی کے بغیر شادی کی بلکہ شادی بھی ایک ایسی عورت سے کی جو سر جان کے دشمن جانی کی پوتی ہے!"

"لیکن مسٹر ٹمپرلے" شخص مذکور نے جواب دیا "اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو سر راڈرک (جس کی عمر اب چالیس سال کے قریب ہے گو دیکھنے میں وہ اس سے بہت کم نظر آتے ہیں) نادان بچہ نہ تھا کہ اس کو اس معاملہ میں صلاح مشورہ دینے کی حاجت ہو

"خیر صاحب یہ باپ بیٹے کا آپس کا سوال ہے" مسٹر ٹمپرے نے روکھے پن سے جواب دیا "ہمیں ان خاندانی تنازعوں میں حصہ لینے یا اُن سے سروکار رکھنے کی حاجت نہیں۔"

"جی بیشک آپ کا فرمانا صحیح ہے" شخص مذکور نے تسلیم کیا "مگر اچھا ہوتا کہ سر راڈرک ڈلہم اپنے باپ کے جنازہ میں شرکت کے لیئے آجاتے۔"

ٹمپرلے نے بُرا سا منہ بنا کر تھوڑی دیر سوچا پھر کہا "ہاں اتنی مروت اور لحاظ میں اُس سے برت سکتا ہوں کہ اگر وہ اپنی مرضی سے آجائے تو میں نہ روکوں گا لیکن وقت گزرا جاتا ہے" اُس نے گھڑی نکال کر دیکھتے ہوئے کہا "سواریاں سب کی سب تیار ہیں۔ ۔ ۔"

"لیکن ابھی آپ کو ایک اور صاحب کا بھی تو انتظار ہے۔ ۔ ۔ لیجئے وہ آگئے۔"

اس موقعہ پر کمرہ کا دروازہ کھلا لیکن جس کا انتظار مسٹر ٹمپرلے کو تھا اس کی بجائے سر راڈرک ڈلہم داخل ہوا۔

وکیل کے چہرہ پر یکایک غصہ کی جھلک پیدا ہوگئی اُسے راڈرک کے بن بلائے آنے کی قطعًا امید نہ تھی خیر جس طرح ممکن ہوا ضبط کر کے وہ دو قدم آگے بڑھا اور دبی آواز سے کہنے لگا "سر راڈرک آپ چونکہ آگئے ہیں اور موقعہ سوگواری کا ہے اس لیئے میں اپنی طرف سے معاملہ کو طول دینا پسند نہ کرتا ہوا خاموش رہوں گا میں اُن سخت الفاظ کو بھولا نہیں ہوں جو پیشتر آپ نے میری شان میں استعمال کیئے تھے تاہم بخش دینا چونکہ بزرگوں کا کام ہے اس لیئے میں تمہاری اُس خطا کو نظر انداز کرتا ہوں اور میری سچے دل سے دعا ہے کہ اپنے پدر بزرگوار کی میت پر آپ ہر طرح کی کدورتیں اور نفرتیں اپنے دل سے نکال دیں۔ ۔ ۔ آہ کیا آپ اپنے ساتھ کسی اور

کو بھی لیتے آئے ہیں ؟"

سر راڈرک نے سیاہ رنگ کا ماتمی لباس پہن رکھا تھا اور اسی رنگ کے لباس میں ایک آدمی اور بھی کسی قدر پیچھے ہٹ کر دروازہ کے باہر کھڑا تھا گویا وہ اندر قدم رکھتے ہچکچاتا ہو سر راڈرک ڈلہم نے ٹمپرلے کی بے جوڑ لمبی تقریر کا جواب دینا پسند نہ کرتے ہوئے صرف اتنا کہا "آپ میرے دوست مسٹر ڈیون ہیں۔"

اس پر شخص مذکور نے کمرہ کے اندر قدم رکھا اور ٹمپرلے و دیگر حاضرین کو مودبانہ سلام کیا ٹمپرلے نے بھی اس کے سلام کا کسی قدر تکلف اور سختی سے جواب دیا اس کے ساتھ ہی مسٹر ڈیون کے چہرہ کو دزدیدہ نظروں سے دیکھا اتنے میں سر راڈرک کمرہ میں آکر حاضرین سے گرمجوشانہ مصافحہ کرنے لگا تھا شاید وہ اس طریقہ پر حقارت اور سرد مہری کے اس سلوک کو جو اس نے ٹمپرلے سے کیا تھا واضح اور نمایاں کرنا چاہتا تھا۔

"کیوں جناب آپ کو کچھ معلوم ہے یہ مسٹر ڈیون کون ہیں؟" حاضرین میں سے ایک نے دوسرے سے دبی آواز میں پوچھا۔

جواب میں کئی آدمیوں نے اپنے سروں کو صورت انکار حرکت دی کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس مرد نودارد سے واقف نہ تھا یہی سوال ان صاحب نے جو پیشتر ٹمپرلے سے گفتگو کر رہے تھے وکیل صاحب سے پوچھا جس پر ٹمپرلے نے جواب دیا۔

"میں نہیں جانتا یہ آدمی کون ہے مگر میرا قیاس یہ کہتا ہے کہ وہ کوئی ادنے درجہ کا وکیل ہوگا جسے سر راڈرک اس لئے اپنے ساتھ لیتا آیا ہے کہ جب عنقریب سر جان ڈلہم کی وصیت کا مضمون پڑھا جائے گا تو یہ آدمی اپنے موکل کی طرف

سے چند الفاظ بطور اعتراض کہے لیکن جہاں تک مجھ کو یاد ہے اس نام کا کوئی وکیل
لندن میں تو رہتا نہیں اور اس کے چہرہ کی بے نوائی اور بے کسی دیکھ کر آپ خود
بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کوئی شریف یا عزت دار آدمی نہیں ہے۔"

"خیر صاحب اپنا اپنا خیال ہے" اُس پہلے آدمی نے کہا "کم از کم مجھ کو تو مسٹر
ڈیون کی شکل و صورت میں کوئی برائی نظر نہیں آتی ہاں اس کی آنکھوں کے انداز میں
تیزی اور اچپلاہٹ ضرور ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ گہرے تجسس اور غور و خوض
کا عادی ہے۔"

اتنے میں وہ مہمان بھی آگیا جس کا پیشتر انتظار تھا اس پر مسٹر ٹمپرلے نے کہا
"صاحبو اب کیا دیر ہے سب آدمی آچکے اب رخصت کی تیاری کرنی چاہیئے۔"
یہ کہتے ہوئے اُس نے ایک گھومتی ہوئی نگاہ حاضرین پر ڈالی تو دیکھا کہ مسٹر
ڈیون کی نظریں اس کے اپنے چہرہ پر جمی ہوئی ہیں اس سے ٹمپرلے کے جی کو بیقراری
سی ہونے لگی کیونکہ گو وصیت کا مضمون ہر لحاظ سے بے عیب اور مکمل تھا اور ایک
ماہر فن وکیل کی حیثیت میں ٹمپرلے اس کے قانونی پہلوؤں کو جانتے ہوئے اپنے آپ کو
ہر طرح محفوظ تصور کرتا تھا حتیٰ کہ اُس کے جی کو پورا یقین تھا کہ باپ کے خلاف منشا
نکاح کرنے کے باعث سر راڈرک کا عاق کیا جانا ایک ایسا معاملہ ہے جس پر قانونی
عدالتیں کسی طرح کی حرف گیری نہیں کر سکتیں تو بھی وہ اس مرد پر اسرار مسٹر ڈیون کی آمد سے
خوش نہ تھا جس کی وجہ شاید یہ ہو کہ جس آدمی کا اپنا ضمیر گنہگار ہے وہ سایہ کو
دیکھ کر بھی ڈرنے لگتا ہے اور اس میں تو کچھ بھی کلام نہیں کہ ٹمپرلے کا ضمیر کچھ ایسا
زیادہ پاک وصاف نہ تھا۔

قصہ مختصر تابوت اٹھا کر لائی گاڑی پر رکھ دیا گیا [illegible] کو ڈیون متوفی

کے بیٹے کی حیثیت میں سب سے اگلی گاڑی پر سوار ہو، چونکہ ٹمپرلے اس ذرا سے

معاملہ پر کسی طرح کی بہمی پیدا کرنا نہ چاہتا تھا پس وہ ایک گاڑی کا وقفہ دے کر تیسری گاڑی پر بیٹھ گیا لیکن اب جو بیٹھ جانے کے بعد اُس نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا اُس کے عین بالمقابل وہی مرد نامعلوم مسٹر ڈیون جا بیٹھا ہے۔ اور اُس کی نگاہ گہرے تجسس سے مسٹر ٹمپرلے کے چہرہ پر لگ رہی ہے یہ حالت دیکھ کر بدنصیب کیل کو اپنا کلیجہ قابو سے نکلتا معلوم ہونے لگا۔ اُس نے ضبط کی بہت کوشش کی لیکن دل محزون نہ سنبھلا محض دکھاوے کی غرض سے اُس نے بھی مسٹر ڈیون کی طرف دیکھنا شروع کر دیا گویا اس طریقہ پر وہ اس کو جتلانا چاہتا تھا کہ حضرت میں کسی کا دبیل نہیں اور تمہارے ایسے کم حیثیت آدمی کو تو خاطر میں بھی نہیں لاتا مگر حق بات یہ ہے کہ اس کوشش میں وہ کامیابی حاصل نہ کر سکا اُسی کی نگاہ پہلے جھکی مسٹر ڈیون کے اطمینان میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔

اس پہلی کوشش میں ناکام رہنے کے بعد مسٹر ٹمپرلے نے لاچار مصالحت کی کوشش شروع کی اور کہا "مسٹر ڈیون کتنا الم ناک موقعہ ہے . . . ؟"

"ہاں . . . مگر کس کے لیئے ؟" شخص مذکور نے چونکتے ہوئے کہا "برادر ڈلیم کے لیئے بیشک جس کا وہ باپ تھا ورنہ دوسروں کو کسی کی موت پر کیا رنج و غم ہو سکتا ہے" یہ الفاظ اُس نے کسی قدر روکھے پن سے کہے۔

"جی آپ کا فرمانا بے شک درست ہے" مسٹر ٹمپرلے نے اپنے سیاہ دستانوں کو جنہیں اُس نے اب تک نہ پہنا تھا بے مدعا ہاتھوں میں مروڑتے ہوئے کہا لیکن اس کے فوراً بعد دوبارہ جی کڑا کر کے کہنے لگا "میرے خیال میں . . . آپ سرجان آنجہانی کے شناساؤں میں سے ہیں ؟"

"ہاں میں نے مختلف اوقات میں انہیں دیکھا تھا" دوسرے آدمی نے مختصر جواب دیا

"لیکن میں یہ سوچ رہا تھا" ٹمپرلے نے رکتے ہوئے کہا "کہ پیشتر کسی موقعہ پر مجھ کو سر جان کے بنگلہ پر آپ کا تعرف نیاز حاصل نہیں ہوا۔"

"شاید نہ ہوا ہو" مسٹر ڈیون نے لاپرواہی سے کہا اس کے بعد تھوڑی دیر گھورتی ہوئی نظروں سے وکیل کی طرف دیکھا پھر اس طرح اپنی آنکھیں ہٹا کر گویا اس تجسس میں کوئی خاص اہمیت چھپی ہوئی نہ تھی وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر تکنے لگا۔

تھوڑی دیر سکوت رہا اس کے بعد پھر ایک مرتبہ ٹمپرلے نے حوصلہ کر کے پوچھا "غالباً آپ سر راڈرک کے دوستوں میں سے ہیں؟"

"اور کیوں جناب اگر میں سر راڈرک کے دوستوں میں سے نہ ہوتا" مسٹر ڈیون نے روکھے پن سے جواب دیا "تو کس لیئے اُن کے ساتھ اس موقعہ پر یہاں آتا؟"

"سچ ہے" ٹمپرلے نے رکتے ہوئے کہا پھر اُن دستانوں کو جواب تک اُس کے ہاتھ میں تھے پہنتے ہوئے سرسری لہجہ میں کہنے لگا "غالباً آپ وکالت پیشہ ہیں؟"

"کیوں۔ آپ نے یہ کیونکر جانا؟" مسٹر ڈیون نے الٹا سوال کیا۔

ٹمپرلے کا جی جھنجھلا گیا کسی قدر آگے جھک کر اپنی آواز کو اس طرح دباتے ہوئے کہ اُن لوگوں میں سے اور کوئی نہ سُن سکے جو گاڑی میں سوار تھے اُس نے کہا "جناب اس قسم کا روکھا پن دو ہم پیشہ آدمیوں میں نہ ہونا چاہیئے اگر کسی طرح کے قانونی اختلافات ہمارے درمیان ہیں تو اُن کو سیدھے اور صاف طریقہ پر دُور کیا جا سکتا ہے آپ کو بیرا پتہ معلوم ہوگا اور یقیناً آپ جانتے ہوں گے کہ میں ایک شریف و عزت دار آدمی ہوں کہیں بھاگ نہ جاؤں گا۔ ۔ ۔"

"جی نہیں بھلا آپ بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں" ڈیون نے جواب دیا اور اس کے بعد پھر ایک مرتبہ اسی طرح گھورتی ہوئی نظروں سے وکیل کی طرف دیکھا کہ اُس کا

جی بے اختیار گھبرانے لگا مگر ڈیون نے سلسلۂ تقریر جاری رکھ کر کہا "مسٹر ہمپرے دراصل آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میں پیشہ وکالت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا"

اتنا کہہ کر پھر ایک مرتبہ اس نے اُس آدمی کی طرح جو کسی ناخوشگوار بحث کو جاری رکھنا نہ چاہتا ہو نظر ہٹالی اور کھڑکی کی طرف دیکھنا شروع کیا ہمپرے کے دل کی جو کیفیت اس وقت تھی محتاج بیان نہیں کچھ تو مبہم اندیشوں کا اثر کچھ اس بات کا رنج کہ یہ آدمی کسی ایک سوال کا بھی سیدھا جواب نہیں دیتا وہ جھنجھلاہٹ میں آ کر بے اختیار کہنا چاہتا تھا "آخر آپ کون بلا ہیں" لیکن اُس نے بڑی مشکل سے ضبط کیا اور ہونٹ چبا کر رہ گیا۔

اتنے میں یہ لوگ قبرستان کے قریب جا پہنچے تھے تابوت کے قبر میں اتار جانے کے دوران میں دو یا تین مرتبہ جب ہمپرے کی نگاہ پُراسرار مسٹر ڈیون کی طرف گئی تو اُس نے ہر بار یہی دیکھا کہ وہ اسی کی جانب گھور رہا ہے اس سے پریشان اور سہمے ہوئے وکیل کے دل میں بے اختیار یہ خیال پیدا ہوا کہ اُس کی نگاہ ایک پل کے لئے بھی اُس پر سے نہیں ہٹتی۔

بعد رسم تجہیز و تکفین مکمل ہوئی سب لوگ دوبارہ گاڑیوں پر سوار ہو گئے اور یہ مختصر سا جلوس بنگلہ کی طرف پلٹا لیکن اب کی مرتبہ ہمپرے نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ جس گاڑی میں مسٹر ڈیون سوار تھا اُس میں وہ خود سوار نہ ہوا چنانچہ اب جبکہ وہ اُس مرد پُراسرار کی تیز آنکھوں کے اثر سے محفوظ تھا وہ اپنے آپ سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ بلا سے وہ کوئی ہو مجھے اس کی کیا پروا ہو سکتی ہے زیادہ اندیشہ میرے دل کو اس بات کا تھا کہ وہ کوئی وکیل ہوگا لیکن اُس کا اپنا بیان ہے کہ وہ اس پیشہ سے تعلق نہیں رکھتا اور کوئی خاص اعتراض بھی مجھ کو اس قسم کا نظر نہیں آتا جو وہ میرے برخلاف اُٹھا سکتا ہو گو یہ تو ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ راڈورک اس کو اپنی حمایت کی غرض سے گواہ بنا کر ساتھ لایا ہے مگر وہ دو کیا ایسے دو سو آدمی بھی ہوں تو میں انہیں چٹکیوں میں اڑا سکتا ہوں صد تا کلاغ را یک سنگ بس است۔"

آخر کار سواریاں بنگلہ کے پھاٹک پر جا پہنچیں اس وقت جب مسٹر راڈرک جو سب سے پہلی گاڑی پر سوار تھا نیچے اترا تو اُس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی بات اپنے باپ کے نوکر جیمس سمتھ سے پوچھی جس نے بصورت اثبات سر کو خفیف سا ہلا یا اس کے بعد سب آدمی جو سوگ میں شامل تھے کمرہ نشست میں جمع ہونے لگے جہاں سب دستوروں کی کیک اور شراب سے تواضع کی گئی ناظرین خیال فرمائیں کہ سوگ اور ماتم کے موقعہ پر شراب کا استعمال کیا معنی رکھ سکتا ہے لیکن یہ ہماری تہذیب کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس طرح کے المناک موقعوں پر بھی ملعون بادہ کے استعمال سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

غرض مہمان کھانے پینے میں مشغول ہوئے لیکن مسٹر شیرلے نہ مسٹر راڈرک ڈلہم اور نہ مسٹر ڈیون نے اس طعام میں حصہ لیا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ تینوں اس موقعہ کے لیئے جو عنقریب پیش آنا تھا۔ اپنے دماغوں کو صاف رکھنا چاہتے تھے گو یہ بات آگے چل کر ہی بہتر معلوم ہو سکے گی کہ مسٹر ڈیون کے الگ رہنے میں کیا مصلحت پوشیدہ تھی۔

آخر کار جب سارے آدمی کھا پی کر سیر ہو چکے تو مسٹر شیرلے نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا "صاحبو اگر آپ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں تو میں مسٹر جان ڈلہم متوفی کی وصیت پڑھ کر سنا دینا چاہتا ہوں"

اس پر مسٹر راڈورک میز کے سرے پر جہاں میزبان کی جگہ ہوتی ہے بیٹھ گیا غالباً وہ اس طریقہ پر اپنے آپ کو گھر کا مالک ظاہر کرنا چاہتا تھا مسٹر ڈیون نے [illegible]

خاکساری کی راہ سے وہ نشست قبول کی جو سب سے نچلی تھی باقی ماندہ آدمی بے ترتیبی سے جہاں جس کو جگہ ملی بیٹھ گئے اتنے میں ایک نوکر چھوٹا سا صندوقچہ اٹھا لایا جسے مسٹر ہمپرلے نے کھولا اور ایک سربمہر لفافہ اس میں سے نکالا پھر میز کے سرے پر سر راڈرک کے داہنی طرف بیٹھ کر گویا اس طریقہ پر وہ زبردستی اپنی اہمیت منوانا چاہتا تھا اس نے مہر کی شکست کیا اس کے بعد کہا "صاحبان اب آپ میرے اس آنجہانی دوست کی جس کی میت سے ہم فارغ ہوئے ہیں آخری خواہشات سنیئے۔"

"لیکن ٹھیریئے" سر راڈرک ڈلہم نے جلدی سے اعتراض کیا "میرے خیال میں کچھ لوگ اور بھی ہیں جنہیں اس وصیت کے مضمون سے دلچسپی ہوگی اُن کو آ جانے دیجئے۔" اور اتنا کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور گھنٹی بجائی۔

"اور لوگ!" ہمپرلے نے قہر آلود ہو کر کہا "سر راڈرک یہ آپ نے کیا کہا؟ کیا اس جگہ آپ کا حکم چلتا ہے یا میرا؟ . . ."

"مسٹر ہمپرلے ابھی تک اس گھر میں بے شک آپ کا حکم چلتا ہے" ڈلہم نے سرد لہجہ میں جواب دیا "میں بیچارہ کسی گنتی شمار میں نہیں ہوں جب سے والد نے مجھ بدنصیب کو آپ کی تحریک پر گھر سے نکالا تھا میں پہلی مرتبہ آج شریک جنازہ ہونے کے لیئے آیا ہوں لیکن گو میں اپنا حکم منوانا پسند نہیں کرتا تاہم جو کچھ تقاضا انصاف و بشریت ہے . . ."

فقرہ اُس کے مُنہ میں ناتمام ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور خادم جمیس خیش داخل ہوا اُس نے پاس آ کر مودبانہ کہا "سر راڈرک چند اصحاب ملنے کے لئے آئے ہیں . . ."

"میں سمجھا نہیں یہ کون صاحب ہیں" ہمپرلے نے بے تابانہ کہا اس کے ساتھ ہی کچھ ایسا [illegible] اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا دونوں ہاتھ میز پر رکھ لئے کرسی جس پر وہ بیٹھا تھا اُسے پاؤں کی حرکت سے پیچھے ہٹا دیا

اور آگے جھک کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ کون آنے لگا ہے۔

کمرہ کے باہر سیڑھیوں پر بہت سے آدمیوں کے پیروں کی چاپ سنائی دی جس کے بعد ایک لمبی قطار سر جان ڈیہم آنجہانی کے قرضخواہوں کی داخل ہوئی آگے آگے وہ وکیل تھے جنہوں نے سر جان کے مقدمہ کی پیروی کی تھی اُن کے پیچھے شراب والے پھر سامان فرنیچر کے تاجر اور جوہری اور کئی دوسرے دکاندار جن سے سر جان ڈیہم کی اچاپت چلا کرتی تھی بہرحال کل تعداد ان شخصوں کی چودہ یا پندرہ کے قریب ہو گی۔ ایک لحظہ کے لیئے ان کو دیکھ کر ٹمپرلے کے چہرہ پر گہری زردی چھاگئی لیکن یہ ایک عارضی کیفیت تھی کیونکہ فوراً ہی اس کی بجائے جوش کی سرخی نمودار ہوئی ہونٹوں پر طنز کی مسکراہٹ پیدا ہو گئی اور اُس نے انداز حقارت سے سر راڈرک کی طرف دیکھ کر اس طرح کی آواز میں جو بمشکل سنائی دیتی تھی کہا "کیوں جناب یہ کیا تماشہ ہے جو آپ اس سانحہ کے بعد حاضرین کو دکھایا چاہتے ہیں!"

مگر سر راڈرک نے جواب دینے کی پروانہ کی حتیٰ کہ ٹمپرلے کی طرف مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا قرضخواہوں کی طرف گردن پھیر کر اُس نے مُلیقانہ سر کو خم کرتے ہوئے کہا "صاحبان تشریف رکھیئے آپ کو موجودہ کارروائی سے باقیوں کی نسبت زیادہ دلچسپی ہونی چاہیئے۔"

ٹمپرلے ایک لحظہ کے لیئے گھبرا سا گیا تھا لیکن فوراً ہی مصلحت وقت کا خیال کر کے اُس نے مخاصمانہ لہجہ اختیار کرنے کی کوشش کی اور اس طرح کا انداز اختیار کر کے جس کے ذریعہ وہ جتلانا چاہتا تھا کہ وہ اس کارروائی سے ہرگز مرعوب یا خوفزدہ نہیں ہے نرم لہجہ میں بولا "سر راڈرک اگر آپ ان صاحبوں کو ضروری تکلیف دینا چاہتے تھے تو مجھ سے پوچھ لیا ہوتا مجھے اُن کی آمد پر کسی طرح کا اعتراض مطلقاً نہ ہو سکتا تھا بلکہ سچ پوچھیئے تو میں اُن سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں اُن میں سے بعض میرے ہم پیشہ دوست ہیں جن کو میں بھائیوں کی طرح سمجھتا ہوں" اتنا کہہ کر مسٹر ٹمپرلے نے مسکرانے کی کوشش کی۔

مگر ان نام نہاد بھائیوں نے نہ تو اُس کی باتوں کو دھیان دے کر سنا نہ اُس کے پھیکے

ستم کی پروا کی۔ ایک دوسرے روکھے پن سے سرد مہری ظاہر کرتے ہوئے یونہی سا اپنے سر کو ہلا
دیا لیکن بہتوں نے اتنا بھی نہ کیا۔

"اچھا خیر میں اب وصیت کا مضمون پڑھ کر سناتا ہوں" ٹمبرلے نے آخر کار کہا اور
اب جو اس نے آہستہ آہستہ ایک گھومتی ہوئی نظر کمرہ میں ڈالی تو اس کی نگاہ مسٹر ڈیوڈن کے چہرہ
پر جا کر جم گئی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ چند لمحوں کے واقعات پر آشوب میں وہ اس کی
موجودگی کو بالکل ہی فراموش کر چکا تھا لیکن اب جو اس کی نگاہ پھر ایک بار اس کی طرف
گئی تو دل بے اختیار سینہ میں بہی کرنے لگا۔ ہونٹ تھرا گئے ہاتھوں میں لرزہ آ گیا
گردن کو کوئی چیز اٹکتی معلوم ہونے لگی کسی طرح مہلت پانے اور اپنے ڈوبتے ہوئے
حواس کو سنبھالنے کی غرض سے اس نے چشمہ نکال کر پہلے اس کے شیشوں کو زور زور سے
رگڑنا شروع کیا پھر اس کو آنکھوں پر چڑھا کر وصیت کا کھلا کاغذ ہاتھ میں لئے چپ
چاپ اس کو تکنے لگا گویا اس ذریعہ سے اس کے مضمون سے واقف ہونے کی کوشش
کر رہا تھا حالانکہ یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے کہ اس کا مقصد اس طریقہ پر اپنے اوسان
بحال کرنا تھا اس میں شک نہیں کوئی خاص خطرہ اس کو درپیش نظر نہ آتا تھا تو بھی نہ معلوم
کس لئے مبہم اندیشے اس کے دل کو بیقرار کر رہے تھے۔ عجب طرح کی بے چینی اس کے
انداز میں پائی جاتی تھی۔

اس نے بڑی آہستگی کے ساتھ وصیت کا مضمون پڑھنا شروع کیا اس کی آواز میں
بے اختیار لرزہ پیدا ہونے لگا تھا مگر اس نے بڑی مشکل سے اس کو روکا مضمون بالکل مختصر
تھا یعنی محض اس قدر کہ جائز قرضوں کی ادائیگی کے بعد جو رقم بچے اسے مسٹر ٹمبرلے اس
طرح پر تقسیم کریں جو بیشتر مذکور ہوا تھا یعنی ۱/۳ حصہ بعض ہسپتالوں اور خیرات خانوں کو
دے دیں اور باقی دو تہائی" وصیت کے اصل الفاظ ہیں "میرے [illegible] دوست
مسٹر ٹامس ٹمبرلے کے پاس رہے۔"

وصیت کا مضمون سُن کر حاضرین میں سے کسی نے تعجب ظاہر نہ کیا کیونکہ سر جان ڈلہم کی آنکھیں بند کرنے کے دو ہی تین دن بعد اس کی مالی برہمی کی خبر کل ہمسایوں کو ہو گئی تھی اس کے باوجود کئی شخصوں نے تھرا لود نظروں سے ٹمپرلے کی طرف دیکھنا شروع کیا کیونکہ جب اس چالاک وکیل نے قرضخواہوں سے سمجھوتہ کیا تو اُن کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ سر جان ڈلہم کی چھوڑی ہوئی جائداد اور نقدی ان کے مطالبات پورا کرنے میں روپیہ میں چند آنوں کی کفیل ہو سکتی ہے اس سے زیادہ کی نہیں لیکن اب اس مضمون کو سُن کر پہلی مرتبہ اُن کو معلوم ہوا کہ اس مرد عیار نے اس طریقہ پر خود اپنے فائدہ کی صورت کہاں تک پیدا کی ہے۔

وصیت کا مضمون پڑھ کر سنانے کے بعد جب آخر کار ٹمپرلے نے دستاویز کو تہ کرنا شروع کیا تو سر راڈرک ڈلہم اپنی جگہ سے اٹھا اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "صاحبان! آپ نے اس وصیت کا مضمون سُن لیا جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں اس کے مضمون پر حرف گیری کرنا نہیں چاہتا لیکن میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ وصیت نامہ کی مندرجہ ہدایات کی پوری پوری تعمیل ہو۔ ۔ ۔"

"اور اطمینان رکھیے کہ اسی طرح ہو گا اس میں آپ کی سفارش کی کوئی ضرورت نہ تھی" ٹمپرلے نے حقارت سے جواب دیا۔

"مسٹر ٹمپرلے آپ میرا مطلب نہیں سمجھے" سر راڈرک نے انداز نخوت سے کہا "وصیت نامہ کی ہدایات کو جس طریقہ پر آپ نے سمجھا ہے وہ میرے اندازہ سے بالکل جدا ہے اس دستاویز کے اندر یہ لکھا ہے کہ والد مرحوم کے سب قرضے بے باق کئے جانے مقدم ہیں۔"

"اور وہ درحقیقت بیباق کر دیئے جا چکے ہیں" ٹمپرلے نے نہایت [illegible] جواب دیا۔ "اور سب صاحبوں کی دستخطی رسیدیں میرے پاس ہیں جنہیں آپ نے ناحق یہاں آنے کی تکلیف دی۔"

"مگر اُن رسیدوں کی موجودگی سے کیا فائدہ" مسٹر راڈرک نے کہا "سوال یہ ہے کیا آپ نے اُن کے قرضے کوڑی پیسہ سے بے باق کر دئے ہ؟"

"یہ ایک لاحاصل سوال ہے" ٹمپرلے نے کہا "اُن کے مطالبات از روئے قانون پورے ہو چکے اور اب اُن کی طرف سے کسی طرح کا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔"

"مسٹر ٹمپرلے مجھ کو معلوم تھا کہ تم قانون کی آڑ لوگے" مسٹر راڈرک نے کہا "اُس کی پناہ میں تم بے شک اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہو لیکن میں تم کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں حق و انصاف بھی کوئی چیز ہے تم کو چاہیئے اُن لوگوں کا حق غصب کرنے کی کوشش نہ کرو جو اپنا حصہ لینا چاہتے ہیں اور اُس سے زیادہ ایک چھدام بھی طلب نہیں کرتے۔"

اس گستاخانہ تقریر کو سن کر ٹمپرلے غصہ میں بھر گیا اپنی جگہ سے اٹھ کر قہر آلود نظروں سے بیرونٹ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا "بس بس۔ خاموش! میں یہ زبان درازی گوارا نہ کروں گا جب تم اپنے منہ سے کہہ چکے ہو کہ قانون میرے حق میں ہے تو کس بنا پر ناحق مجھ سے جھگڑا مول لینے کی کوشش کرتے ہو جاؤ اپنی راہ لو تکرار سے کچھ حاصل نہیں۔"

"مسٹر ٹمپرلے" نوجوان نے گہری سنجیدگی کے لہجہ میں کہنا شروع کیا "میں آخری مرتبہ کہتا ہوں کہ اُس روپیہ کی تقسیم میں جس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے محض خودغرضی کے باعث دوسروں کا حق نہ چھینو تم اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ خیال کرتے ہو لیکن کیا معلوم کہ درحقیقت تم غایت درجہ کمزور اور مشکلات میں پھنسے ہو کیونکہ بارہا ایسا ہوتا ہے جب آدمی اپنے آپ کو سب سے زیادہ مامون خیال کرتا ہے تو اُس موقعہ پر اُس کے قدم بے اختیار اُس کو تباہی کی دلدل کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں۔"

"یہ سرکشی ناقابل برداشت ہے" ٹمپرلے نے اب اپنے جوش کو دبانے کے ناقابل ہو کر کہا "کیا اندھیر ہے کہ تم اپنے باپ کے خون پر منہ زور بیٹھے جو اُس کا کہا نہ مان کر محض اپنی بد دماغی کی وجہ سے عاق کر دیئے گئے اور گھر سے نکالے جا چکے تھے۔ اس چار دیواری میں قدم ر

اور اپنی حکومت منوانے کی کوشش کرتے ہو جاؤ اپنی راہ لو ۔ میں ایک تیرہ دل ۔ ستیزہ کار
کو ڈک خود پسند کی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں ۔ ۔ ۔"

"سنبھلو صاحب یہ وقت بدزبانی کرنے یا مغلوب الغضب ہونے کا نہیں" مسٹر اور ڈک
نے جواب دیا" یاد رکھو تمہارے پاؤں کے نیچے تباہی کا غار کھلا ہے تمہارے سر پر نحوست و
ادبار کی گھٹا چھائی ہے ڈرو ۔ ڈرو کہ اس ایزد دادگر کے غیظ و غضب کی بجلی عنقریب
تم پر گرا چاہتی ہے ۔ ۔ ۔"

ان ہیبت ناک الفاظ سے کمرہ میں گہری سنسنی پھیل گئی تھی کہ ٹمپرلے کو اپنا کلیجہ سینہ
کے اندر ڈوبتا معلوم ہونے لگا اس نے ایک گھومتی ہوئی نظر ڈالی تو مسٹر ڈیون کی جائے نشست
خالی دکھائی دی اس وقت اس نے دہشت کے ساتھ معلوم کیا کہ وہ مرد پر اسرار اب عین
اس کے عقب میں متعین ہے ۔ وہ ٹھیک اس کی پشت پر بے حرکت پر سکون اور ظاہرا
بے تعلق کھڑا تھا اس کے باوجود ٹمپرلے نے اس کی نگاہ کے انداز سے معلوم کیا کہ خطرہ
اگر کہیں سے پیش آسکتا ہے تو یہ آدمی ہی اس کا منبع ہے ۔

تاہم مشکل سے جی کڑا کر کے اس نے کہا" صاحبان اب یہ معاملہ ختم ہوا آپ جا کر
اپنا اپنا کاروبار کیجئے اور چونکہ مجھ کو بھی دوسری جگہ مصروفیت ہے اس لئے میں بھی
عنقریب رخصت ہوتا ہوں"

"مسٹر ٹمپرلے" راڈرک ڈلہم نے اس موقعہ پر کہا" میں آخری بار تم سے کہتا ہوں
راستی اور انصاف کو مدنظر رکھ کر ان لوگوں کا جائز حق انہیں دیدو ورنہ یاد رکھو پھر یہ
موقعہ ہاتھ نہ آئے گا" یہ کہتے ہوئے اس نے قرضخواہوں کی قطار کی طرف اشارہ کیا ۔

"بس بس تند خو بددماغ لڑکے میرے منہ آنے کی کوشش نہ کر" ٹمپرلے نے
سرد مہری سے جواب دیا" تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے باپ کے گھر سے نکالا گیا تھا کیا
اب مجھ سے لڑائی لے کر کچھ اور مراد دیکھنا منظور ہے ؟ جا میں کہتا ہوں اپنا کام کر ۔ ۔

الوداع صاحبان میں اب جاتا ہوں" اور یہ کہہ کر ٹمپرلے نے کاغذات سمیٹتے ہوئے رخصت کی تیاری شروع کی۔

"ٹھیریئے آپ کہاں جائیں گے میرے ساتھ چلیئے" ایک سخت آواز اُسے اپنے کان میں کہتے سنائی دی اس کے ساتھ ہی نام نہاد مسٹر ڈیون نے اپنا ہاتھ اُس کے شانہ پر رکھ دیا!

ٹمپرلے چونک کر پیچھے ہٹا اور متعجبانہ دیکھتے ہوئے کہنے لگا "آپ کے ساتھ۔ کس لئے؟"

"جی میرے ساتھ اس لیئے کہ آپ میرے قیدی ہیں!"

"قیدی!" ٹمپرلے نے جس کے چہرہ کا رنگ کاغذ کی طرح سپید ہو گیا تھا مری ہوئی آواز سے کہا "آخر کیوں؟ . . . لیکن آہ یہ شاید کوئی نئی طرح کا مذاق ہے جو آپ کرنا چاہتے ہیں" اُس نے جلدی سے ضبط کر کے کہا "ممکن ہے اس آدمی نے مجھ کو بدنام کرنے کی" اُس نے مسز اُڈرک کی طرف اشارہ کر کے کہا "کوئی نئی ترکیب سوچی ہے غالباً اُس نے آپ کو بتایا ہے کہ اس وصیت میں کچھ خامیاں رہ گئی ہیں میرے خیال میں اُس نے گواہوں کو ورغلا کر سچ کو جھوٹ بنانے کی کوشش کی ہے لیکن پرواہ نہیں آپ ہر وقت اس تحریر کی تصدیق کر سکتے ہیں جس کو جی چاہے دکھا لیجئے . . ."

"مسٹر ٹمپرلے میرا اس وصیت کے مضمون یا اس کی تحریر سے کوئی علاقہ نہیں . . ." ڈیون نے کہنا شروع کیا۔

"تو پھر آپ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟" وکیل نے پھر ایک مرتبہ دہشت زدہ ہو کر پوچھا۔

"سارجنٹ رائٹ سن میرا نام ہے" شخص مذکور نے جواب دیا "میں اس جگہ کی خفیہ پولیس کا افسر ہوں اور آپ کو گرفتار کرنے آیا ہوں۔"

"مگر کیوں؟ ... کس لئے؟ مسٹر رائیٹ سن ..." بدنصیب ٹمپرلے نے رکتے ہوئے کہا "آپ کس الزام میں مجھ کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں؟"

"قتل عمد کے الزام میں" افسر پولیس نے جواب دیا "ایک سال گزرا جبکہ مسز چکلیڈ کی ہلاکت بعض پُراسرار حالات میں ہوگئی تھی وہ راز اب طشت از بام ہوا ہے اور اُس کے ملزم کی حیثیت میں میں آپ کو گرفتار کرتا ہوں۔"

"اف۔ میرے خدا!" ٹمپرلے کے مُنہ سے بدحواسی کے عالم میں کراہتے ہوئے نکلا اور وہ تھر تھر کانپتا ہوا اپنی کرسی پر گر پڑا۔

قدرتی طور پر اس واقعہ سے حاضرین میں بڑی سنسنی پھیلی لیکن مسٹر راڈرک چونکہ پہلے سے تمام حالات سے واقف تھا اس لیے اُس کو ذرا بھی تعجب نہ ہوا ایک لحظہ کے عرصہ خفیف کے لیے گہری خاموشی ہر طرف چھا گئی اس کے بعد مسٹر ٹمپرلے ظاہرا پُرسکون اپنی جگہ سے اُٹھا اور لہجہ استقلال میں کہنے لگا "صاحبان آپ گواہ رہیں یہ آشفتہ حال لڑکا فقط میری توہین کے ارادے سے سب کچھ کہہ رہا ہے۔ اگر ایک لحظہ کے لئے میں اس الزام کو سُن کر گھبرا گیا تھا تو اس کی سبب محض یہ ہے کہ غصہ اور جوش کے باعث میں اپنے آپ میں نہیں تھا ہر شخص کو معلوم ہے کہ اس [illegible] کی اپنی بی بی اُس قتل کے الزام میں پکڑی گئی تھی اور گو بعد ازاں اُس نے کسی نہ کسی طریقہ پر رہائی حاصل کر لی تاہم یہ بات آج تک معلوم نہیں ہوئی کہ اس کی برأت کن حالات میں عمل میں آئی تھی۔"

"چپ بدکردار ستم گر کس مُنہ سے اُس خاتون صافی دروں کا نام اس جرم کے سلسلہ میں لیتا ہے!" مسٹر راڈرک نے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "مسٹر رائٹ سن آپ اپنا فرض ادا کیجئے اور اس کی بکواس نہ سُنیئے۔"

"مسٹر رائٹ سن میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن صاحبان آپ دیکھیں گے کہ یہ ناپاک بیہودہ الزام عدالت میں پہنچتے ہی باطل قرار پائے گا اور اس عیب جیں بدبین لڑکے کو میری آج کی توہین کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔"

اتنا کہہ کر اُس نے کاغذات جیب میں رکھ لیے اور ٹوپی اُٹھا کر دائیں بائیں دیکھے بغیر سارجنٹ کے ہمراہ کمرہ سے رخصت ہو گیا ہر چند اس کا چہرہ آثار سکون لیے تھا تاہم کئی شخصوں نے دیکھا کہ ایک دو مرتبہ اس کے پاؤں لڑکھڑاتے معلوم ہوئے اور وہ دروازہ کی طرف جاتے جاتے مشکل سے گرتے ہوئے سنبھلا۔

اُن دونو کے رخصت ہو جانے کے بعد راڈرک ڈاہم قرضخواہوں کی طرف مڑا اور کہنے لگا" صاحبو مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود میں اس سنگدل شوریدہ پشت کو اس بات پر آمادہ نہ کر سکا کہ وہ آپ کے جائز مطالبہ کا روپیہ آپ کو دے تاہم مجھ کو امید ہے قید خانہ میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد اس ستم شعار کو ضرور اپنے کیے پر متاسف ہونا پڑے گا اور انجام کار آپ اپنے حصہ کا روپیہ ضرور پالیں گے۔"

باب ۱۰۴

زنجیر شہادت

یہاں پر ہم اُن حالات کو بتفصیل بیان کرنا ضروری خیال کرتے ہیں جو انجام کار اس بڈھی قطامہ مسز جیکلیڈ کے قتل کے ہیبت ناک الزام میں مسٹر ہمپرلے کی گرفتاری کا ذریعہ ثابت ہوئے۔

ناظرین یہ معلوم کرنے کو بے تاب ہوں گے کہ خادم جیمز بیٹش نے مسٹر راڈرک سے مل کر کیا اطلاع اور کیا حالات اس کو بتائے تھے ہم اُس کا بیان اسی کے لفظوں میں دہرانا مناسب خیال کرتے ہیں اس نے کہا تھا " مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ جس دن مسز جیکلیڈ کے قتل کا واقعہ ظہور میں آیا ہے میں نے اُس کو مسٹر ہمپرلے سے باتیں کرتے دیکھا تھا چونکہ بعد از ان تحقیقات بعد از مرگ کے موقعہ پر میں نے اُس عورت کی لاش کا معائنہ کیا تھا اس لیئے میرے دل میں اس سوال کے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ درحقیقت یہی وہ

عورت تھی جسے میں نے ٹمپرلے سے باتیں کرتا دیکھا تھا اس کے علاوہ جب اُس وقت
کا خیال رکھا جائے جب میں نے اُن کو محوِ گفتگو دیکھا نیز اُن حالات کو یاد کرنے کے
بعد جو لیڈی ڈلہم (ونیفرڈ) کے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں زیرِ بحث آئے تھے
یہ خیال درجہ یقین کو پہنچ جاتا ہے کہ قاتل مسٹر ٹمپرلے کے سوا اور کوئی نہ تھا اُس نے
اُس موقعہ پر مجھ کو نہ دیکھا تھا بات دراصل یہ ہے کہ مجھ کو سر جان ڈلہم آنجہانی نے
ایک ضروری کام کے لیئے باہر بھیجا تھا مجھ کو زیادہ دیر لگ گئی اور میں جلدی کے خیال
سے اُس پگڈنڈی کی راہ سے واپس آیا جو کھیتوں سے ہو کر گزرتی تھی اس موقعہ پر میں نے
باڑ کے اندر سے ٹمپرلے اور مسز چیکلیڈ کو باتیں کرتے دیکھا لیکن میرا خیال ہے کہ وہ مجھ کو
نہ دیکھ سکے بعد ازاں جب اُس عورت کے قتل کی خبر مشہور ہوئی اور میرے کانوں تک بھی
پہنچی تو میرے دل میں ایک لحظہ کے لیئے یہ شبہ پیدا نہ ہوا کہ مسٹر ٹمپرلے اصلی مجرم ہے
وجہ یہ کہ میں اُسے مرد شریف و عزت دار خیال کرتا تھا پس گو میں نے اُن کو وقوعہ سے
تھوڑی دیر پہلے ایک دوسرے کے پاس کھڑے دیکھا تھا تاہم کسی طرح کا شبہ
ٹمپرلے کے برخلاف میرے دل کو نہ ہوا اور ہوتا بھی کیسے؟ اُس کی شرافت اور نجابت
کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس خیال کو دل میں جگہ دینا اُس کے حق میں باعث توہین
خیال کرتا تھا پس میں قصداً خاموش رہا اور بعد ازاں میرے دل کو اس خاموشی سے
گونہ خوشی بھی حاصل ہوئی کیونکہ جلدی ہی میرے سننے میں آیا کہ قاتل درحقیقت کوئی
عورت تھی جو آخرکار پکڑی گئی لیکن جب بعد ازاں اُس خاتون کی بریت عمل میں آگئی
تو بھی میرا خیال مسٹر ٹمپرلے کی طرف نہ گیا کیونکہ سچ پوچھئے تو میں واردات سے
تھوڑی دیر پہلے اُن دونو کو گفتگو کرتے دیکھنے کے واقعہ کو بالکل ہی فراموش کر چکا
تھا لیکن اب جبکہ یہ شخص اپنے اصلی رنگ روپ میں ظاہر ہونے لگا ہے تو یہ جانتے ہوئے

کہ وہ شریف نہیں سازشی اور سیاہ کار ہے اور دنیا کی کوئی برائی ایسی نہیں جو اس کی

طرف سے ممکن نہ ہو میرا خیال بے اختیار اُس واقعہ کی طرف لگ گیا ہے جسے پیشتر میں نے سرسری سمجھ کر نظرانداز کر دیا تھا . . . "

غرض یہ وہ بیان تھا جو خادم جیمز نیش نے سر راڈرک ڈلہم کے رو برو دیا اور جس کے سلسلہ میں آخرالذکر نے لارڈ اوربی سے مشورہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اپنے آپ سے اُس نے اس موقعہ پر یہ کہا تھا "غیر ممکن ہے کہ ٹمپرلے اُس عورت کا قاتل ہو لیکن جب دیکھا جائے کہ وہ جرم آج تک پردہ راز میں پوشیدہ ہے اور کوئی معلوم نہیں کر سکا کہ اصلی قاتل کون تھا تو میرے خیال میں ٹمپرلے کے برخلاف شک کرنا بیجا بھی نہیں ہو سکتا کون کہہ سکتا ہے کہ کس مطلب کے لیئے اُس نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہو اس دنیا میں مسز چیکلیڈ کے قتل سے بھی زیادہ پر اسرار واقعات ظہور میں آ چکے ہیں اور ان کے سلسلہ میں بڑے بڑے عجیب و حیرت انگیز انکشافات آخرکار ہوئے ہیں"

ہمارے خیال میں ناظرین کو یہ بتانے کی حاجت نہیں ہے کس لیئے سر راڈرک نے ذکر کی بیان کردہ کیفیت لیڈی ڈلہم سے پوشیدہ رکھی تھی جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے اُس واقعہ کی یاد ونفرڈ کے سینہ میں داغ کہنہ کا درجہ رکھتی تھی جو ذرا سی بات سے تازہ ہو سکتا تھا اس میں شک نہیں اُس کی بیگناہی کچہری عدالت میں ثابت ہو چکی تھی "تاہم اُس واقعہ کا نہ کہ تازہ ہونے سے کئی باتوں کا خیال اُس کے ذہن میں پیدا ہونا ضروری تھا مثلاً اس کی اپنی گرفتاری حوالات میں اس کی حراست استغاثہ کی پیش کردہ زوردار شہادتیں مقدمہ کی صبر آزما کیفیت وغیرہ۔

غرض جیسا لکھا گیا ہے سر راڈرک نے اس بارہ میں لارڈ اوربی سے مشورہ لیا اور موصوف نے اس کو چوبیس گھنٹے انتظار کرنے کی صلاح دی تاکہ کسی طرح کی عملی کارروائی سے پہلے سارے پہلو جانچے اور پرکھے جا سکیں اس دوران میں ایک بات ایسی ظہور میں آئی جس نے اُس شبہ کو اور زیادہ تقویت دے دی جو ٹمپرلے کے برخلاف پیدا ہو چکا تھا وہ یہ بات تھی کہ [illegible] یہ اخبار کے ساتھ [illegible]

معلوم ہوتا ہے اور ہم اُسی کا ذکر کرتے ہیں ۔

جس روز سر آڈرک ڈلیم مشورہ لینے لارڈ اوربسی کے پاس گیا ۔ اُس کی رات تھی ۔ نو بجے کا عمل تھا اور نومبر کا مہینہ گو بیشتر خلاف معمول خوشگوار ثابت ہوا تھا تاہم اُس رات سردی غیر معمولی شدید تھی ہوا کے سناٹے دانت کھٹے کئے دیتے تھے ۔ دھند اس قدر پھیلی ہوئی تھی کہ سڑک دکھائی نہ دیتی تھی اور جب آخرکار لارڈ اوربسی آ لینی سٹریٹ کے سرے پر کرایہ کی گاڑی سے اتر کر نیو روڈ پر ہوتا ہوا نارتھن سٹریٹ کی طرف گیا تو بوندیاں بھی گرنے لگی تھیں شہر لندن کے اس حصہ کا ذکر اس قصہ کے ابتدائی ابواب میں ہو چکا ہے جہاں ہم نے لکھا تھا کہ یہ کوئی اس طرح کی شریفانہ آبادی نہیں ہے جس پر ساکنین کو فخر ہو بیشتر مکانات بدنام ہیں تو بھی دو چار گھر بگڑے ہوئے شرفا کے موجود ہیں جن کی خستہ حالی نے ان کو اس خراب شدہ شہر میں رہنے پر مجبور کیا ہے ۔ چند ایک اچھی دکانیں بھی اس جگہ واقع ہیں چنانچہ جس وقت لارڈ اوربسی اپنا کھلا کوٹ اچھی طرح لپیٹے ہوئے بازار میں چل رہا تھا تو اُسے ایک دکان کی کھڑکی میں ایک تصویر لٹکی ہوئی نظر آئی جس کی صورت اس کو پہچانی ہوئی معلوم ہوئی ۔ یہ دراصل آنریبل مسز ہارڈرس کی نہایت عمدہ دستی تصویر تھی اور چونکہ وہ اُس آبی تصویر سے ملتی تھی جسے اُس کی بیٹی اگنس نے تیار کیا تھا اس لئے لارڈ اوربسی خاص طور پر اُس کو دیکھنے کے لئے ٹھیر گیا تصویر کے نیچے لکھا تھا "امرا کی تصویروں کا سلسلہ" جس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی بہت سی اور تصویریں بھی چھاپی گئی ہوں گی اور یہ ان میں سے ایک ہے لارڈ اوربسی نے غور کے ساتھ دیکھا تو کئی اور تصویریں بھی کھڑکی میں پاس پاس لگی ہوئی نظر آئیں جن میں ایک تصویر مسز ہارڈرس کی بیٹی کی تھی ۔

تھوڑی دیر تک کھڑے رہنے کے بعد لارڈ اوربسی پھر آگے بڑھا چنانچہ اب

جو اُس نے مکانات کے دروازوں پر لگے ہوئے نمبروں کو دیکھنا شروع کیا تو دل ہی دل میں کہا "غالباً میرے حافظہ نے غلطی نہیں کی میں اس کو بھول نہیں سکتا کیونکہ اُس کی یاد میرے سینہ میں نقش ہے تاہم مجھ کو خیال آتا ہے کہ میری دریافت اس بارہ میں لاحاصل ہی ثابت ہوگی ۔"

وہ چلتا چلتا ٹھہر گیا کیونکہ اُس مکان کا دروازہ آگیا تھا جس کی اُس کو تلاش تھی - پھر جب وہ دروازہ کھٹکھٹانے کے لیئے ہاتھ آگے نکالنے کا ارادہ کررہا تھا تو اُس نے دوبارہ اپنے آپ سے کہا "کوشش لاحاصل اور بے سود ہی نظر آتی ہے جس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس کے علاوہ اس طرح کے مکان میں داخل ہونا کتنا نفرت انگیز ہے اُس واقعہ کو بیش آئے بیس سال گزر گئے اور اس طبقہ کی عورتیں اتنے لمبے عرصہ میں صدہا مکانات تبدیل کرتی ہیں مگر اس کے ساتھ . . . یہ بھی ممکن ہے شاید مجھے اُس کا کچھ حال معلوم ہوجائے اس صورت میں اگر وہ مبتلائے مصیبت ہو تو میں روپیہ سے اُس کی مدد کرسکوں گا . . ."

اس خیال کے زیر اثر اُس نے آخر کار دروازہ کھلوانے کا ارادہ کرکے اُس کو زور زور سے کھٹکھٹایا معاً ایک فربہ اندام عورت جس کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ تھی جس کا لباس ادنٰے اور بھڑکیلا اور آنکھیں گستاخ نگاہی اور دیدہ دلیری کی مظہر تھیں باہر نکلی کسی زمانہ میں وہ بیشک حسین ہوگی کیونکہ اُس کے خط و خال موزوں اور اعضا درست تھے تاہم کچھ تو اس کے رخساروں پر کھنچا ہوا غازہ اُس کے محاسن کو چھپائے تھا کچھ اُس کی تمام حالت ظاہر کرتی تھی کہ تیز شراب پینے کی خوگر ہے اعضا عہد شباب میں بیشک سڈول ہوں گے لیکن اب تو فربہی کی بدنمائی اُس کے ہر حصہ بدن میں پائی جاتی تھی -

اکیسویں جلد ختم ہوئی

قواعد خریداری

۵۔ (بقیہ صفحہ ۲) بعض اصحاب کی حالت میں دیکھا گیا ہے کہ چار پانچ ماہ کے بعد دفعتاً اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں اس دوران میں ایک بھی پرچہ نہیں ملا۔ ایسی شکایتیں کسی حالت میں بھی قابل غور نہیں سمجھی جا سکتیں۔ کیونکہ اتنی مدت کے بعد شکائت کی جانچ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ جو بات ہم کہہ سکتے ہیں یہ ہے کہ زیر شکائت پرچے اگر دفتر میں موجود ہوں تو عام یا رعائتی قیمت پر دوبارہ مہیا کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ ایک اختیاری رعائت ہے جو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے واپس لی جا سکتی ہے۔

۶۔ کچھ اصحاب آغاز ماہ سے ہی خطوں کا تار باندھ دیتے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا سخت مشکل ہے۔ اس لئے مکرر گذارش ہے کہ عدم رسی کے خط مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے ہی لکھے جائیں۔ اس سے پہلے لکھے ہوئے خطوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا جائے گا۔

۷۔ ماہوار ضخامت اس سائز کے ایک سو سے لیکر ڈیڑھ سو صفحوں تک مقرر ہے۔ اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی بیشی کا اختیار کلی اس دفتر کو حاصل ہے۔

۸۔ قابل ترجمہ کتابوں کے انتخاب کا حق رئیس التحریر منشی تیرتھ رام صاحب کو حاصل ہے۔ خریداروں کے مشورے ہر وقت شکریہ کے ساتھ سُنے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ دفتر ان پر عمل کرنے کے لئے پابند نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب اس بنا پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فلاں کتاب کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا گیا۔

۹۔ ان قواعد سے لاعلمی داخل عذر نہ سمجھی جائے گی۔

منشی تیرتھ رام فیروزپوری کے لکھے ہوئے ناول

رینالڈس کے ترجمے

فسانہ لندن (سلسلہ اول) ۸/ فسانہ لندن (سلسلہ ثانی) ۱۲/ نظارہ پرستان (آخری سلسلہ) ۱۲/
گردش آفاق (۴ حصے) ۵/ خونی تلوار للعہ/ باپ کا قاتل (از شمیم بلہوری) للعہ/

جاسوسی ناول

سراب زندگی ع/	آتشی کتا ع/	سنہری بچھو ع/	ڈاکٹر نکولا ع/
انمول ہیرا عہ/	انصاف عہ/	شاہی خزانہ ع/	تلاش اکسیر ع/
نولکھا ہار ے/	گمنام مسافر ع/	مطلبی دنیا ے/	حدود ظلمات عہ/
ہیروں کا بادشاہ عہ/	لعل شب چراغ ع/	نازک کمانڈر ے/	تبدیل قسمت ع/
خنجر بیدانہ ے/	قاتل ہار ے/	کارنامجات شرلاک ہومز ے/	مصری جادوگر ے/
مہر خموشی ع/	آزادی ع/	سنہری لاش للعہ/	کارنامجات آرسین لوپن ع/
مقدس جوتا ع/	کرنی کا پھل ے/	خونی جاکد ے/	زہری بان ع/
چڑیا کی نیکی ے/	آرسین لوپن جاسوس ع/	میلا ہیرا ع/	ستم ہوشربا للعہ/
خونی ہیرا عہ/	خونی چراغ ۱۲/	شریف بدمعاش عہ/	جادو کا پردہ عہ/
انقلاب یورپ للعہ/	بحر فنا ع/	نقلی نواب ع/	منزل مقصود ع/

متفرق ناول

وطن پرست ے/ روحوں کا خراج ۱۰/ انقلاب پنجاب عہ/

مختصر کہانیاں

معصوم نشان عہ/ افسانہ بنگال ۱۲/ سنبلستان عہ

لال چند اینڈ سنز، ۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا۔ لاہور